(3) 1870

Urdu [illegible] of Revelations of St. John

تفسیر مکاشفات

خدا کے کلام مین سے یوحنا رسول کے مشاہدات کی تفسیر
مختصر جسکو پادری عماد الدین صاحب نے مقام امرتسر مین
اپنے ولیسی بہائیون کے لئے اردو زبان مین لکھا اور
مشکل مقامات کی تفسیر جناب پادری الیٹ صاحب
کی دلچسپ تفسیر سے انتخاب کے طور پر اسمین درج کی اور

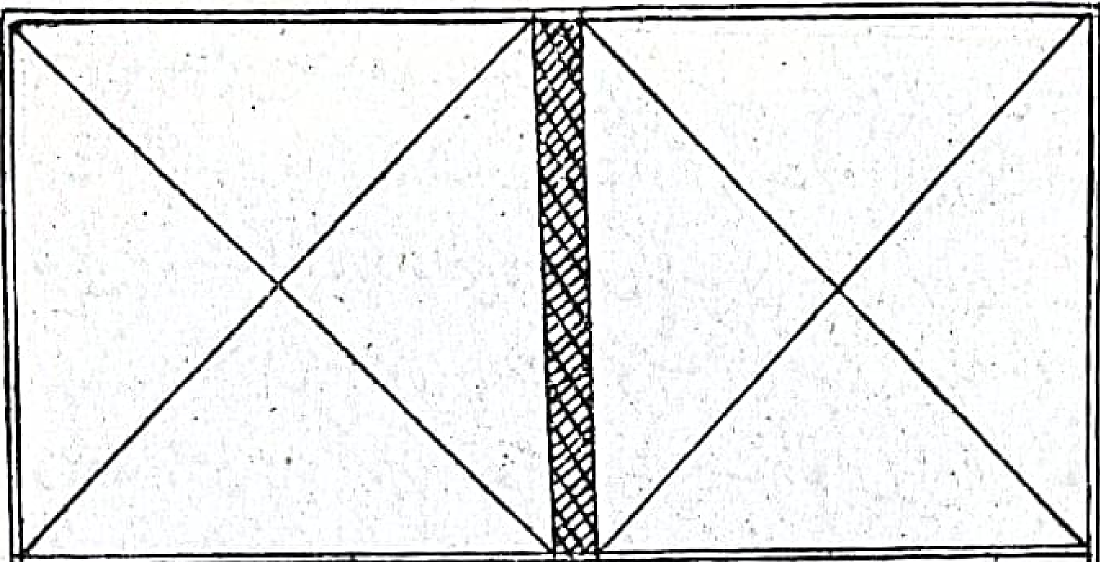
اکتوبر ۱۸۷۰ء مین

بمقام لاہور مطبع نور پریس مین نور الدین کے اہتمام سے چھاپی گئی

طبع اول ۵۰۰ — قیمت فی جلد بلا محصول

۶

بخدمت جناب پادری کلین صاحب بہادر
پیشکش بندہ
عماد الدین
۲۳ر نومبر [illegible]



دیباچہ

مکاشفہ خدا کی طرف سی کسے بہید کے کہلنے کو کہتے ہیں = جسکی جمع مکاشفات ہی یعنی وہ کتاب جسمیں یوحنا رسول کے مکاشفات کا ذکر ہے اس کتاب کو مشاہدات بھی کہتے ہیں مشاہدہ کے معنے ہیں خدا کی طرفسے کسی بات یا چیز کو دیکھنا اور چونکہ خدا کی طرفسے یوحنا رسول کو اس کتاب کے مضامین دکہلائے گئے ہیں اس لئے یہ مشاہدات بھی کہلاتا ہے = یہ کتاب تخمیناً ۹۵ سنہ عیسوی میں یوحنا رسول کے ہاتھ سے لکھی گئی جب کہ وہ جزیرہ پتمس میں دومشیان شہنشاہ روم کی ایذا رسانی سے مذہب کے سبب جلاوطن کیا گیا تھا اوسی جزیرہ میں اوس نے یہ کتاب خداوند کے بتلانے سے لکھی = اگر کوئی آدمی غور کرے تو معلوم کریگا کہ تحریر کے دنسے اوس دن تک کہ مقدس لوگ آسمانی بادشاہت میں اور شریر دوزخ میں جاوینگے خدا کی کلیسیا کی تواریخ بطور پیشین گوئی کے الہام سے اسمیں لکھی گئی ہے =

اس کے مضامین نہایت بلند اور عالی و عمیق ہیں = خدا کی بزرگی اور جلال اس کتاب سے بہت ہی ظاہر ہے = اسکی تلاوت اور سماعت اور تعمیل سے دو جہان کی سعادت حاصل ہوتی ہے گویا تمام کلام الہی کا عطر اس کتاب میں ہے - انگریزی زبان میں اسکی کئی ایک مطول تفسیریں ہیں اور بہت سے مفسر اسکی تفسیر میں تمام عمر مصروف رہے اور بعض مقامات کو ہرگز نہ سمجھ سکے اسکا یہ سبب ہوا کہ بعض پیش گویاں اسکی ابتک وقوع میں نہیں آئی کیونکہ اونکا وقت نہیں پہونچا = ہاں جب ہمارا خداوند یسوع مسیح دوسری دفعہ اپنے جلال کے ساتھ اویگا تو اسکے سارے مضامین لوگوں پر ایسے کہل جاویں گے جیسے عہد عتیق کی اکثر پیش گویاں مسیح کی آمد اول میں ایمانداروں پر منکشف ہو گئی ہیں یا اس سے بھی زیادہ سب کچھ معلوم ہو جاوےگا = پس جب کہ اس کتاب کا یہ حال ہے تو کون ہے کہ اس کے تمام مطالب کی تفسیر کما حقہ تبلا سکے = اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس کتاب کا مطلب کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہاں اس کتاب کے وے مضامین جو وقوع میں آ چکے ہیں آدمیوں کی سمجھ میں خوب اچھی طرح پر آ سکتے پر وے باتیں جو ابتک وقوع میں نہیں آئیں جب تک واقع نہولیں کما حقہ بیان نہیں ہو سکتیں اگرچہ ایمان کی آنکھ سے دہندلا سا دیکھتے ہیں اور کامل یقین رکھتے ہیں کہ اسی طرح واقع ہونگے = پر ہمارے بعض تائب اور ہندوستانی بھائی کوئی تفسیر اردو میں نہ موجود ہونے کے سبب اسکی بعض باتوں سے کم واقفیت رکھتے ہیں اور غیر قومیں وسکے سمجھنے میں بالکل قاصر ہیں تاوقتیکہ وہ سمجھائی نجاویں اس لئے میں نے مناسب جانا کہ اسکی ایک مختصر تفسیر بادری الیٹ صاحب کی دلپسند تفسیر سے بعام فہم عبارت اردو میں لکھی جاوے تاکہ اون

عالی اور دقیق باتوں کی طرف اون کے ذہن کی کچھ رسائی ہو جاوے =
اور غیر قوموں کے بعض معترضوں کی راہ میں ایک روشن چراغ رکھا جاوے =
مگر میں اقرار کرتا ہوں کہ میں خود ناداں اور کم مایہ انسان ہوں پر خداوند کے نام سے
اس بھاری مہم کی طرف قلم اوٹھاتا ہوں اور خدا سے جو اس کلام کا نازل کرنیوالا
ہے مدد مانگتا ہوں کہ حتی سی میں میرا راہبر ہووا اور بھول چوک کو معاف کرے اور اپنے
مبارک نام کے واسطے اس کام پر برکت دے تاکہ یہ تالیف اوسکی بزرگی اور
جلال کا باعث ہو جاوے صرف مسیح کے وسیلہ سے آمین

مکاشفات کا پہلا باب

جسمیں ۲۰ - آیت ہیں

یہ باب اس کتاب کے اولمیں بطور دیباچہ کے ہے ـ واضح رہے کہ اس ساری کتاب میں تین قسم کے مضامین مندرج ہیں = اول جو یوحنا رسول کو مشاہدہ ہوا جسکا ذکر باب اول میں ہے = دوم جو احوال کہ کلیسیاؤں میں ہو رہے تھے جسکا ذکر ۲ و ۳ باب میں لکھا ہے ـ سوم انکہ جو ہونے والا ہے جسکا ذکر ۴ سے ۲۲ باب تک مذکور ہوا ہے (آیت ۱) یسوع مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اوسے بخشا تاکہ اپنے بندونکو وے باتیں جنکا جلد ہونا ضرور ہے دکھلاوے اور اوس نے اپنے فرشتہ کو بھیجکر اوسکی معرفت اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا = یعنے خدا باپ نے مسیح کو مکاشفہ دیا اور مسیح نے اپنے فرشتہ کی معرفت اپنے بندہ یوحنا پر اوسکو ظاہر کیا تاکہ اوس کے مقدس لوگ اون امور سے جو جلد ظاہر اور واقع ہوا چاہتے ہیں خبردار ہو جاویں = ہمارا خداوند یسوع مسیح جو عین خدا اور عین انسان بھی ہے اور جو الوہیت میں خدا باپ کے برابر اور انسانیت میں خدا سے کمتر ہے اوسکی انسانیت کے درجہ سے اس کتاب کا شروع ہوتا ہے یوحنا رسول نے اپنی انجیل کو مسیح کی الوہیت کے درجہ سے شروع کیا تھا پر اس کتابکو انسانیت کے درجہ سے شروع کرتا ہے تاکہ عقیدہ

الوہیت فی انسانیت کا کامل ثبوت ہو جاوے اور یہ دونوں مراتب افراط تفریط سے بچ جاویں = جنکا جلد ہونا ضرور ہے الخ حقیقت میں امور مندرجہ کتاب اوسی عہد سے ظاہر ہونے شروع ہو گئے تھے اور اب تک بتدریج ظاہر ہوتے جاتے ہیں = یوحنا اپنے خادم پر الخ کیونکہ یوحنا ایک خاص اور اوس کام کے لئے ممتاز رسول تہا خداوند نے پہاڑ پر اپنی الوہیت اور گتسمن باغ میں اپنی انسانیت اوس پر روشن کی تھی اور وہ اوسکا پیارا شاگرد تہا

(آیت ۲) جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی پر جو کچھ اوس نے دیکھا گواہی دی = یوحنا اخط ا باب ا سے ۳ تک و یوحنا کی انجیل ا باب آیت ۱۴ کے دیکھنے سے اس گواہی اور معاینہ کا احوال کہل جاتا ہے کہ وہ کیسا ممتاز رسول ہے

(آیت ۳) مبارک وہ جو اس نبوت کا کلام پڑہتا ہے اور وے جو سنتے ہیں اور اون باتوں پر جو اوس میں لکھی ہیں عمل کرتے ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہی = یعنے جو آدمی اس کتاب کی باتیں سنتا اور پڑہتا اور عمل میں لاتا ہے وہ مبارک ہے کیونکہ وقت نزدیک ہی کہ اس کتاب کی باتیں واسپر واقع ہوں اور ظہور پکڑیں =

(آیت ۴) یوحنا اون سات کلیساؤں کو جو آسیا میں ہیں فضل اور سلامتی تم پر ہووے اوسکی طرف سی جو ہے اور جو تہا اور جو آنے والا ہے اور اون سات روحوں سے جو اوس کے تخت کے حضور ہیں = آشیاء کوچک میں سات جدے جدے شہروں کے اندر سات جماعتیں عیسائیوں کی تہیں اونکو یوحنا رسول الہام یا وحی سے خدا کا پیغام لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ یوحنا کی طرف سے تمہارے لئے یہ دعا ہے کہ فضل اور سلامتی تمپر ہووے اوس واجب الوجود

کی طرف سے جو موجود ہی اور جو ہمیشہ سے تھا اور جو دنیا کی عدالت یعنی جزا اور سزا کی کے لئے آنے والا ہے اور اون سات روحوں سے بھی جو اوسکے تخت کے حضور ہیں = واضح ہو کہ سات روحوں سے مراد روح القدس ہے کیونکہ وہ ایک روح باعتبار اپنی سات تاثیروں کے جو موجودات میں ظاہر ہوتی ہیں سات روحیں کہلاتی ہے اور یہہ بھید ذکریا ۳ باب آیت ۹ و ۴ باب آیت ۱۰ وغیرہ کے دیکھنے سے کہل جاتا ہے تو بھی بہت ہی بڑا عمیق بھید ہے جسکو روحانی عالم اور الٰہی عارف جس نے کلام الٰہی کے مدرسے میں تبحر حاصل کیا ہے بہت فکر سے دہندلا سا دیکھ سکتا ہے اقرنتی ۱۲ باب ۱ سے ۱۱ تک دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایک روح القدس کے کتنے کام ہیں مگر بیان بالا سے ظاہر ہے کہ اوس کے سب کام سات اصول میں مندرج ہیں جنکا اصل الاصول ایک روح القدس ہے

(آیت ۵ و ۶) اور یسوع مسیح سے جو سچا گواہ اور مردوں میں سے پہلوٹا اور دنیا کے بادشاہوں کا سلطان ہے اوسکو جس نے ہمکو پیار کیا اور اپنے لہو سے ہمیں ہمارے گناہوں سے دہویا (۶) اور ہمکو بادشاہ اور کاہن خدا اور اپنے باپ کے لئے بنایا اوسی کو جلال اور قدرت ابدالآباد ہے = یعنے یہہ فضل اور سلامتی خدا سے اور روح القدس سے اور خداوند یسوع مسیح سے تمپر ہووے اوس مسیح سے جو سچا گواہ ہے جسکا ذکر یوحنا ۸ باب ۱۴ و اقرنتی ۱۵ باب ۲۰ میں ہے رسول تثلیث پاک کی طرف سے برکت دیتا ہے اور مسیح کی ستایش میں ضمناً مدارج مقدساں یعنے اوسکے خون سے گناہوں کی معافی اور اوسکی دی ہوئی بادشاہی و کہانت کا ہے ذکر بطور شکریہ کرتا ہے یہاں سے دعا کی فضیلت ظاہر ہے

(**اٰیت ۷**) دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے اور ہر آنکھ اوسکو دیکھے گی اور وے بھی جنھوں نے اوسے چھیدا اور زمین کے سب فرقے اوس کے لئے چھاتی پیٹیں گے ہاں آمین = دیکھو متی ۲۴ باب ایت ۳۰ میں اس آمد اور اون معاملات کا ذکر خود مسیح نے کیا ہے پس یوحنا سب کو خبردار کرتا ہے کہ اوسکا آنا ضروری اور امر یقینی ہے اور جب وہ اویگا سب زندے اور مردے بھی اوٹھ کر اوسے دیکھیں گے اور حسرۃً علے انفسہم چھاتی پیٹیں گے مگر اوس کے پیارے بندے آرام اور خوشی کو دیکھیں گے چنانچہ وہ لوگ ذہن میں مستثنے ہیں

(**آیت ۸**) میں الفا اور امگا ابتدا اور انتہا ہوں خداوند فرماتا ہے جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے قادر مطلق = یعنے خداوند یوں کہتا ہے کہ میں جو قادر مطلق خدا ہوں میں ہی ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے میں ہی تھا اور رہونگا دنیا کے سارے شان شوکت اور سب جسمانی خیالات اور لذایذ اور تکبر وغرور فانی اور باطل ہیں (**ایت ۹ و ۱۰**) میں یوحنا تمھارا بھائی اور مسیح کے دکھ اور بادشاہت اور صبر میں تمھارا شریک خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے واسطے اوس ٹاپو میں تھا جو پتمس کھلاتا ہے (۱۰) میں خداوند کے دن روح میں آگیا اور میں نے نرسنگے کیسی ایک بڑی آواز اپنے پیچھے سنی = یعنے میں یوحنا جو مسیح میں تمھارا بھائی ہوں اور مسیحی دکھ جو دنیا میں اوٹھانا ضرور ہے اور مسیحی بادشاہت جو اب مقدس روحوں میں جاری ہے اور مسیحی صبر جو عیسائیوں پر لازم ہے ان سب باتوں میں تمھارا شریک ہوں میں خدا کا کلام سنانے کے سبب اور مسیح پر گواہی دینے کے

لکھورام

باعث پتمس ٹاپو میں جلاوطنی کے طور پر بادشاہ کی طرف سے بھیجا ہوا تھا وہاں
مجھ پر یہ حال گذرا کہ میں اتوار کے دن خدا کی روح میں مستغرق ہو گیا مجھ پر انکشاف
اسرار الٰہی کا ہوا اوسوقت میں نے اپنے پیچھے نرسنگے کی سی ایک بڑی آواز
سنی جو مجھ سے یوں کہتی تھے (ایت ۱۱) میں الفا اور امگا پہلا اور پچھلا ہوں
جو کچھ تو دیکھتا ہے کتاب میں لکھ اور اون سات کلیسیاؤں کو جو ایسیا میں ہیں
بھیج یعنے افسس کو اور سمرنا کو اور پرگامس کو اور تواطیرہ کو اور ساردیس کو اور
فلادلفیہ کو اور لادیقیہ کو = یعنے مجھے یوں آواز آئی کہ میں ازلی و ابدی خدا ہوں
جو کچھ میں تجھے اب دکھلاتا ہوں وہ سب لکھ کر ان سات شہروں کے عیسایوں
کے پاس بھیجدے

(ایت ۱۲ سے ۱۶ تک) اور میں وس آواز کے دیکھنے کے لئے جو مجھ سے
بولتی تھے پھرا اور پھر کر سونے کے سات شمعدان دیکھے (۱۳) اور اون
سات شمعدانوں کے بیچ ایک شخص انسان کے بیٹے سا دیکھا جو جامہ پہنے اور سونے
کا سینہ بند سینہ پر باندھے تھا (۱۴) اوسکا سر اور بال سفید اون کے موافق
بلکہ برف کے موافق سفید اور اوسکی آنکھیں جیسے اگ کا شعلہ (۱۵) اور اوسکے
پانوں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دہکایا ہوا اور اوس کی آواز بڑے
پانی کی سی تھی (۱۶) اور اوس کے دہنے ہاتھ میں سات تارے تھے اور
اوس کے موہنہ سے دو دہاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اوسکا چہرہ ایسا تھا جیسا
سورج اپنی تیزی میں چمکتا ہے = ان آیتوں میں مسیح کی حقیقی صورت کا بیان ہے
یعنے وہ جو کامل انسان و کامل خدا ہے جسمیں انسانیت اور الوہیت نے میل کھایا

کہا یا ہے اور جس مجموعہ سے ایک مسیح ہے اوس کی حقیقی شکل جسکا کوئی نظیر
جہان میں موجود نہیں ہے اور جسکا بیان اور حلیہ ذکر کرنا اون ادمیون کے
سامنے جو عالم تعلق میں ہیں اور جنہوں نے عالم تجرد کے اسرار نہیں دیکھے
نہایت مشکل ہے مگر یہ بھی ضرور ہے کہ اوس کے حقیقی حلیہ پر روحانی ادمیونکو
اشارہ کیا جاوے جسکو یوحنا رسول نے روحانی انکھوں سے روح القدس کی
مدد سے دیکھا ہے = پس وہ ان آیتوں میں اوس کے حلیہ کو جسمانی جہان کی چیزوں
سے تشبیہ دیکر مجازاً ذکر کرتا ہے تاکہ مجاز سے حقیقت کی طرف بمدد روح القدس
اون کے ذہن رجوع کریں پس وہ کہتا ہے کہ میں نے سونے کے سات شمعدان
دیکھے = واضح ہو کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل اور خیمہ ہے جو مقدسوں کا اور خدا
کا مسکن ہے جسکا نمونہ موسے پر حزوجکی کتاب میں ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان نے بھی
جس نے یروشلیم میں اوس نمونے پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر ہیکل بنائی تھی جسکا
ذکر پہلے سلاطین میں ہے = اوسی حقیقی ہیکل کو یوحنا رسول نے دیکھا - خروج
۲۵ باب آیت ۳۷ میں ہے اور تو اوس کے لئے سات چراغ بنائیو تاکہ اوس کے
اوپر روشن ہوں = اسی کے موافق ذکریاہ ۴ باب ایت ۲ میں لکھا ہے
پھر مکاشفات کے اسی باب کی آیت ۲۰ سے ظاہر ہے کہ سات شمعدانوں سے
سات جماعتیں مراد ہیں یعنے روحانی طور پر اون سات جماعتوں کی درگاہ الہی
میں حضوری جو اون کی حقیقت ہی مراد ہے = اور جماعتوں کو خدا نے شمعدانوں
کی شکل میں اس لئے ظاہر کیا کہ مسیحی جماعتوں کا خاصہ ہی کہ جہاں ہوں اپنے
گرد نواح میں اپنے ایمان اور نیکوکاری اور موہوبہ راستباری کی روشنی

اپنے چال چلن اور قول فعل سے ظاہر کرتے ہیں = اون شمعدانوں کے بیچ
میں ایک شخص ابن آدم کی مانند تہا = وہ خداوند عیسیٰ مسیح ہے جو اپنی جماعتوں
کے درمیان روحانی طور پر حاضر و ناظر رہتا ہے جیسے اوسنے متی ۲۸ باب
آیت ۲۰ میں وعدہ کیا ہے = جو جامہ پہنے اور سونے کا سینہ بند سینے پر باندہے
تہا = یہ اوس کی راستبازی کا ذکر ہے جو اوس کی ذات کا خاصہ ہے یشعیا
۱۱ باب ایت ۵ میں کہتا ہے کہ اوس کی کمر کا پٹکا راستکاری ہوگی اور اوس کے
پہلو سچائی کے پٹکے سے کسے ہوئے ہوں گے = اوسکا سر و بال نہایت
سفید اور آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند تہی = یہ اوس کی حقیقی شان شوکت
اور الٰہی عزت و پاکیزگی اور سر بلندی اور اوس کے جلال اور دبدبے اور رعب
مشوب کا بیان ہے چنانچہ دانیال نے بہی اپنے ۷ باب ایت ۹ میں اور ۱۰ باب
ایت ۶ میں اوسکا ذکر کیا ہے = اوس کے پانو خالص پیتل جیسے جو آگ میں دہکایا
ہوا ہو = اوپر کے بیان میں اوس کی الوہیت کا ذکر تہا اب اوس کی انسانیت
کا ذکر کرتا ہے کیونکہ پیتل اوس کی انسانیت کو دکہلاتا ہے اور چونکہ مسیح باعتبار
انسانیت باپ سے کمتر ہے اسی لئے اوس کے پانو پیتل کے سے بیان ہوتے
ہیں اور چونکہ مسیح کی انسانیت کامل انسانیت ہے نہ عام انسانیت کے موافق بلکہ
وہی ایک خاص انسانیت ہے یعنے وہ انسانیت جو آدم اول گناہ سے پیشتر
رکہتا تہا نہ وہ انسانیت جو بعد گناہ کے اوسمیں تہی کیونکہ وہ ناقص انسانیت ہے
جو اسوقت سب انسانوں میں موجود ہے = اس کے سوا مسیح کی انسانیت ایسی
طہری انسانیت ہے کہ آگ میں تائی ہوئی ہے جس کو مسیح نے آدمیوں کے سامنے

اگ میں تاکر دکھلادیا کہ وہ بےعیب ہے یعنے مسیح نے اپنی آمد اول میں زمانہ کی
مصیبتوں تکلیفوں کی اگ میں اپنی انسانیت کو ڈالکر تایا اور سب کے سامنے ظاہر
کردیا کہ گہری انسانیت اوسمیں تھی = اوسکی آواز بڑے پانی کی سی تھی مراد یہہ ہے
کہ اوسکی آواز جلال اور بڑے دبدبے اور خوف کی اواز تھی حزقیل ۴۳ باب
ایت ۲ میں اسکا ذکر لکھا ہے = اوس کے ہاتھ میں سات تارے تھے = یہاں سے
سات اسقف یا بشپ یا سردار یا دری مراد ہیں بموجب آیت ۲۰ کے = یہاں سے
اسقف کے عہدہ کی عزت ظاہر ہے کہ خداوند نے اونکو اپنے دہنے ہاتھ میں جگہ
دی ہے وہ تارے سے اس لئے تشبیہ دئے گئے کہ اون کی روشنی اونکی
جماعتوں اور آس پاس کے اقوام پر چمکتی ہے اور وہ لوگ مثل تاروں کی چاند
کے ساتھ نیر اعظم سے کہ مراد مسیح ہے بموجب مشاہدات ۲۲ باب ایت ۵ کے روشنی
اور الہی جلال میں رونق انگیز ہوتے ہیں = یہاں سے یہہ بھی ظاہر ہے کہ تمام
عیسائی برابر کا درجہ نہیں رکھتے بلکہ جنکو خدا نے اپنی جماعت میں ایک خاص عزت
عنایت کی ہے وہ آسمان پر بھی باعزت موہوب ممتاز اور خاص ہیں =
اوس کے موتھ سے تیز دو دھاری تلوار نکلتی تھی = اس تلوار سے کلام الہی
مراد ہے جو قدیم اور غیر مخلوق ازل سے ابد تک خدا میں قایم ہے جو رسولوں کی
معرفت انسانی محاورات میں ہماری حاجت کے موافق خدا نے ہمیں بخشا ہے
اور وہ سب کتاب بایبل میں مذکور ہے یعنے بائبل کے سب حروف و عبارات
اور محاورات اوس قدیم اور ازلی کلام کی طرف انسانوں کے اذہان کو کہینچتی ہیں
وہی کلام تلوار سے تشبیہ دیا گیا ہے کیونکہ وہ تیز ہے یعنے بے نقص اور بے روک

اپنا کام پورا کرنے والا ہے اوسکی دو دھاری ہیں جن سے وہ دو دو رویہ کاٹ کرتا ہے اور سننے سنانے والوں کے بھی دلونکو پاک کرتا اور برے خیالات کو کاٹ ڈالتا ہے = اوسکا چہرہ چمکتے ہوئے سورج کی مانند تھا یہ مسیح کا حقیقی چہرہ ہے جسپر وہ انسانیت کا پردہ ڈال کر اس جہان میں آیا تھا اور ایک دفعہ اوس نے پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو پہاڑ پر بھی دکھلایا چنانچہ متے ۱۷ باب ایت ۲ میں مذکور ہے یہاں ظاہر ہے کہ خداوند نے یوحنا پر کئی باتونکا جلال دفعۃً ظاہر کر دیا اول باپکا جلال دویم بیٹے کا جلال سوم روح القدس کا جلال چہارم اپنی سات جماعتوں کی فضیلت و نسبت باخود اور اون کے اسقفوں کے مدارج اور کام اور اپنے پاک کلام کا جلال سب کچھ اوس کے سامنے منکشف کر دیا اور یہی سبب ہی کہ یوحنا رسول بے تاب ہو گیا (ایت ۱۷ و ۱۸) اور جب مین نے اوسے دیکھا تب اوس کے پانو پر مردہ سا گر پڑا اور اوس نے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھے کہا کہ مت ڈر کہ مین پہلا اور پچھلا اور زندہ ہوں (۱۸) اور مین موا تھا اور دیکھ مین ابدالاباد زندہ ہوں مین اور عالم ارواح اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں = کلام الٰہی میں کئی جگہ اسکا ذکر ملتا ہے کہ بعض اوقات جب کسی مقدس پر الٰہی جلال منکشف ہوا ہے تو وہ دیکھنے کی تاب نہیں لا سکا یا تو بے ہوش ہو کر گر پڑا یا چلا اوٹھا کہ ہائے میں نجس لب آدمی جلا جاتا ہوں کیونکہ روشنی میں انسان آپکو خوب دیکھتا ہے نہ تاریکی میں اسلیئے ہم اپنے دل کی بری حالت اور اپنے فاسد خیالات کے نقص کو بدون آسمانی تاثیر کے ہرگز اس جہان کی تاریکی میں دریافت نہیں کر سکتے اسی لیے روح القدس کے محتاج ہیں جو مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے =

پس خداوند نے یوحنا رسول کو جو انسان ضعیف البنیان ہے اپنے ہاتھ کی برکت سے
جرات و طاقت بخشی تاکہ اوسکو اور سب کچھ دیکھنے والا نہ سننے والا ہو کر جہان
کو ہدایت کرے اس لئے مسیح نے کہا مت ڈر میں خدا ہوں جو مجسم ہو کر دنیا میں
آیا تھا اور تیرے سامنے صلیب پر موا اب دیکھ کہ میں زندہ موجود ہوں اور ہمیشہ
رہونگا عالم ارواح جسمیں میں مر کر چلا گیا تھا وہ بھی میرے ہی قبضے میں ہے اور موت
جس نے ایک حکمت کے سبب تھوڑی دیر تک مجھ پر قبضہ کر لیا تھا اوسکی کنجیاں
بھی میرے ہی ہاتھ میں ہیں کیونکہ میں سب کا خالق اور مالک ہوں

(آیت ۱۹) جو تو نے دیکھا اور جو ہے اور جو اوسکے بعد ہونے والا ہے لکھ رکھ
تاکہ دنیا کے لوگ ان حالات سے واقف ہو کر ایمان لاویں اور عمل کریں اور
عدالت کے دن اونکو ناواقفی کا عذر نہ رہے اس لئے تو ان سب باتوں کو
اس کتاب میں لکھدے اور وہ باتیں جنکو تو لکھے یہ ہیں اول جو تو نے آج کے
دن دیکھا جس کا ذکر اوس نے ۱ باب آیت ۹ سے ۲۰ تک لکھا ہے = دویم جو ہے
یعنے جو جو معاملات عیسائیوں میں اب ہو رہے ہیں اور جو جو میرے ارادے اونکی
نسبت ہیں نہ صرف اون سات جماعتوں کی نسبت بلکہ سب جہان کے
لئے بھی مفید ہیں جس کا ذکر ۲ و ۳ باب میں یوحنا نے لکھا ہے = سوم جو ہونے
والا ہے یعنے آیندہ کو آج کے دن سے دنیا کے آخر تک جو کچھ میری جماعتوں
کی تواریخ ہے وہ سب بطور پیش گوئی کے لکھدے تاکہ ثابت ہو جاوے کہ یہ
کتاب ضرور عالم الغیب خدا کی ہے اور جب اسکے وقعات ظہور میں آویں تو امت
آیندہ کو یقین کامل ہو جاوے کہ اس کتاب کے وعدے اور وعید ضرور برحق

ہیں انکی تعمیل میں قصور نکریں اور ایک گونہ قیامت کی بصیرت بھی ہوجاوے اور
مصیبت زدوں اور ضعیف دلونکو تسلی ملے کہ یہ سب انتظام حکمت ایزدی سے ظہور میں
آئے ہیں پس یہہ سب ذکر ۲ باب سے ۲۲ باب تک یوحنا نے لکھے ہیں = دیکھا
(آیت ۲۰) یعنے اون سات ستاروںکا بھید جنہیں تونے میرے دہنے ہاتھ میں
اور اون سونے کے سات شمعدانونکو وہ سات ستارے سات کلیساؤں کے فرشتے
ہیں اور وہ سات شمعدان جو تونے دیکھے سات کلیسائیں ہیں = یعنے وہ سات
ستارے سات سردار پادری ہیں جو اسوقت اپنی اپنی جماعتوں میں اشیاء کوچک
کے سات شہروں میں عیسائیوں کی جماعتونکا بندوبست کر رہے ہیں اور وے
سات شمعدان وہ سات جماعتیں اون کی ہیں جو میرے حضور میں سات شمعدان
کی مانند ہیں اور میں اون میں رہتا ہوں =

۲ باب جسمیں ۲۹ - آیت ہیں
دوسری قسم دوم کا مضمون

(آیت ۱) افسس کے کلیسا کے فرشتے کو لکھ کہ وہ جو اپنے دہنے ہاتھ میں سات ستارے
رکھتا ہے اور سونے کے سات شمعدانوں کے درمیان پھرتا ہے یہہ کہتا ہے =
افسس شہر اشیاء کوچک میں سمرنا سے ۴۰ میل کے فاصلے پر ایک بڑا شہر
تھا تجارت گاہ جسمیں ایک تماشا گاہ بھی تھا جس کے اندر تیس ۳۰ ہزار آدمی کی سمائی
تھی اور وہاں ارتمس دیوی کا ایک مندر تھا وہ شہر ۱۴ صدی میں ویران ہوگیا اب ہاں
ایک بھی عیسائی نہیں رہتا اوس کی نسبت مسیح کا خطاب ہے کہ وہاں کے سردار
پادری کو یوں لکھ بھیج (آیت ۲ و ۳) کہ میں تیرے کام اور تیری محنت اور تیرا

صبر اور یہہ کہ تو بدوں کی برداشت نہیں کر سکتا جانتا ہوں اور تونے اونکو جو اپنے
تئیں رسول کہتے اور نہیں ہیں آزمایا اور اونہیں جھوٹھا پایا (۳) اور برداشت
کی اور صبر رکھتا ہے اور میرے نام کے واسطے محنت کی اور تھک نہیں گیا =
یعنے میں جو عالم الغیب ہوں تمہارا حال جانتا ہوں تمہارے اندر یہہ وصف ہیں
کہ محنتی اور صابر اور بدوں کی برداشت نکرنے والے اور برے معلمونکو آزماکر
ترک کرنے والے اور نیکی میں تھک نجانے والے لوگ ہو یہہ سب اوصاف
تمہارے اچھے ہیں اور بیشک عیسائیونکو ایسا ہی چاہیئے (آیت ۴)
مگر تجھ سے مجھے کچھ گلہ ہے کہ تو نے اپنی اگلی محبت چھوڑدی ہے = یعنے باوجود
ایسے اچھے وصفوں کے تمہارا یہہ حال ہے کہ میری وہ محبت جو پہلے تم میں تھی
اب نہیں ہے اس صورت میں تمہارے سارے اچھے کام بدون محبت بے کار
اور ناپسند ہیں جیسے پولوس رسول نے ۱ قرنتی ۱۳ باب ۱ سے ۳ تک بیان کیا
ہے = ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح کے شاگرد وہاں پہونچے اور مسیح کی بشارت دی
اور تعلیم کی تو اونہوں نے بڑے شوق اور محبت سے قبول کیا جیسا لازم تہا اور
نیکی کے کام کرنے لگے آخر کو نیکی کے کام بموجب ہدایت انجیل کے اون میں رسمًا
اور عادتًا جاری ہو گئے مگر الہی محبت جو سب نیک کاموں کی جان ہے اونمیں
نرہی اس لیے اون سے ایسا گلہ کیا جاتا ہے = عیسائیونکو لازم ہے کہ اپنے نیک
کاموں پر فریفتہ ہو کر محبت الہی کو ہاتھ سے ندیں بلکہ اوسکو غرض اصلی جانکر اوسکی
میں تلاش کریں ورنہ مرضی الہی عادی کاموں سے حاصل نہوگی =
(آیت ۵) سو یاد کر کہ تو کہاں سے گرا ہے اور توبہ کر اور اگلے کام کیا کر نہیں تو

میں تجھ پر جلد آونگا اور اگر توبہ نکرے تو تیرے شمعدان کو اوسکی جگہ سے ہٹا دونگا = یعنے تم لوگ اوس الہی محبت کے سبب بڑی بلندی پر پہونچے تھے اب یاد کرو کہ کہاں سے گرے ہو اب توبہ اور وہی محبت پیدا کرو ورنہ میں تمہیں نیست و نابود کر دونگا اور تمہارا شمعدان اپنے سامنے سے ہٹا دونگا (ایت ۶) پر تجھ میں یہہ ہے کہ تو نیقلائیون کے کاموں سے عداوت رکھتا ہے جن سے میں بہی عداوت رکھتا ہوں = نیقلائی ایک قسم کے بدعتی تھے وہ کہتے تھے کہ گناہ کا باعث شریعت ہے جب مسیح آیا اوسنے شریعت کو اوٹھا دیا تو اب اوسکے احکام توڑنے سے انسان گناہگار نہیں ہوسکتا اور اسی سبب سے وہ لوگ طرح طرح کی بدی کیا کرتے تھے مگر یہہ نجانتے تھے کہ شریعت کا پورا کرنا کیا معنے رکھتا ہے پس مسیح فرماتا ہے کہ تم اون بدعتی نیقلائیون سے عداوت رکھتے ہو یہہ کام میری مرضی کے موافق ہے کیونکہ وہ غلطی پر ہیں اور میں بھی اون سے ناراض ہوں = (ایت ۷) جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتی ہے جو غالب ہوتا ہے میں اوسے زندگی کے درخت سے جو خدا کے فردوس کے بیچوں بیچ ہے پہل کہانے دونگا = اگرچہ اوپر کی آیتوں میں خاص افسس والوں سے خطاب ہے مگر یہہ ایت اس ہدایت کا عموم دکھلاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس ہدایت کے سننے کو اور ہی قسم کے کان درکار ہیں نہ یہہ جسمانی کان ہیں جو آدمی روحانی کان رکھتا ہے اور نفسانی و شیطانی اور دنیاوی کاموں اور خیالوں اور باتوں پر غالب آکر اور نیکی کے کام بشمول محبت الہی کرتا ہے اوسکو زندگی کے درخت سے پہل کہانے کو ملیگا = (ایت ۸) اور سمرنا کے کلیسیا کے فرشتے کو لکھ کہ وہ جو پہلا اور پچھلا ہے اور موا تھا اور جیا ہے یہہ کہتا ہے

سمرنا شہر تخمیناً ایک لاکھ باشندوں کی بستی ہے اور وہ ابتک آباد ہے وہاں پر
یونانی کلیسیا کے عیسائی رہتے ہیں اوس کے اسقف کو خطاب ہے (ایت ۹)
مین تیرے کام اور مصیبت اور محتاجی (پر تو دولتمند ہے) اور اون کی لعن طعن
جو اپنے تئیں یہودی کہتے پر نہیں ہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں جانتا ہوں =
یعنے تمہاری مصیبت کشی اور دنیاوی افلاس سے خبردار ہوں مت گھبراؤ کیونکہ تم آسمانی
دولت سے دولتمند ہو اور مجھے یہہ بھی خبر ہے کہ بعضے لوک جو اپنکو یہودی بتلاتے
ہیں پر حقیقت میں شیطان کی جماعت ہیں تمھیں لعن طعن کیا کرتے ہیں =
(ایت ۱۰) جو دکھ تجھے اوٹھانا ہوگا اوس سے مت ڈر دیکھو ابلیس تم میں سے
کئی ایک کو قید میں ڈالے گا تاکہ آزمائے جاؤ اور تم دس دن تک مصیبت اوٹھاؤگے
مرنے تک ایماندار رہ تو میں زندگی کا تاج تجھے دونگا = یعنے پہلے سے تمہیں خبر
دیجاتی ہے کہ ایک مصیبت تمپر آنے والی ہے تم اوس سے مت ڈرنا دس دن
یعنے دس برس تک وہ مصیبت رہے گی اور اوس میں شیطان تمھارے ایمان
کو آزمائے گا تم آخر تک برداشت کرنا اوس کے اجر میں زندگی کا تاج عنایت ہوگا =
واضح رہے کہ اس پیشگوئی کے بموجب سنہ ۲۶۶ عیسوی میں دیوکیشن شہنشاہ روم
کے عہد میں سمرنا کے عیسائیوں پر بڑی مصیبت رہی تھی اس طرح یہہ خبر پوری ہو گئی
تھی = (ایت ۱۱) جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیا و نکو کیا کہتی ہے
جو غالب ہوتا ہے دوسری موت سے ضرر نہ پاویگا = یعنے جس کے باطنی کان
ہیں وہ اس روحانی ہدایت کو سن لے کہ جو کوئی آزمائیشوں میں غالب آکر ایمان کو
قایم رکھتا ہے اگرچہ اون آزمائیشوں میں جسمانی موت کیوں نہو وہ آدمی دوسری

موت سے جولنے والی ہے کچھ تکلیف نہ اوٹھاوے گا (آیت ۱۲) اور
پرگامس کے کلیسیا کے فرشتے کو لکھ کہ وہ جو تیز دو دھاری تلوار رکھتا ہے کہتا ہے
(۱۳) میں تیرے کام اور رہنے کی جگہ جہاں شیطانکا تخت ہے جانتا ہوں اور تو میرے
نام کو تھامنے رہتا ہے اور جن دنوں انتپاس میرا ایماندار گواہ تمہارے بیچ وہاں
جہاں شیطان رہتا ہے مارا گیا اون دنوں میں بھی میرے نام کا تونے انکار نکیا
پرگامس سمرنا سے ۴۸ میل جنوب کی طرف پندرہ ہزار باشندونکا شہر ہے جس میں
سترہ سو عیسائی رہتے ہیں وہاں کے اسقف کو خطاب ہے کہ میں کلام کی تیز تلوار والا ہوں تمہارے
سکونت کے شہر کو جو کثرت اشرار سے گویا شیطانکا گھر ہے جانتا ہوں کہ تم نے ایسے
بدکاروں کی کثرت میں بھی میرا نام تھام رکھا ہے یہ بات شاباشی کی ہے اور اس سے
زیادہ یہ کہ جب اوس شہر میں مسیح انتپاس میرا سچا ایماندار گواہ مارا گیا اور تم پر بھی
سختی ہوئی اوس وقت بھی تم نے میرے نام کا انکار نہیں کیا میں ان باتوں سے
خوش ہوں (آیت ۱۴) مگر مجھے تجھ سے کچھ گلہ ہے کہ تیرے یہاں وے ہیں جو
بلعام کی تعلیم کو تھام رکھتے ہیں جس نے بلعک کو سکھایا کہ بنی اسرائیل کے لئے
ٹھوکر ڈالے تاکہ بتوں کی قربانیاں کھاویں اور حرام کاری کریں = یعنے تم سے
مجھے یہ شکایت ہے کہ تمہاری جماعت میں بعض ایسے بدآدمی ہیں جو بدکاری کی
ہدایت لوگونکو کرتے ہیں یعنے بدمعلم تمہارے اندر ہیں جو نفسانی باتوں کی تعلیم
دیتے ہیں جیسے بلعام نے بلعک کو بدی کی تعلیم دی تھی چنانچہ ۲ پطرس ۲ باب
آیت ۵ و یہودا آیت ۱۱ و گنتی ۲۲ باب ۵ سے ۴۰ تک بلعام کے کام کا ذکر ملتا ہے
پس ایسی قسم کی معلم تمہارے اندر ہیں اور تم اونکو نکال نہیں دیتے (آیت ۱۵)

تیرے بھی ایسے ہیں جو نیقلایوں کی تعلیم کو تھام رکھتے ہیں جس سے مجھ کو عداوت ہے = یعنے تمہارے اندر بھی نیقلایوں کے کام پھیل گئے ہیں اور تم ایسوں کو جماعت سے خارج نہیں کرتے (ایت ۱۶) توبہ کر نہیں تو میں تجھ پر جلد آؤنگا اور اون کے ساتھ اپنے موںھ کی تلوار سے لڑونگا = یعنے اگر تم ایسی باتوں سے توبہ نکرو گے تو میں اپنے غصے کے ساتھ تم پر آؤنگا اور کلام کی تلوار سے لڑونگا اور تم سزا پاؤ گے (ایت ۱۷) جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتی ہے جو غالب ہوتا ہے میں اوسے پوشیدہ من کھانے دونگا اور اوسے سفید پتھر اور اوس پتھر پر ایک نیا نام لکھا ہوا دونگا جسے اوس کے پانے والے کے سوا کوئی نہیں جانتا = یعنے جو کوئی اوس بد تعلیم پر کلام کے تھامنے سے غالب آتا ہے میں اوسے دو انعام دونگا ایک تو روحانی روٹی جس کے کھانے سے روح کو موت نہوگی جو آسمان سے اوتری تھی جو باطنی اور نئے انسان کی غذا ہے عنایت کرونگا = دوسری ایک سفید پتھر ایک نیا نام لکھا ہوا جسکا لطف اوسکا پانے والا ہی جانتا ہے یعنے وہ مسیحی ایمان جو نئے عہد سے حاصل ہوتا ہے اور وہ ایک اسمانی تاثیر ہے = واضح رہے کہ اوس ملک میں ایک دستور تھا کہ ایک پتھر اون بہادروں کو تماشے گاہ میں دیا جاتا تھا جو اپنے کام میں اوس نشان کے لایق نکلتے تھے اور یہ بات اون میں ایک بڑی عزت کا نشان تھا مسیح نے یہ عالی بخشش سمجھانے کو اوس پتھر سے ایمان کو مشابہ کیا کیونکہ وہ حقیقی ایمان اونہیں کو مرحمت ہوتا ہے جو دنیا اور اوس کی خواہشوں پر غالب آتے ہیں = (ایت ۱۸) اور تواطیرہ کے کلیسیا کے فرشتے کو لکھ کہ خدا کا بیٹا جس کے آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند ہیں اور اوس کے پانوں خالص پیتل کیسے

پھر کہتا ہے = شہر تواطیرہ بھی آج تک اباد ہے رنگریزی کے کام میں مشہور ہے چنانچہ
اعمال ۱۶ باب آیت ۱۴ میں اسکا ذکر ہے اوس شہر میں یونانی جماعت کے تین سو گھر
تھے اور ارمنی عیسائی بھی قریب ۳۰ گھر کے اوسمیں بستے وہاں کے سردار پادری
کو خطاب ہے کہ خدا کا بیٹا جس کے آنکھیں شعلہ اگ کی مانند ہیں ورجسمیں کامل الوہیت اور
انسانیت ہے یوں فرماتا ہے (ایت ۱۹) میں تیرے کام اور محبت اور خدمت
اور ایمان اور تیرا صبر جانتا ہوں اور یہ کہ تیرے پچھلے کام پہلوں سے زیادہ ہیں =
یعنے میں تمہارے اعمال ومحبت خواہ خدا کی خواہ اپس کی اور تمھاری خدمتگذاری
وایمانداری اور مصیبت میں صبر کرنا جانتا ہوں اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم نے
دینداری میں ترقی بھی کی ہے توبھی کچھ شکایت ہی = (ایت ۲۰) مگر مجھے تجھ سے
کچھ گلہ ہے کہ تو اوس رنڈی ایزابیل کو جو اپنے تیئں نبیہ کہتی ہے میرے
بندونکو سکھلانے اور گمراہ کرنے دیتا ہے کہ وے حرام کریں اور بتوں کی قربانیاں
کھاویں = یعنے اوس بد آدمی کو جو آپکو بزرگ جانتا اور مقدسوں میں شمار کرتا ہے پر حقیقت
میں وہ اوس رنڈی ایزبیل کے مانند ہے جو اخیاب بادشاہ کی جورو ہے تھے اور بعل کے
پرستش کرتی اور کراتی ہے تھے = اسی طرح وہ شخص تمہاری جماعت میں ہے اور تمہاری
یہ خطا ہے کہ تم اوسکو تعلیم دینے اور گمراہ کرنے دیتے ہو تمھیں لازم تہا کہ اوسکو
خارج کرتے (ایت ۲۱ سے ۲۳ تک) اور میں نے اوسکو فرصت دی کہ اپنی حرام
کاری سے توبہ کرے پر اوس نے توبہ نہ کی (۲۲) دیکھ میں اوسکو بستر پر ڈالونگا اور
اونکو جو اوس کے ساتھ زنا کرتے ہیں بڑی مصیبت میں اگر وے اپنے کاموں سے
توبہ نکریں (۲۳) اور اوس کے لڑکونکو جان سے مارونگا اور سب کلیسیائیں جانینگی

جائیں گی کہ میں وہی ہوں جو گردوں اور دلوں کا جانچنے والا ہے اور میں تم میں سے ہر ایک کو اوس کے کاموں کے موافق بدلہ دونگا = یعنے میری مہربانی دیکھو کہ باوجود ایسی بدی کے میں نے اوسکو فرصت بخشی کہ اس عرصے میں باز آوے اور توبہ کرے پر اوس نے توبہ نہ کی اب دیکھنا کہ میں اوسکو بستر پر ڈالونگا اور اوس کے ساتھ زنا کرنے والونکو یعنے اوس کے مصاحبوں کو بڑی مصیبت میں ڈالدونگا اور اوس کے لڑکوں یعنے شاگردوں اور معتقدونکو جان ہی سے مار ڈالونگا تاکہ تمام جہان کے عیسایونکو معلوم ہو جاوے کہ وہی عالم الغیب اور ہمہ دان خدا میں ہوں باپ اور میں ایک ہیں = باقی رہے تم لوگ سو تم میں سے ہر ایک کو اوس کے کام کے موافق بدلہ دونگا اپنے کام کے موافق سزا یا جزا پاوگے = (ایت ۲۴) پر تمہیں اور تواطیرہ کے باقی لوگونکو جتنے اس تعلیم کو تھام نہیں رکھتے ہیں اور جنھوں نے شیطان کی گہراویوں کو جیسا کہتے ہیں نہیں جانا یہہ کہتا ہوں کہ میں اور کوئی بوجھہ تمپر نہ ڈالونگا (۲۵) مگر جو تمہارا ہے اوسے تھامے رہو جب تک کہ میں نہ آوں = یعنے تمہیں اور باقی تواطیرہ کے عیسایونکو جنھوں نے اوسکی تعلیم قبول نہیں کی یہہ کہتا ہوں کہ اور کوئی بوجھہ تمپر نڈالا جاویگا مگر جو تمھیں انجیل مقدس میں تعلیم ملی ہے اوسی پر قایم رہو جب تک کہ میں دنیا کی عدالت کے لئے آسمان سے پھر آوں = (ایت ۲۶ سے ۲۹ تک) اور جو غالب ہوتا ہے اور میرے کاموں کو آخر تک حفظ کرتا ہے میں اوسے قوموں پر اختیار دونگا = (۲۷) اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کریگا وے کمہار کے برتنوں کی مانند چکنا چور ہو جائیں گے جیسے میں نے بھی اپنے باپ سے پایا ہے = (۲۸) اور اوسے صبح کا ستارہ دونگا (۲۹) جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاونکو کیا کہتی ہے = یعنے جو آدمی اس دنیا کی کشمکش اور اس افراط تفریط سے بچکر شیطان پر غلبہ حاصل کرتا ہے اوسے اتنے انعام

دونگا اول آنکہ وہ قوموں پر حکومت کریگا جناب مسیح کی آمد ثانی میں اور اوسکی حکومت جباری ہوگی کہ وہ لوہے کے عصا سے حاکم ہوگا اور شریر اوس کے ہاتھ سے کمہار کے برتنوں کی مانند توڑے جاویں گے چنانچہ ایسی حکومت میں نے بھی انسان ہوکر اپنے خدا باپ سے پائی ہی دویم آنکہ اوسکو صبح کا ستارہ دونگا = صبح کا ستارہ ایک نام ہے ہمارے خداوند یسوع مسیح کا پس مطلب یہ ہوا کہ وہ شخص مجھ میں سے حصہ پاویگا یعنے میری نجات اور وراثت اور نسبت اور شراکت روحانی سے فیضیاب ہوگا

۳ باب جسمیں ۲۲ آیت ہیں

(آیت ۱) اور سارڈیس کے کلیسیا کے فرشتے کو لکھ کہ وہ جسکے پاس خدا کی سات روحیں اور سات ستارے ہیں یہ کہتا ہے میں تیرے کام جانتا ہوں کہ تو زندہ کہلاتا ہے پر مردہ ہے = سارڈیس شہر علاقہ لودیہ کا پایہ تخت تہا اوس کے بادشاہ کرسٹس کی دولت افزونی میں ضرب المثل تھی اب وہ شہر ویران پڑا ہے چند جہونپڑے چہپر کے اب وہاں ہیں ترک لوگ اوس زمین پر قابض ہیں پہلے وہاں پر ایک عیسائیوں کی جماعت تھی جنکو اس آیت میں خطاب ہے مگر اسوقت وہاں کوئی عیسائی نہیں رہا اوس شہر کے سردار پادری کو مسیح یوں لکھواتا ہے کہ تمہارے شرارت کے کام مجھے معلوم ہیں کہ تم لوگ نیک مشہور ہو پر حقیقت میں بدکار ہو (آیت ۲) جاگتا رہ اور باقی چیزوں کو جو مرنے پر ہیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کاموں کو خدا کے آگے پورا نہیں پایا = یعنے ہوشیار ہو جاؤ کیونکہ تم نے بہت سی آسمانی چیزیں گم کردیں ہیں تو بھی جو کچھ باقی ہے اوسکا یہہ حال ہے کہ وہ بھی تم سے گم ہونے والا ہے

اب ہوشیار ہو کر اوسے مضبوط پکڑو تا کہ امور گم شدہ بھی امور باقیات کی مضبوطی
سے پھر موجود ہو جاویں میں نے تمہارے کام خدا کے سامنے پہونچے ہیں ناقص اور
نامقبول پائے ہیں = (ایت ۳) سو یاد کر کہ تو نے کسطرح پایا اور سنا اور
تھام رکھ اور توبہ کر پس اگر تو جاگتا نہ رہے تو تجھ پر چور کی طرح آؤنگا اور تجھ کو معلوم نہوگا
کہ کس گھڑی تجھ پر آونگا = یعنے یاد کرو اسبات کو کہ خدا کا کلام کیونکر تمہیں سنایا گیا تھا اوسی
طرح تم نے اوسکی تعمیل نہیں کی بہتر یوں ہے کہ اوسی طرح اوسکو تھام لو اور توبہ کرو اگر
ایسا نکروگے تو میں تم پر اپنے غضب کے ساتھ اس طرح آؤنگا جیسے غفلت کی حالت میں
چور آتا ہے اوسوقت بالکل برباد ہو جاؤگے اور توبہ کی مہلت نرہے گی کیونکہ میرا
دستور ہے کہ شریر کی شرارت کو نیست کر دیتا ہوں = (ایت ۴) لیکن تیرے ہی
کئی ایک نام ساردیس میں ہیں جنھوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی اور وے
سفید پوشاک پہنے میرے ساتھ سیر کرینگے کہ وے اس لایق ہیں = یعنے تمہارے
اندر بعضے لوگ ایسے ہیں جنھوں نے اپنی پوشاک یعنے وہ راستبازی کا جامہ جو
میں نے تم ایمان لانے والونکو عنایت کیا تھا گناہ سے الودہ نہیں کیا جیسا عام
لوگوں نے اپنا جامہ الودہ کر ڈالا ہے پس وہ لوگ اس سزا سے جو مذکور ہوئی
بچ جائینگے بلکہ میری آمد ثانی میں وہ سب اچھے لوگ قبروں سے اوٹھکر سفید پوشاک
پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کرینگے کیونکہ وے اس عنایت کے لایق ہیں
(ایت ۵) جو غالب ہوتا ہے اوسے سفید پوشاک پہنائی جائیگی اور میں
اوسکا نام کتاب حیات سے نہ کاٹونگا اور اپنے باپ کے حضور اور اوس کے
فرشتوں کے آگے اوس کے نام کا اقرار کرونگا = یعنے نہ صرف وہی لوگ بلکہ ہر ایک

جو اپنی باطل خواہشوں پر غالب آتا ہے اوسی کو سفید پوشاک جو آسمانی راستبازی ہے
میری طرف سے مل سکتی ہے نہ صرف سفید پوشاک بلکہ زندگی کے دفتر سے اوسکا نام
کبھی کاٹا نہیں جاتا اور اس کے سوا یہ بھی اونکی عزت ہے کہ میں اونکا اقرار خدا باپ اور
ملایکہ کے سامنے کرونگا کہ انہوں نے میری طاعت کی اور میری راہوں پر چلے
یہ میرے لوگ ہیں (ایت ۶) جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیساؤنکو کیا کہتی
ہے = یعنے یہ باتیں سرسری نہیں ہیں بلکہ نہایت مضبوط اور فی الواقع یوں ہی ہیں
اگر کسی کے باطنی کان درست ہوں تو یہ روح القدس کا بیان سن لے (ایت ۷)
اور فلادلفیہ کے کلیسیا کے فرشتے کو لکھ کہ وہ جو مقدس اور برحق ہے اور داود کی
کنجی رکھتا ہے جو کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کرتا اور جو بند کرتا ہے اور کوئی نہیں کھولتا
یہ کہتا ہے = یشعیا پیغمبر نے مسیح سے ۷۱۴ برس آگے اپنے ۲۲ باب ایت ۲۲ میں
اس داود کی کنجی کا مسیح کے حق میں ذکر کیا ہے اب خود مسیح بیان کرتا ہے کہ میں جو اوس
کنجی پر قادر ہوں اور ایسا فعل مختار ہوں کہ میرے کاموں کو کوئی آدمی یا فرشتہ وغیرہ
بدل نہیں سکتا فلادلفیہ شہر کے سردار پادری کو یوں کہتا ہوں = (ایت ۸) میں
تیرے کام جانتا ہوں دیکھ میں نے تیرے آگے ایک کھلا دروازہ رکھا ہے اور کوئی
بند نہیں کر سکتا کیونکہ تجھ کو تھوڑی قوت ہے اور تو نے میرا کلام حفظ کیا اور میرے
نام کا انکار نہیں کیا = کھلا دروازہ کیا ہے توبہ اور حصول نجات کی فرصت کوئی
آدمی اس فرصت کے وقت کو جب تک کہ میں اوسے بند نکروں بند نہیں کر سکتا
تمہارے کام نہایت برے ہیں تو بھی تم چھوڑے ہی نہیں گئے بلکہ مہلت دی گئی
ہے اور یہ اس لئے ہوا کہ تمہارے اندر اب تک تھوڑی سی قوت ہے تمہارا ایمان

بالکل اب تک مر نہیں گیا کیونکہ تم اب تک میرا اقرار کرتے ہو اور میرا کلام بھی تم نے
حفظ کیا ہے = (ایت ۹ سے ۱۱ تک) دیکھ میں کرونگا کہ شیطان کی جماعت میں
سے بعض جو اپنے تئیں یہودی کہتے ہیں اور نہیں ہیں بلکہ جھوٹھ بولتے ہیں دیکھ میں
کرونگا کہ وے آویں اور تیرے پانوں پر سجدہ کریں اور جانیں کہ میں نے تجھ سے
محبت رکھی (۱۰) اس لئے کہ تو نے میرے صبر کے بات کو ضبط کیا میں بھی اوس امتحان
کی گھڑی سے جو تمام عالم میں زمین کے رہنے والوں کی آزمایش کے لئے آوے گی تیری
حفاظت کرونگا (۱۱) دیکھ میں جلد آتا ہوں جو تیرا ہے اوسے تھامے رہ تاکہ کوئی
تیرا تاج نہ لیوے = یعنے وے بدکار جو آپکو دیندار بتلاتے ہیں اور حقیقت میں نہیں
ہیں اونکو یہاں تک پست کرونگا کہ میری آمد ثانی میں وہ تمہارے سامنے فرمانبرداری
اور تعظیم کو جھکینگے اور یہ اون پر ظاہر ہو جاوے گا کہ میں تمہارا دوست ہوں اور
یہ عزت تمہیں اس لئے مرحمت ہوگی کہ تم مصیبت میں صبر اور اون کی تکلیفوں کی برداشت
کرتے ہو اس لیے میں بھی اوس نازک وقت میں جو تمام جہان کی آزمایش کے لئے آیا چاہتا
ہے یعنے عدالت کا دن تمہاری حفاظت کرونگا اور یہ وقت جلد آنے والا ہے
اپنے ایمان کو تھام رکھو تاکہ تمہاری عزت کا تاج جو میرے پاس موجود ہے کھو یا
نہ جاوے = واضح ہو کہ مسیح کی آمد ثانی میں وہ دنیاوی لوگ دینداروں کے سامنے
ضرور تعظیماً جھکینگے نہ عبادتاً اس کی سند یشعیا ۶۰ باب آیت ۱۴ و ۴۹ باب آیت
۲۳ سے بھی ظاہر ہے = (ایت ۱۲) جو غالب ہوتا ہے میں اوسے اپنے
خدا کی ہیکل میں ستون بناؤنگا اور وہ پھر کبھی باہر نہ نکلے گا اور میں اپنے خدا کا
نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی نئے یروشلیم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے آسمان پر سے

اوترتا ہے اور اپنا نیا نام اوسپر لکھونگا ۔ یعنے اب تم مجاہدہ نفسانی کرکے دنیا پر غلبہ
حاصل کرو جو کوئی ایسا کریگا میں اوسے خدا کی اوس آسمانی ہیکل میں جو مقدسوں
سے تیار ہو رہی ہے ایک ستون بناؤنگا پس وہ آدمی خدا کے گھر سے کبھی باہر
نہ جاویگا اور میں اوسپر خدا کا نام اس لئے کہ یہہ آدمی اوسکا ہوچکا اور نئے یروشلیم
کا نام کہ یہہ شخص ہمیشہ کو اوسکا باشندہ ہوگیا اور اپنا نیا نام کہ یہہ مسیح کا بچایا ہوا
ہے کسی اور وجہ سے اوس نے یہہ عالی منصب نہیں پایا لکھونگا = (ایت
۱۳) جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاؤنکو کیا کہتی ہے = پس ان باتونکو
بغور سن لو کہ روح القدس تمام دنیا کے عیسائیونکو کیا نصیحت کرتی ہے یقیناً یون
ہی ہوگا = (ایت ۱۴ سے ۱۶ تک) اور لادیقیہ کے کلیسیا کے فرشتے کو
لکھ کہ وہ جو آمین سچا اور برحق گواہ ہے اور خدا کی خلقت کا مبدا ہے یہہ کہتا ہے
(۱۵) میں تیرے کام جانتا ہوں کہ تو نہ ٹھنڈا نہ گرم ہے کاشکے تو ٹھنڈا یا گرم ہوتا
(۱۶) سو اس واسطے کہ تو شیر گرم ہے نہ ٹھنڈا نہ گرم میں تجھے اپنے موہنہ سے نکال
پھینک دونگا = لادیقیہ ایک بڑا شہر تھا جس میں تین تماشا گاہ تھے چونکہ وہاں کے عیسائی
نیکوکار نہ تھے اس لئے اس پیش گوئی کے بموجب اب بالکل نیست نابود ہوگئے =
وہاں کے سردار پادریکو مسیح لکھواتا ہے کہ میں مسیح جو آمین اور سچا و برحق گواہ اور مبدأ
خلقت ہوں تم میری یہہ بات سنو کہ میں تم سے ناواقف نہیں ہوں تم دینداری میں
نہ سرد نہ گرم بلکہ شیر گرم ہو کاشکے تم ٹھنڈے یا گرم ایک بات ہوتی کیونکہ میری درگاہ
میں شیر گرم ایماندار نامقبول ہے صرف ایک سرگرم ایماندار آدمی قبول ہوتا ہے کیونکہ
میں کہہ چکا کہ جب تک صلیب اوٹھا کے کوئی میرے پیچھے نہ آوے میرے لایق نہیں ہے

(ایت ۱۷) اس لئے کہ تو کہتا ہے کہ میں دولتمند ہوں اور مالدار ہوا ہوں اور کسی
چیز کا محتاج نہیں اور نہیں جانتا کہ تو عاجز اور لاچار اور غریب اور اندہا اور ننگا ہے =
یعنے تم لوگ اپکو دنیاوی دولت کے سبب مالدار جانتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ تم
کسی چیز کے محتاج نہیں یہہ نہیں جانتے کہ آسمانی دولت سے مفلس اور ہر حالت میں
لاچار غریب اور روحانی انکھوں سے اندہے او نیکوکاری کے لباس سے ننگے ہو =
(ایت ۱۸) میں تجھے صلاح دیتا ہوں کو تو سونا جو آگ میں تایا گیا مجھ سے مول لے
تاکہ دولتمند ہو جاوے اور سفید پوشاک تاکہ پہنے ہو اور تیرے ننگے پن کی شرم ظاہر
نہووے اور اپنی آنکھوں میں انجن لگا تاکہ تو بینا ہو جاوے = یعنے اگر دولتمند ہونا چاہتے
ہو میری صلاح مانو وہ یہہ ہے کہ وہ کہرا سونا جو آگ میں تایا گیا ہے یعنے وہ ایمان جو
مجھ پر ہے اور طرح طرح کی آزمایشوں اور مصیبتوں میں سوائے گناہ کے تا کہ میری آمد
اول میں تمہیں دکہلایا گیا ہے مول لیلو یعنے اوس کے بدلے میں اپکو خدا کے سامنے
نذر کرو تب وہ تمہیں مرحمت ہو گا اور تم حقیقی دولتمند ہو جاؤ گے اور سفید پوشاک یعنے
الٰہی راستبازی جو مسیح میں ظاہر ہوئی مجھ سے حاصل کرو تاکہ تمہارا ننگا روحانی بدن
اوس سے ملبس ہو جاوے اس کے سوا کلام الٰہی کا انجن اپنی روحانی آنکھوں میں لگاؤ
تاکہ تمہاری باطنی آنکھیں کہل جاویں = (ایت ۱۹) جتنوں کو پیار کرتا ہوں اونہیں
ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں پس چالاک ہو اور توبہ کر = یعنے جنہوں کو پیار کرتا ہوں ونکو
اپنے کلام سے ملامت اور مصیبتوں سے تنبیہ کرتا ہوں تاکہ درستی پر اویں اور
آرام حقیقی حاصل کریں تم اسبات پر خیال کر کے چالاک ہو جاؤ اور توبہ کرو تو بہتر ہے
(ایت ۲۰) دیکھ میں دروازے پر کہڑا ہوں اور کہٹکہٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز

سنے اور دروازہ کہولے اوس پاس اندر آؤنگا اور اوس کے ساتھ کہاؤنگا اور وہ میرے ساتھ کھائے گا = یعنے مجھے دور نجانو بلکہ میں تمہارے دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں یعنے اپنے کلام کی آواز تمہارے کانوں میں واعظوں اور کتاب مقدس کے وسیلہ سے ہر وقت میں پہونچاتا ہوں اور تمہارے دلی دروازے پر بھی صحیح تمیز اور غیبی کھٹکھٹاہٹ میری طرف سے موجود ہے اگر تم اوسے سنو اور دل کا دروازہ کھولو تو میں تمہارے اندر آؤنگا اور تمہارے ساتھ کہاؤنگا یعنے تمہارے کام میں تمہارا مددگار ہونگا اور تم میرے ساتھہ کہاؤگے یعنے آسمانی برکت سے تمہاری روحونکو باطنی غذا ملے گی جو روح قدس کی تاثیر ہے = (آیت ۲۱ و ۲۲) جو غالب ہوتا ہے میں اوسے اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنے دونگا چنانچہ میں بہی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اوس کے تخت پر بیٹھا ہوں (۲۲) جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاؤنکو کیا کہتی ہے = یعنے اب جو کوئی ان باتونکو سنکر نفسانی خواہشونکو دباوے وہ میری آمد ثانی میں میرے ساتھ تخت پر بیٹھے گا جیسا میں دنیا پر غالب ہوا اور خدا باپ کے ساتھ تخت نشین ہوں جس میں کچھ عقل ہے سمجھ جاوے کہ خدا کی روح سب عیسائیوں کی جماعتوں سے کیا کہتی ہے =

۴ باب جسمیں ۱۱ - آیت ہیں اور تیسری قسم کے حالات شروع ہوتے ہیں

(آیت ۱) بعد اوس کے میں نے نگاہ کی اور دیکھو آسمان پر ایک دروازہ کہلا ہے اور پہلی آواز جو میں نے نرسنگے کی سی مجھ سے بولتی سنی سو کہتی تہی کہ ادہر اوپر آ

اور میں تجھے دکہلاؤنگا کہ ان کے بعد کیا ہونا چاہیئے = جب خداوند مسیح سات کلیسیاؤں
کو اپنا پیغام لکھوا چکا اوس کے بعد یوحنا رسول پر آیندہ زمانے کے حالات جنکا وقوع
ایک ضروری امر ہے جنکا بندوبست خدا نے کیا کہ زمین پر عیسائیوں کے ساتھ یوں یوں
واقع ہوا اوس دن سے کہ یوحنا نے خداوند سے انکشاف پایا قیامت کے روز تک
یا اوس دن تک کہ مقدس لوگ حقیقی آرام اور شریر لوگ ہمیشہ کے دکھ میں شامل ہوں
سارے وقعات خصوصًا وہ باتیں جو عیسائیوں کی جماعتوں سے متعلق ہیں یا وے
بادشاہتیں جن کے ماتحت عیسائی ہونے والے ہیں اور تمام دکھ اور مصیبتیں اور سب
آرام اور آسایشیں اور تمام شرارتیں اور بددینیاں وغیرہ امور کا بیان جو اس زمین پر ہونے
والا ہے خدا نے یوحنا کو پہلے سے بتلا کر لکھوا دیا چنانچہ یہہ تیسری قسم کا بیان اس
باب کی آیت اول سے آخر کتاب تک لکھا ہوا موجود ہے اور یہہ سب بیانات ایسے موقع کے
ہیں کہ جن سے کلام الہی کی حقیت اور اس کتاب کا من جانب اللہ ہونا خوب ثابت ہی
= پس یوحنا کہتا ہے کہ اس معاملے کے بعد میں نے آسمان پر ایک دروازہ کہلا
دیکھا اور ایک نرسنگے سے مجھے یوں آواز آئی کہ ایدہر اوپر آ کہ میں تجھے امور آیندہ
دکہلاؤنگا (آیت ۲) اور وہیں میں روح میں آگیا اور دیکھو آسمان پر ایک
تخت دہرا تہا اور تخت پر کوئی بیٹھا تہا (۳) اور جو بیٹھا تہا دیکھنے میں سنگ یشم اور
عقیق سا تہا اور ایک دہنک دیکھنے میں زمرد سا تخت کے گرد تہا = یعنے اوس وقت
مجھ پر روح القدس کا زیادہ تر انکشاف ہوا اور میں نے آسمان پر ایک تخت دیکھا جس پر
کوئی بیٹھا تہا اور اوس بیٹھنے والے کا حلیہ جو انسان کی عقل کے کوزے میں نہیں
آسکتا اوس کی چمک دمک مجازًا سنگ یشم اور عقیق کے مانند تہے جس سے آدمی

واقف ہیں اوراس مجاز سے حقیقت پرکوئی ذہن کورسائی دے سکتے ہیں اورایک کمان زمرد کے رنگ اوس تخت کے اگے موجود تہی = ظاہر ایسا ہے کہ یہہ کمان اوسی کمان کا نمونہ تہا جو پیدایش ۹ باب آیت ۱۳ میں مذکور ہے اورجسکا ذکر حزقیل ۱ باب ایت ۲۸ و ۲۶ باب آیت ۱۰ و ۱۰ باب آیت ۱ میں بہی ہوا ہے = (آیت ۴) اوراس تخت کے آس پاس ۲۴ تخت تھے اوراون تختوں پر میں نے ۲۴ بزرگ سفید پوشاک پہنے بیٹھے دیکھے اوراون کے سروں پرسونے کے تاج تہے = ظاہر ایسا ہے کہ خدا کے تخت کے اردگرد جو یوحنا نے ۲۴ تخت دیکھے اون میں سے بارہ تخت تو وے تہے جنکا ذکر متی ۱۹ باب آیت ۲۸ میں لکہا ہے یعنے وہ بارہ شاگردوں کے تخت جو مسیح کے ساتھ ازل سے تخت نشین ہوچکے ہیں = باقی بارہ اسرائیل کے بارہ سبطوں کے تخت ہیں جو پورانے عہدنامہ کی بنیاد ہیں = اوروہ ۲۴ شخص بزرگ جو وہاں دیکہے وہ ایسی بات ہے جیسے مکاشفات ۱ باب ایت ۲۰ سے ظاہر ہے کہ سات ستارے سات سقف تہے حالانکہ وہ اصل سقف دنیا میں تہے مگر اون کے نشانات سات ستارے میں دکہلائے گئے اسی طرح ابہی ۲۴ بزرگ اگرچہ وہاں پورے نہیں پہونچ گئے کیونکہ اون میں سے ایک یوحنا بہی نہے مگر بطور نشانات کے وہ دکہلائے گئے تہے جو دنیا کے آخر دن میں اون تختوں پر بیٹھنے والے ہیں = (آیت ۵) اوربجلیاں اورگرجیں اورآوازیں اوس تخت سے نکلتی تہیں اوراگ کی سات مشعلیں تخت کے اگے روشن تہیں یہہ خدا کی سات روحیں ہیں = بیانات آیندہ سے ظاہر ہوجاویگا کہ ان بجلیوں وگرجوں اورآوازوں سے تاثیرات اوروقعات دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں جو مبداء کل سے نکلتے ہیں = اورسات مشعلیں اوس تخت الہی کے آگے

روشن تہین جو روح القدس کی سات تاثیرات ہیں جن سے تمام جہانکا انتظام ہوتا
ہے جن کو کلام الٰہی میں بہت عمیق غور سے انسان دہندلا سا دیکھتا ہے اور جو آئندہ
جہان میں خوب ظاہر و آشکارا ہوں گے = (آیت ۶) اور تخت کے آگے شیشہ
کا سمندر بلور کی مانند تہا اور تخت کے بیچو بیچ اور تخت کے گرداگرد چار جاندار رہتے
جو آگے پیچہے آنکھوں سے بہرے تہے = تخت کے آگے شیشہ کا سمندر رہتا شاید خدا
کے کامل علم اور حاضر ناظر ہونے پر اس میں کچھ اشارہ ہو کیونکہ شیشہ شفاف چیز ہے
جس کے وسیلہ ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں پس اس شیشہ میں اس عالی مضمون پر اشارہ
ہو واللہ اعلم = اور تخت کے گرداگرد چار جاندار بالکل انکھوں سے بہرے ہوئے تہے
یہاں پر دو خیال ہیں اول آنکہ وہ جاندار گروہیں ہوں دویم آنکہ جیسے اون سات اسقفوں
کے نمونے سات ستارے تہے اسی طرح یہہ چار جاندار جو بالکل آنکھوں سے بہرے ہیں
کلیسیا کے نمونے ہوں اور یہہ خیال بہت غالب ہے کیونکہ مشاہدات ۵ باب آیت ۸ و
۹ سے ظاہر ہے کہ اون جانداروں نے اقرار کیا کہ ہم کو تو نے اپنا لہو بہا کے ہر قوم
اور ہر فرقے میں سے مول لیا ہے اور شاید تعداد چار سے دنیا کی چار حدوں کے
مقدس مراد ہیں = (آیت ۷) اور پہلا جاندار ببر کے مانند تہا اور دوسرا جاندار بچہڑے
کے مانند اور تیسرے جاندار کا چہرہ انسان کا سا تہا اور چوتہا جاندار اورتے
عقاب سا تہا = چاروں جانوروں کی نسبت چار تشبیہات مذکور ہیں مگر یہہ تشبیہات
اون کے کاموں اور خصوصیات کے اعتبار سے جن کو خدا ہی خوب جانتا ہے
مذکور ہیں (آیت ۸) اور اون چار جانوروں میں سے ہر ایک کے چھ پر تہے
اور اون کے چاروں طرف اور اندر آنکھیں ہی انکھیں تہیں اور وے یہہ

پوکارنے سے رات دن باز نہیں رہتے ہیں کہ قدوس قدوس قدوس خداوند خدا قادر
مطلق جو تہا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے = یعنے اون چاروں جانداروں کے
چھ چھ پر ہونے سے جیسے یسعیاہ ۶ باب ایت ۲ میں سرافین کی نسبت چھ چھ پروں اور اونکے
کاموںکا ذکر کرتا ہے اوسی مطلب سے یعنے دو سے اپنا موںھ چھپانا کہ اپنی نالایقی کا اقرار ہے
اور دو سے پیروںکو ڈھانپنا کہ اپنے چال چلن کے برائی کے اقرار سے مراد ہے اور دو سے
اوڑنا خلاصہ یہہ کہ ہم برے اور ہمارے کام ہی برے تو بہی خدمت میں حاضر ہیں =
اور تین بار تقدیس کرتے تہے تا کہ تثلیث مقدس پر گواہی ہو اور یہہ تقدیس فرشتوں
کی تسبیح ہے جو یہاں بہی وہاں پر کرتے ہیں کیونکہ مقدس وہاں پر فرشتوں کی
مانند ہیں چنانچہ متی ۲۲ باب آیت ۳۰ میں بہی لکھا ہے (ایت ۹ و ۱۰ و ۱۱)
اور جب جاندار اوسکو جو تخت پر بیٹھا اور ابدالآباد زندہ ہے جلال اور عزت اور شکر دیتے
ہیں (۱۰) تب چوبیسوں بزرگ اوس کے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑتے اور
جو ابدالآباد زندہ ہے سجدہ کرتے اور اپنے تاج یہہ کہتے ہوئے تخت کے آگے ڈالدیتے
ہیں (۱۱) کہ اے خداوند تو ہے جلال اور عزت اور قدرت کے لایق ہے کیونکہ تو ہی نے
ساری چیزیں پیدا کیں اور وے تیری ہی مرضی سے ہیں اور پیدا ہوی ہیں =
یعنے جب وہ جاندار اس طرح اوس پاک ذات کی تقدیس کرتے ہیں اوس وقت وہ
۲۴ بزرگ سجدے کرتے ہیں اور اپنے تاج سر پر سے اوتار کر اوس کے آگے ڈالدیتے
ہیں اور اوس کی بزرگی اور قدرت اور خالقیت کا اقرار کرتے ہیں اور اس تاج اوتار ڈالنے
سے اپنے عجز اور عبودیت کا اظہار دیتے ہیں یہاں سے وہ دستور مرد کے لئے
دعا میں سر کھولنے کا جو اقرنتی ۱۱ باب آیت ۴ میں لکھا ہے کیا خوب ثابت ہوتا ہے

اور حقیقت میں لایق ہے کہ جب آدمی خدا کے حضوری میں اوس کی ستایش کرنے
کو جاوے تو اپنے اشرف الاعضا یعنے سر کو ننگا کرے کیونکہ یہ ہی دستور ہے عبادت
میں آسمان پر اوس کے مقدس لوگ اور فرشتے بھی کرتے ہیں زمین کی تعظیم یہی ہے
جو جوتیاں اوتاریں جیسے موسے کو حکم ہوا کہ یہ زمین مقدس ہے تو جوتا اوتار یہاں سے
جسمانی اور روحانی شریعت کا فرق ظاہر ہے =

۵ باب جسمیں ۱۴ - آیت ہیں

(آیت ۱) اور مین نے اوس کے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا ایک کتاب دیکھی جو اندر
باہر لکھی ہوئی اور سات مہروں سے مہر کی گئی تھی = یوحنا نے خدا کے ہاتھ میں ایک کتاب
دیکھی وہ کتاب ایسی بزرگ اور شریف تھی کہ خداوند آپ اوسکو ہاتھ میں لئے ہوئے تھا اوس
میں سات مہریں تھیں جن کے کھولنے سے وقعات ایندہ یوحنا پر منکشف ہوئے اس لئے
یہ کتاب مشاہدات وہی کتاب ہے جو خداوند کے ہاتھ میں تھی اسی لئے یوحنا لکھتا ہے
کہ اسکا پڑھنے و سننے و حفظ کرنے والا مبارک ہو = (آیت ۲ سے ۵ تک) اور میں نے
ایک اور فرشتے کو بڑی آواز سے یہ منادی کرتے دیکھا کہ کون اس لایق ہے کہ اس
کتابکو کھولے اور اس کی مہریں توڑے (۳) اور کسی کو مقدور نہ تھا آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین
کے نیچے کہ کتابکو کھولے اور دیکھے (۴) اور میں بہت رویا کہ کوئی اس لایق نہ ٹہرا کہ کتابکو
کھولے اور پڑہے اور اوسے دیکھے (۵) اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھے کہا کہ
مت رو دیکھہ وہ ببر جو فرقہ یہودا سے ہے داؤد کی اصل غالب ہوئی ہے کہ کتابکو کھولے
اور اوس کی ساتوں مہروں کو توڑے = خداوند عیسیٰ مسیح جو اس جہان میں نجات کا دروازہ

کھولنے اور دنیا سے معصوم جانے اور مرضی الٰہی کے پورا کرنے اور نیک تعلیم دینے اور
قدرت و اختیار کامل کہلانے اور مردوں میں سے پہلا پھل ہونے وغیرہ امور مشکلات میں
لاثانی اور بے مثل ظاہر ہوا ہے اس سے زیادہ آسمان پر اوس کی شہرت اور عزت
ہے کیونکہ آسمان پر بھی جو کام وہاں کے باشندوں سے نہیں ہوسکتا وہی کرتا ہے ایک
فرشتے نے اوسکا جلال ظاہر کرنے کو آواز دی کہ کون اس لایق ہے جو اس کتابکو کھولے
اور اوس کی مہریں توڑے اور خدا کے ازلی اسرار لوگوں پر منکشف کرے مگر تمام زمین آسمان
میں کوئی اس لایق نہ ٹھہرا یوحنا جو اوس کتاب کی عظمت اور عزت سے واقف ہو چکا تھا اور اوسکے
مطالب جن پر انسان کی بہتری موقوف ہے سننے کا مشتاق تھا مایوس ہوکر رونے لگا
مگر کسی ایک بزرگ نے کہا مت رو صبر کرو وہ جو فرقہ یہودا کا شیر اور اگرچہ داود کی نسل سے
ظاہر ہوا مگر حقیقت میں داؤد کی اصل ہے وہی زمین و آسمان میں غالب ہے وہی اس کتابکو
کھولے گا اور مہریں توڑے گا (آیت ۶) اور میں نے نگاہ کی اور دیکھو تخت اور
چاروں جانداروں کے درمیان اور بزرگوں کے بیچ ایک برہ کھڑا تھا کہ گویا ذبح کیا گیا تھا
اوس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں جو تمام روے
زمین پر بھیجی گئی ہیں = یعنے پھر میں نے تخت اور جانداروں اور بزرگوں کے درمیان ایک
برہ دیکھا وہ خداوند مسیح تھا کیونکہ یحیے پیغمبر نے اوسی کو خدا کا برہ کہا ہے اور وہ درمیان
میں تھا کیونکہ خدا اور انسان کے درمیان صرف وہی بیچولا ہے اوس کی صورت ایسی
ہے گویا ابھی ذبح ہوکر آیا ہے کیونکہ وہ مقتول ازلی ہے یشعیا نبی ۵۳ باب میں اس
ازلی شکل کا ذکر کرتا ہے کہ وہ برہ کی مانند ذبح ہونے کو لایا گیا = اوس کے سات سینگ
اور سات آنکھیں تھی جو روح القدس کی سات تاثیریں ہیں جو ساری زمین پر موثر ہیں

اور سب انتظام اونہیں سے ہے = (آیت ۷ و ۸) اور وہ آیا اور اوس کے دہنے ہاتھ
سے جو تخت پر بیٹھا تھا اوس کتابکو لیا (۸) اور جب اوس نے کتاب لی تھی تب
جاندار اور چوبیسوں بزرگ برہ کے آگے گر پڑے اور ہر ایک کے بربط اور بخور سے
بہرے ہوئے سونے کے پیالے تھے جو مقدسوں کی دعائیں ہیں = جب اوس نے
خدا باپ کے ہاتھ سے کتاب کو لیا اوس وقت جاندار اور بزرگ اوس کے سامنے
سربسجدہ ہوئے کیونکہ وہ برہ آسمانی معبود اور سب کا مشکل کشا ہے اوس کے مدارج
نہایت علیا ہیں = اور سب کے پاس سونے کے پیالے تہے بربط اور بخور سے
بہرے ہوئے اوس سے مراد وہ دعائیں ہیں جو مسیح میں ہو کر اوس کے لوگوں
سے خدا کے حضور میں پہونچتی ہیں بربط کیا ہیں ستایش کے گیت اور بخور کیا ہے
خوشبوئیں یعنے پاک اور لایق مضامین (آیت ۹ و ۱۰) اور ایک نیا گیت
گائے اور بولے کہ تو ہی کتاب لینے اور اوس کی مہریں توڑنے کے لایق ہے
کیونکہ تو ذبح ہوا اور اپنے لہو سے ہمکو خدا کے واسطے ہر فرقہ اور زبان اور امت
اور قوم میں سے مول لیا (۱۰) اور ہمکو ہمارے خدا کے لئے بادشاہ اور کاہن بنایا
اور ہم زمین پر بادشاہت کریں گے = یعنے اونہوں نے اوس کی ستایش
اس طرح پر کی کہ پہلے ایک نیا گیت گایا اور کہا کہ اس کام کے لایق تو ہی ہے تو
ہمارے گناہوں کے سبب ذبح ہوا اور ہمکو ہر قوم میں سے چنکر خدا کے لئے ایک مقدس
قوم تو نے بنایا اور بادشاہت اور کہانت کا درجہ تیرے سبب ہمیں عنایت ہوا =
(آیت ۱۱ سے ۱۴ تک) اور میں نے نگاہ کی اور تخت اور جانداروں اور
بزرگوں کے گردا گرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی اور اونکا شمار لاکہوں

لاکہہ اور ہزاروں ہزار تہا (۱۲) اور وے بڑی آواز سے کہتے تہے کہ برہ جو ذبح ہوا
قدرت اور دولت اور حکمت اور قوت اور عزت اور جلال اور برکت پانے کے لائق ہے
(۱۳) اور ہر مخلوق کو جو آسمان پر اور زمین پر اور زمین کے نیچے ہے اور اونکو جو
سمندر میں ہیں اور سبہونکو جو اون میں ہیں مینے یہہ کہتے سنا کہ اوس کے لئے جو
تخت پر بیٹھا ہے اور برہ کے واسطے برکت اور عزت اور جلال ابدالاباد ہے (۱۴)
اور چاروں جانداروں نے کہا آمین اور چوبیسوں ۲۴ بزرگوں نے گر کے اوسے جو
ابدالآباد زندہ ہے سجدہ کیا = یعنے اون جانداروں اور بزرگوں کے ساتھ لاکہوں
لاکہہ فرشتوں نے بہی اوس کی تمجید کی بلکہ تمام مخلوقات نے خدا اور برہ کی ستائش
اور عزت اور جلال کا برابر اقرار کیا اور جانداروں اور بزرگوں نے گر کر خدا کو سجدہ کیا
دیکہو آسمان پر خدا کے ساتھ مسیح کی بہی عبادت اور تعظیم ہوتی ہے اور ایک کی ستائش
کے بعد دوسرے آمین کہتے ہیں جیسے دنیا میں اب مسیح کے کلیسیاؤں کا دستور ہے

۶ باب جسمیں ۱۷ ایت ہیں

(ایت ۱ و ۲) اور جب برہ نے اون مہروں میں سے ایک کو توڑا تب مینے
دیکہا اور اون چار جانداروں میں سے ایک کو گرج کی سی آواز سے یہہ کہتے سنا
کہ آ اور دیکہہ (۲) اور مینے نظر کی اور دیکہو ایک نقرہ گہوڑا او جو اوس پر سوار تہا
کمان لئے تہا اور ایک تاج اوسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا اور فتحمند ہونے کو نکلا
= جب برہ نے مہرونکو کہولنا شروع کیا اور پہلی مہر کو کہولا تو اون چار جانداروں
میں سے ایک نے گرج کی سی آواز سے یوں کہا اسے یوحنا آ اور دیکہہ اور مینے

دیکھا کہ ایک آدمی سفید گھوڑے پر سوار ہے اور اوس کے ہاتھ میں کمان ہے اور
سر پر تاج وہ فتح مند ہونے کو نکلا ہے یہ ایک پیش گوئی ہے مسیح نے یوحنا کو خبر
دی کہ ایک رومی بادشاہ فتحمند ظاہر ہوگا اوس کے عہد میں صلح اور سلطنت کو رونق
ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوگیا گھوڑا سلطنت روم کا نشان ہے کیونکہ اونکا دیوتا مریخ
گھوڑے پر سوار اون کی فوج کے ہمراہ ہوا کرتا تھا اور اوس کی تصویر وہ لوگ رکھتے
تھے = سفید رنگ صلح کا نمونہ تھا اس پیش گوئی کے بعد ایک شخص نروا نام روم کا
شہنشاہ ہوا اور اوس نے بہت فتحمندی حاصل کی اوس کے عہد میں وہی سلطنت
کو بہت اقبال ہوا پس یہ خبر اوس کے حق میں پوری ہوگئی = (ایت ۳ و ۴)
اور جب اوس نے دوسری مہر توڑی تب میں نے دوسرے جاندار کو یہ کہتے سنا کہ آ
اور دیکھ (۴) اور ایک دوسرا گھوڑا سرخ رنگ نکلا اور جو اوس پر سوار تھا اوس کو یہ دیا
گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور یہ کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک بڑی
تلوار اوس کو دی گئی = یعنے جب اوس نے دوسری مہر کو توڑا تو اوس سے یہ ظاہر
ہوا کہ ایک آدمی سرخ گھوڑے پر سوار نکلا اور اوس کو یہ اختیار دیا گیا کہ زمین سے صلح کو
چھین لے اور یہ کہ اوس کے عہد میں خونریزی ہووے = سرخ رنگ گھوڑا خونریزی کا
نشان ہے یہ ایک اور پیشگوئی ہے دوسرے عہد کی جو بادشاہ نروا کے بعد آنے
والا تھا اس پیشگوئی کے موافق پچاس برس اوس سلطنت میں ہنگامہ رہا اور ایسی خون
ریزی بعد نروا کے ہوئی کہ تو شہنشاہ آپس میں لڑ مرے اور ۲۷ آدمی مدعی سلطنت
فساد کرنے کو اوٹھے اور اون ممالک میں بڑا کشت خون ہوا چنانچہ اس تمام عرصے
میں ۳۲ قیصر مارے گئے اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی = (ایت ۵ و ۶)

اور جب اوس نے تیسری مہر توڑی تب مین نے تیسرے جاندار کو یہ کہتے سنا
کہ آ اور دیکھ اور مین نے نظر کی اور دیکھو ایک مشکی گھوڑا اور جو اوس پر سوار تہا اوس کے
ہاتھ مین ترازو تھی (۶) اور مین نے چارون جاندارون کے بیچ مین سے آواز یہ کہتے
سنی کہ گیہوں دینار کا سیر بہر اور جو دینار کے تین سیر پر تیل اور انگوری شراب کو ضرر
مت پہونچا = مشکی گھوڑا ماتم اور غم کا نمونہ ہے چنانچہ شہنشاہ کرا کلا کے عہد مین اوس
کی بے رحمی اور ظلم کے باعث سلطنت مین ماتم اور غم بہت ہوا تہا کیونکہ اس کے وقت
مین صوبہ دار لوگ مفسد اور باغی ہو گئے تھے اس جہت سے بہت کام بے رحمی
کے وقوع مین آئے = اور اوس کے ہاتھ مین ترازو تہی یہ تعجب کی بات ہے اس
پیشگوئی کے موافق اس شہنشاہ کے عہد مین غلہ وغیرہ حاکمون نے حکماً تول
تول کے فروخت کیا نہ اس طرح جس طرح اس وقت سوداگرون کے ہاتھ سے
بکتا ہے اوس وقت حاکم خود بیچنے لگے تھے نہ رعیت باختیار خود اور ارزانی نہیں بہت
ہوئی تھی کیونکہ لکھا تہا کہ گیہوں دینار کا ایک سیر اور جو تین سیر ہوں گے اور تیل و
انگوری شراب پر یہ تول کر بیچنے کا ضرر بہی نہیں تہا یہ اوس کی ور بہی افراط پر
اشارہ ہے چنانچہ ایسا ہی ہو گیا = (ایت ۷ و ۸) اور جب اوس نے
چوتھی مہر توڑی تب مین نے چوتھے جاندار کو یہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھ
(۸) اور مین نے نظر کی اور دیکھو ایک گھوڑا پھیکے رنگ کا اور جو اوس پر سوار
تہا اوسکا نام موت تہا اور عالم ارواح اوس کے ساتھ ہو لیا اور اوتہیں چوتہائی
زمین پر یہ اختیار دیا گیا کہ تلوار اور بھوکھ اور موت اور زمین کے درندون سے
ہلاک کریں = پھیکا رنگ قحط اور وبا کا نشان ہے اس پیشگوئی کے موافق روم

سلطنت مین سنہ ۲۴۸ سے سنہ ۲۶۸ تک اس کثرت سے وبا اور قحط رہا کہ خاص شہر روم
مین اس جہانگیر سے وبا سے تخمینًا ساڑہے چار ہزار آدمی کے قریب ہر روز
مرتے تہے اور قوم گوت نے ملک فرانس سے اکر رومیوں پر کئی حملے کئے اور
بلا پر بلا چاروں طرف سے اوس ملک پر ٹوٹ پڑی تہی وبا بہی تہی قحط بہی تہا
اور لشکر کشی تہی گویا مردوں کی کثرت سے عالم ارواح بہی اوس عہد کے ساتھ
تہا = (آیت ۹ سے ۱۱ تک) اور جب اوس نے پانچوین مہر توڑی تو مین نے
قربانگاہ کے نیچے اون کی جانین دیکہین جو خدا کے کلام اور اوس کی گواہی
کے لئے جو انہوں نے تہام رکہے تہے مارے گئے = (۱۰) اور وے یہہ
کہہ کے بڑے آواز سے چلائیں کہ اے مالک قدس اور برحق تو کب تک
عدالت نکرے گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خونکا بدلہ نہ لے گا =
(۱۱) اور اونکو سفید لباس دئے گئے اور اونہیں کہا گیا کہ اور تہوڑی مدت
صبر کرین جب تک کہ اون کے ہم خدمت اور اونکے بہائی جو اونکی طرح مارے
جائین گے پورے ہوویں = ان آیتوں میں یہہ بیان ہے کہ ان پانچ
مصیبتوں کے بعد ایک اور مصیبت دنیا میں آوے گی جس مین ہزارہا ایماندار
شہید ہوں گے اور اون شہیدونکا احوال مسیح نے یوحنا پر پہلے ظاہر کیا
کہ وے خدا سے یوں کہیں گے اور خدا کیطرف سے اونکو یوں خلعت اور جواب
کی سرافرازی ہوگی = اگرچہ ابتدائے دین سے آج تک بے ایمانوں کے ہاتھ سے
عیسائیوں نے بہت دکھ اوٹہائے اور مارے بہی گئے مگر ان چار پیشگوئیوں
کے جنکا ذکر اوپر ہوا بعد یعنے سنہ ۳۰۳ عیسوی سے سنہ ۳۱۳ تک ڈیوکیشن

شہنشاہ کے عہد میں ہزارہا عیسائی ناحق مارے گئے اس بادشاہ نے اس خیال سے
کہ دین عیسائی کو جہان سے نابود کرونگا جو عیسائی ملا اوسے قتل کیا اور اسی عہد
میں تین بادشاہوں نے ایک ستون بنایا تھا تاکہ جہان میں یادگاری رہے کہ ہم نے
عیسایونکو مار مار کر نابود کردیا اور یہہ ستون اسی بات کا نشان ہے پس مسیح خداوند خبر دیتا
ہے کہ اوس عہد میں لوگ کثرت سے شہید ہونگے اور خدا کے سامنے اون شہدا کی
روحیں یوں عرض کرینگی کہ اے خداوند تو کب تک عدالت نکریگا اور ظالموں سے
ہمارا بدلہ نہ لیگا تب خداوند اونہیں یوں جواب دیگا کہ تھوری مدت اور صبر کرو ابہی اور
لوگ باقی ہیں جو شہید ہونے والے ہیں سب کا انصاف ایک ہی دن کیا جاویگا ابہی
تم صبر کرو اور یہہ سفید پوشاک جو راستبازی اور مقبولیت کا لباس ہے پہن کر منتظر
قیامت کے رہو پس یہہ پیش گوئی یوں پوری ہوگئی ہے (ایت ۱۲ سے ۱۷
تک) اور مین نے نظر کی جب اوس نے چھٹی مہر توری اور دیکھو بڑا زلزلہ ہوا اور سورج
بالوں کے کمل کے مانند کالا اور چاند لہو سا ہوگیا (۱۳) اور آسمان کے ستارے زمین
پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اوس کے کچے پہل گرجاتے ہیں جب بڑی
اندہی اوسے ہلاتی ہے (۱۴) اور آسمان طومار کی طرح جو لپیٹیا ہو جاتا رہا اور سب
پہاڑ اور ٹاپو اپنی اپنی جگہ سے ٹل گئے (۱۵) اور دنیا کے بادشاہوں اور بزرگوں اور
مالداروں اور سپہ سالاروں اور زور والوں اور ہر غلام اور ہر آزاد نے اپنے تئیں غاروں
اور پہاڑوں کی چٹانوں میں جا چھپایا (۱۶) اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہا کہ ہم پر گرو اور
ہم کو اوس کے چہرے سے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برہ کے غضب سے چھپاؤ (۱۷)
کیونکہ اوس کے قہر کا بڑا دن آیا اور کون ٹھہر سکتا ہے = ان آیتوں میں ایک اور

اور پیش گوئی ہے جو عہد سابق کے بعد ہونے والی تہی اس میں کئی ایک باتوں کا
ذکر ہے اول زلزلہ ہوگا جس سے سلطنت کے اندرونی فساد مراد ہیں یعنے سلطنت
کے اندر سے فساد اوٹھیں گے = دویم سورج اور چاند کی ہیئت بدل جانے کا
ذکر اور ستاروں کے گر جانے کا بہی بیان ہے = اس سے مراد ہیں بادشاہ اور وزیر
و امرا وغیرہ ذیشان لوگ جیسے پیدائش ۳۷ باب آیت ۹ میں سورج سے مراد
یعقوب اور چاند سے راحیل اور گیارہ ستاروں سے اوس کے بہائی مراد ہیں
سیویم آسمان کا طومار کی مانند لپٹنا اور پہاڑ و ٹاپو وغیرہ کا اپنی جگہہ سے ٹل جانا اس
سے یہہ مراد ہے کہ سلطنت سابقہ جاتی رہے گی اور اوس کے صوبجات و تہانجات
نیست و نابود ہو ویں گے اگر کوئی آدمی یرمیاہ ۴ باب آیت ۲۳ سے ۲۹ تک اور
حزقیل ۳۲ باب آیت ۷ و یشعیاہ ۱۳ باب آیت ۹ و ۱۰ و ۱۱ تک و صفنیاہ ۱ باب آیت ۱۴
وغیرہ کو دیکہے تو معلوم کرے گا کہ ضرور آسمان سے سلطنت مراد ہے = چہارم اکثر
سلطنت بگڑ جانے کے سبب اوس کے رؤسا اور رعیت پناہ ڈہونڈتے پہریں گے
اور خلافت جدیدہ کے خوف سے اپنی جان بچاویں گے پنجم انکہ وے لوگ امرا کی
خدمت میں پناہ لینے کو جاویں گے اور کہیں گے کہ خدا اور مسیح کا غضب ہم پر پہڑ کا تم
ہمیں چہپاؤ کیونکہ اوس کے قہر کا بڑا دن ہے = یہاں سے کوئی آدمی روز قیامت کا
بیان نہ سمجہے کہ مشاہدات ۸ باب آیت ۱۲ سے ظاہر ہے کہ سورج و چاند پہر چمکنے
لگے اگر قیامت کا ذکر ہوتا تو اس واقعہ کے بعد سورج اور چاند پہر نہ چمکتے = تمام مفسر
متفق ہیں اس بات پر کہ یہہ پیش گوئی ضرور تبدیل سلطنت کے بیان میں ہے اور یہہ اس طرح
پوری ہوئی تہی کہ رومی سلطنت جو بت پرستوں کی سلطنت تہی جس میں عیسائیوں کو

سخت تکلیف دیجاتی تھی چنانچہ اوپر کی پیشگوئیوں اور تواریخوں سے ظاہر ہے کہ
پس وہ رومی سلطنت ۳۱۲ء میں یکایک ایسی بدل گئی گویا زمین آسمان ہی جدا
قایم ہو گیا کیونکہ قسطنطین شہنشاہ جو عیسائی تھا تخت نشین ہو گیا اس لئے بت
پرست لوگ اور سلطنت سابقہ کے امراء عیسائیوں کو دکھ دینے سے یکایک
روکے گئے اور تمام ارکان سلطنت بدل گئے خدا کا قہر ایسا اون پر پڑا کہ اونکا
اقتدار جاتا رہا پس یہ خداوند مسیح کی پیشگوئی یوں پوری ہوئی —

۷ — باب جسمیں ۱۷ — آیت ہیں

(آیت ۱) اور بعد اس کے میں نے زمین کے چاروں کونوں پر چار فرشتے
کھڑے دیکھے جو زمین پر چاروں ہواؤں کو تھامتے تھے تاکہ ہوا زمین پر یا
سمندر پر یا کسی درخت پر نہ چلے — یعنے اس کے بعد میں نے چار فرشتے
دیکھے جو زمین پر چاروں طرف کی ہواؤنکو تھام رہے تھے یہ بیان ہے
اسبات کا کہ تبدیل سلطنت کے بعد دنیا میں کچھ مدت تک ایسا امن امان رہیگا
کہ کسیطرف سے فساد اور جھگڑا نہ اوٹھے گا نہ خشکی میں اور نہ تری میں اور
سب آدمی امن چین سے رہیں گے چنانچہ یہ بھی ہو چکا کیونکہ قسطنطین عیسائیوں
کے پہلے بادشاہ کے عہد میں شروع سلطنت سے ایک مدت تک
بالکل امن رہا تھا اور کوئی لڑائی فساد نہیں ہوا اسطرح یہ پیشگوئی پوری ہو گئی
(آیت ۲) اور میں نے ایک اور فرشتے کو پورب سے اوٹھتے دیکھا جس کے پاس

بروف

زندہ خدا کی مہر تھی اور اوس نے اون چار فرشتوں کو جنہیں یہہ دیا گیا تھا کہ
زمین اور سمندر کو ضرر پہونچائیں بڑی آواز سے پوکارا اور کہا = یعنے جب
میں اون چار فرشتوں کو دیکھ چکا تو ایک اور فرشتہ میں نے دیکھا جو پورب سے
اوٹھا اور زندہ خدا کی مہر اوس کے پاس تھی یہہ فرشتہ خداوند علیسے مسیح تہا
کیونکہ وہ کبھی فرشتہ بھی کہلاتا ہے اگر کوئی آدمی پیدایش ۴۸ باب آیت
۱۶ و ۲۸ باب آیت ۱۵ و ۱۳ باب آیت ۱۱ و دانیال ۳ باب آیت ۲۴ و ۲۵ و
قاضی ۱۳ باب آیت ۹ و ۱۸ و ۲۲ و یشعیا ۹ باب آیت ۶ کو یعنے ان سب آیتوں کو
ملا کر غور کرے تو معلوم ہو جائے گا کہ مسیح فرشتہ بھی ہے جو عین خداوند ہے
اور زندہ خدا کی مہر اوس کے پاس رہتی ہے پس اس فرشتہ یعنے خداوند مسیح نے
اور چار فرشتوں سے جو اس عالم کے بعد دنیا میں ضرر پہونچانے کے لئے
مقرر ہوئے ہیں یوں کہا = (آیت ۳) کہ نہ زمین نہ سمندر نہ درختوں کو ضرر
پہونچاؤ جب تک کہ ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مہر نہ کرلیں =
یعنے ابھی تم اپنا ضرر تمام خشکی و تری اور اون کے باشندوں پر جاری نکرو
جب تک کہ ہم برگزیدوں کے ماتھے پر مقبولیت کی مہر کرلیں تاکہ وے تمہاری
ضرر سے بچ جاویں اور ہلاک نہوں (آیت ۴) اور میں نے اونکا شمار جن کی
مہریں کی گئی تہیں سنا کہ بنی اسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایکسو چوالیس
ہزار مہر کی گئی (۵) یہوداہ کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی روبن کے فرقے
سے بارہ ہزار مہر کی گئی کاد کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی (۶) آشیر کے
فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی نفتالی کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی منسے

کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی (۷) شمعون کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی لاوی کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی اشکار کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی (۸) زبلون کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی یوسف کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی بنیامین کے فرقے سے بارہ ہزار مہر کی گئی (۹) بعد اوس کے مین نے نظر کی اور دیکھو ہر قوم اور سب فرقوں اور لوگوں اور زبانوں میں سے ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکا سفید جامے پہنے اور خرمے کی ڈالیاں ہاتھوں میں لئے تخت کے آگے اور برہ کے حضور کھڑے تھے یعنے پھر اوس نے لوگوں پر جو برگزیدے ہیں مہر کرنی شروع کی اور اوسی دستور کے موافق کہ پہلے اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا پھر غیر قوموں کو بلانا جیسے خداوند کا معاملہ ظاہر ہوا ہے اوس نے وہاں بھی اوسی طرح کیا کہ اسرائیل کے ہر ایک فرقے میں سے بارہ بارہ ہزار آدمی چن لئے جو خدا کے خاص بندوں میں شامل ہوں ظاہر ایسا ہے کہ اوس عہد کے یہودیوں میں سے جو ایماندار تھے بارہ بارہ ہزار چنے گئے نہ انکہ قیامت تک صرف بارہ بارہ ہزار ہوں ـ بعد اس کے ایک بڑی بھیڑ غیر قوموں کے برگزیدوں کی یوحنا کو دکھلائی گئی جسکا شمار کوئی نہ کر سکا اور اون کے مدارج بھی دکھلائے گئے کہ سفید پوشاک جو گناہوں کی معافی سے اشارہ ہے اور خوشی کی ڈالیاں اون کے ہاتھوں میں تھیں اور خدا اور برہ کے حضور اونکو قیام تھا ـ (آیت ۱۰ سے ۱۲ تک) اور بڑی آواز سے چلاتے اور کہتے تھے کہ نجات ہمارے خدا کو جو تخت پر بیٹھا ہے اور برہ کو (۱۱) اور سب

فرشتے تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گرد کھڑے تھے
اور تخت کے آگے اوندھے مونھ گر پڑے اور خدا کو سجدہ کیا (۱۲)
اور کہا آمین برکت اور جلال اور حکمت اور شکرگذاری اور عزت اور قدرت
اور طاقت ابدالاباد ہمارے خدا کے لئے ہیں — یعنے تمام ملایک تخت
کے آگے گرکر خدا باپ کی اور ضمناً مسیح اور روح القدس کی بھی ستایش
کرتے تھے — چونکہ فرشتے بزرگوں اور جانداروں کے گرد تھے یہاں سے
ظاہر ہے کہ مقدسوں کا مرتبہ فرشتوں سے اعلے ہے کہ اونکو تخت کے
حضوری ہے اور اون کے بعد فرشتوں کا مقام تھا — آیت ۱۳ سے
۱۶ تک) اور بزرگوں میں سے ایک مجھ سے کہنے لگا کہ وے جو سفید جامہ
پہنے ہیں کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں (۱۴) اور میں نے اوسے
کہا اے خداوند تو جانتا ہے اور اوس نے مجھے کہا کہ یہ وہی ہیں جو بڑی مصیبت
میں سے آئے ہیں اور اونہوں نے اپنے جاموں کو برے کے لہو سے
دھویا ہے اور اونہیں سفید کیا ہے (۱۵) اسیواسطے خدا کے تخت کے
آگے ہیں اور اوسکی ہیکل میں رات دن اوسکی بندگی کرتے ہیں اور جو تخت
پر بیٹھا ہے اون کے درمیان سکونت کریگا (۱۶) وے پھر بھوکے ہونگے
اور نہ پیاسے اور پھر دھوپ اون پر نہ پڑے گی نہ کوئی گرمی — یعنے کسی
بزرگ نے مجھے کہا کہ تجھے معلوم ہے کہ یہ بھیڑ کن لوگوں کی ہے میں نے
جواب دیا کہ میں نہیں جانتا بلکہ تجھے ہی معلوم ہے اوس نے بتلایا کہ یہ لوگ
بڑی مصیبت اوٹھا کر دنیا سے آئے ہیں انہوں نے مسیح کے لہو سے

اُنکو دہو یا ہے اب راستبازی کے کپڑے پہن کر اس درجے کو پہونچے ہیں اور فرشتوں سے بڑہ کر مرتبہ پایا ہے اب خدا ہمیشہ ان کے ساتھ رہیگا (آیت ۱۷) کیونکہ برہ جو تخت کے بیچوں بیچ ہے اون کی گلہ بانی کریگا اور اونہیں پانیوں کے زندہ سوتوں پاس پہونچائیگا اور خدا اون کی آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونچھیگا = یہاں سے بہی ظاہر ہے کہ مسیح یسوع جو عین خدا اور عین انسان بہی ہے اور جو خدا بہی ہے اور خدا کا بیٹا بہی ہے وہ ہی مسیح خدا کا برہ ہے جو خدا باپ کے سامنے آیا تہا اور اوس کے ہاتھ سے کتاب لے کر کہولی تہی وہی خدا کے سامنے بہی تہا اور وہی تخت کے بیچوں بیچ بہی تہا کیونکہ باپ اور بیٹا ایک ہی ماہیت کے اعتبار سے اگرچہ اقنوم کے اعتبار سے دو ہیں پر حقیقت میں وہی ایک خدا ہے اور یہ نہایت عالی بہید ہے فقط

۸ — باب جسمیں ۱۳ — آیت ہیں

(آیت ۱) اور جب اوس نے ساتویں مہر توڑی تب آسمان میں قریب آدہی گہڑی کے خاموشی ہوئی = یعنے تہوڑی دیر تک دنیا میں آرام رہیگا بعد اوس کے پہر فساد اوٹہینگے (آیت ۲) اور میں نے اون سات فرشتوں کو جو خدا کے حضور کہڑے تہے دیکہا کہ اونہیں سات نرسنگے دئے گئے = وہ سات فرشتے جو خدا کے حضور کہڑے رہتے ہیں اونکا ذکر کچھ متے ۱۸ باب آیت ۱۰ اور لوقا ۱ باب آیت ۱۹ میں ملتا ہے پس اون کے ہاتہوں میں سات

نرسنگے دئے گئے تاکہ دنیا میں اون کے وسیلے واقعات آیندہ کا ظہور
ہووے (آیت ۳ سے ۵ تک) اور ایک دوسرا فرشتہ آیا اور سونے
کا دہوپ دان لئے ہوئے قربانگاہ کے آگے کہڑا ہوا اور بہت بخور اوسکو
دئے گئے تاکہ سب مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ سنہری قربانگاہ پر جو
تخت کے آگے ہے گذرانے (۴) اور بخوروں کا دہواں مقدسوں کی
دعاوں کے ساتھ فرشتے کے ہاتھ سے خدا کے حضور چڑھ گیا (۵) اور
فرشتے نے دہوپ دان کو لیا اور اوس میں قربانگاہ سے آگ بہری اور
زمین پر پہینکی تب آوازیں اور گرجیں اور بجلیاں اور زلزلے ہوئے =
یعنے ایک اور فرشتہ آیا جس نے مقدسوں کی دعاؤنکو قربانگاہ کے آگے
کہڑے ہوکے خدا کے حضور گذرانا اور وے خدا کی بارگاہ میں قبول ہوگئیں
اور اوس فرشتے نے قربانگاہ سے آگ اوٹہا کے دہوپ دان میں بہری
اور زمین پر پہینک دی اس لئے آوازیں گرجیں بجلیاں زلزلے پیدا ہوئے
یہ فرشتہ وہی خداوند یسوع مسیح ہے اور اوسکا آگ پہینکنا دنیا کی شرارت
کے سبب دنیا پر قہر و غضب بہیجنا ہے (آیت ۶ و ۷) اور اون سات
فرشتوں نے جن پاس سات نرسنگے تہے اونکو پہونکنے پر تیار کیا (۷)
اور پہلے فرشتے نے نرسنگا پہونکا اور اولے اور خون آمیز آگ موجود ہوئی
اور زمین پر پہینکی گئی اور تہائی درخت جل گئے اور تمام ہری گہاس جل
گئی = یعنے اس کے بعد وہ ساتوں فرشتے نرسنگے پہونکنے لگے پہلے
فرشتے کے نرسنگے کی تاثیر سے اولے اور خون آمیز آگ نکلی جو زمین پر

پھینکی گئی جس سے تہائی درخت اور تمام ہری گھاس جل گئی = درختوں سے امرا وحکام مراد ہیں اور گھاس سے رعایا ہے چنانچہ چند آیات اس مطلب پر گواہ ہیں ۔ اس پیشگوئی سے واقعات مراد ہیں جو قسطنطین کے بعد وقوع میں آئے کیونکہ اوس اچھے بادشاہ کے بعد عیسائی دین میں لوگوں کی شرارت سے بہت سی بدعتیں پیدا ہوئیں اور اسی باعث سے ہنگامے اور صدمے اور فساد برپا ہوئے سنہ ۳۲۵ سے سنہ ۳۶۴ تک تین اسقف مارے گئے اور شہر اسکندریہ میں ایسا بڑا زلزلہ درمیان سنہ ۳۶۵ کے آیا کہ ۸۰ ہزار آدمی مر گئے اور قوم گاتھ منٹ سنہ ۴۰۸ تک روم سے فرانس تک خوب ملک کو برباد کیا اور تہ و بالا کر ڈالا پس یہ پیشگوئی ان سب وقعات کے حق میں ہوئی ہے جو پوری ہو گئی (آیت ۸ و ۹) اور دوسرے فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور جیسا بڑا پہاڑ آگ سے جلتا ہوا سمندر میں پھینکا گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہو گیا (۹) اور اون مخلوقوں کی تہائی جو سمندر میں زندہ ہیں مر گئے اور کشتیوں کی تہائی تباہ ہوئی = یہ پیشگوئی سمندر اور جزیروں کے باشندوں کی نسبت ہے سو یہ اسطرح پوری ہوئی کہ اس واقعہ کے بعد ایک امیر مسمے گینزرک سپہ سالار پر شر فساد آیا اور اوس نے میڈی ٹرینین سمندر کے جزیروں اور کناروں کو برباد کر دیا تین بار رومیوں کے جہازوں کو سمندر میں تباہ کیا اور بہت سی خونریزی اوس نواح میں واقع ہوئی اور یہ سب اوسکا مفسدہ سنہ ۴۲۹ سے سنہ ۴۷۷ تک سمندر اور اوس کے کناروں پر ظہور میں آیا جس کی خبر ہمارے خداوند نے دی تھی (آیت ۱۰ و ۱۱)

اور تیسرے فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور بڑا ستارہ مشعل کی طرح جلتا ہوا آسمان
سے ٹوٹا اور ندیوں اور پانی کے سوتوں کی تہائی پر گر پڑا (۱۱) اور ستارہ
کا نام ناگ دونا ہے اور پانیوں کی تہائی ناگ دونا ہو گئی اور بہت سے آدمی اون
پانیوں سے مر گئے کہ وے کڑوے ہو گئے تھے - یہ ایک اور پیشگوئی ہے
جس میں ایک جلتے ستارے کا گرنا یعنے ایک امیر کا مفسدہ کو اوٹھانا مذکور ہے
اور یہ کہ اوسکا مفسدہ ندیوں پر ہوگا نہ سمندروں اور جزیروں وغیرہ میں =
اور اوسکا نام ناگ دونا یعنے کڑوا مصالح ہوگا یعنے اوسکی باتیں ناپسندیدہ
اور لوگوں کے حق میں تلخ ہوں گی = یہ خبر اس طرح پر پوری ہوئی کہ ایک
شخص مسمے ائیلا ظاہر ہوا جو ۴۵۳ء میں مرا تھا اوس نے کہا تھا کہ میں خدا کا چابک
ہوں اور اوس نے دریائے ڈنیوب و پو و رین پر فساد کیا اور ملک کی بربادی
کی اور اوس کے کاموں کا اثر ایسا کڑوا اور سخت تھا کہ بہت لوگ اوس کے فساد میں
مر گئے اوس نے لوگوں کی زندگی تلخ کر ڈالی اوسی کا ذکر اس پیشگوئی میں ملتا ہے
(آیت ۱۲) اور چوتھے فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور تہائی سورج اور تہائی
چاند اور تہائی ستارے مارے گئے یہاں تک کہ اون کی تہائی تاریک
ہو گئی اور دن کی تہائی اور ویسے ہی رات کی روشن نہ تھی = یہ ایک اور
پیشگوئی ہے اس میں سورج کی تہائی چاند کی تہائی ستاروں کی دن کی اور
رات کی تہائی مارے جانے کا ذکر ہے - یہ پیشگوئی یوں پوری ہوئی
کہ ایک شخص مسمے اودوالیسر سپالا رباغی ہو گیا اور روم پر چڑھ آیا اور اوس نے
اوگسطلس قیصر کو تخت سے گرا دیا اور آپ بجائے اوس کے شہنشاہ ہوا اور سلطنت

روم کو برباد کیا یعنے اوس نے اپنا پایۂ تخت روم کو نہ کہا جیسے اگے دوسرے قیصروں کا وہ پایہ تخت تہا بلکہ استنبول شہر میں اوس نے اپنا پایہ تخت بنایا اور ایسی تکلیف اور مصیبت و تنگی لوگوں پر ہوئی کہ سب لوگ قیامت کے منتظر ہو گئے تھے اور اونہیں دنوں میں ایسی وبا آئی کہ تخمیناً ۱۰ ہزار آدمی کے قریب روز روز استنبول میں مرتے تہے اور سڑکوں اور راہوں کے سروں پر ہزار ہزار آدمی مرے ہوئے پڑے ملتے تہے اس سپلار کا ہنگامہ سنہ ۵۶۵ سے سنہ ۶۱۲ تک رہا تہا (آیت ۱۳) اور میں نے نظر کی اور ایک فرشتے کو آسمان کے بیچو بیچ اوڑتے اور بڑی آواز سے کہتے سنا کہ افسوس افسوس افسوس زمین کے رہنے والوں پر اون تین فرشتوں کے نرسنگے کی باقی آوازوں کے سبب جو پہونکنے پر ہیں = اب یوحنا رسول یہ بات کہتا ہے کہ جب چار فرشتے اپنا اپنا نرسنگا پہونک چکے یعنے جب یہ چار بلائیں مذکورہ بالا دنیا میں آچکیں گے اون کے بعد تین بلائیں اور آنے والی ہیں اور وے ایسی سخت بلائیں ہیں کہ اون کے سبب ایک فرشتہ آسمان میں تین بار افسوس کرتا تہا یہاں سے ظاہر ہے کہ وے بڑے خوفناک اور مضر بلائیں ہیں کیونکہ اوپر کی چار بلاؤں کو چھوڑ کر انہیں تین بلاؤں پر افسوس ہوتا ہے اوپر کی چار بلائیں جو بہ ترتیب سنہ ۳۲۵ سے سنہ ۶۱۲ تک وقوع میں آئیں یہ ہیں سنہ ۳۲۵ سے سنہ ۴۱۰ تک قسطنطین اچہے بادشاہ کے بعد اہل بدعت اور قوم گاف کے مصایب پہر سنہ ۴۲۹ سے سنہ ۴۷۶ تک گینسرک سپلار کا ہنگامہ پہر سنہ ۴۵۳ تک ایٹلا امیر کا مفسدہ پہر سنہ ۵۶۵ سے سنہ ۶۱۲

تک اودوالیسر کا جھگڑا اور فساد = اور یاد رہے کہ ان مفسدوں اور ہنگاموں میں عیسائیوں پر زیادہ تر مصیبت آئی تھی کیونکہ عیسائی لوگ انہیں کے رعیت تہے اور اونہیں ملکوں میں کثرت سے کلیسیائیں تہیں اس راتدن کے کشمکش اور اہل دنیا کی عداوت سے انہوں نے بری مصیبت اوٹھائی مگر خداوند نے پیشگوئی کے طور پر ان کی تسلی کردی تہی تاکہ خبردار رہیں اور نہ گھبراویں بعد اس کے تین ہنگامے اور عیسائیوں پر آنے والے ہیں جنپر فرشتہ افسوس کرتا ہے جنکا ذکر باب ۹ سے شروع ہوتا ہے =

۹ باب جسمیں ۲۱ - آیت ہیں

(**آیت ۱**) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور میں نے ایک ستارہ جو آسمان سے زمین پر گرا تہا دیکھا اور اوسکو اتہاہ کوئے کی کنجی دی گئی = اس ستارے سے مراد محمد صاحب ہے جس کو اتہاہ کوئے یعنے دوزخ کی کنجی دی گئی ہے تمام مفسر اسبات پر متفق ہیں کہ بیشک یہہ خبر محمد صاحب کی ہے اور اس مطلب پر ہمارے پاس دو دلیلیں ہیں اول آنکہ چھٹی صدی تک کی پیش خبریاں بترتیب اوپر مذکور ہوگئیں ہیں ضرور اوسی ترتیب کے موافق یہہ ساتویں صدی کی پیشگوئی ہے اور محمد صاحب کا ظہور حضرت مسیح سے ۶۱۰ برس بعد ہوا تہا یعنے شروع ساتویں صدی میں پس ضرور یہہ خبر اوسی شخص کی ہے = دوم آنکہ علامات آیندا ایسے موقع پر

ہیں کہ سب کی سب اوس سے محمد صاحب میں پائی جاتی ہیں جن سے
زیادہ تر یقین ہوتا ہے کہ یہ خبر کلام الٰہی میں پیشتر سے اوسکے حق میں لکھی ہے
(**آیت ۲**) اور اوس نے اتھاہ کوئے کو کہلا اور کوئے سے بڑے
تنور کا سا دہواں اوٹھا اور کوئے کے دہوئیں سے سورج اور ہوا تاریک
ہو گئے = دہوئیں سے مراد اوسکی تعلیم اور اوسکا قران ہے
کیونکہ وہ تعلیم کلام ربانی کے برخلاف ہے جس کے سبب سورج اور ہوا
عیسائی سلطنت اور رعایا کو ایذا پہونچے اور گمراہ ہوئے (**آیت ۳**)
اور دہوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں اور اونہیں قدرت دی گئی
جیسے کہ زمین کے بچہوؤں کی قدرت ہے = یعنے دہوئیں سے
ایسی ٹڈیاں نکلیں جو بچہو کی تاثیر رکھتی تہیں = واضح ہو کہ کلام الٰہی میں
یہ محاورہ جاری ہے کہ خاص ملک جانوروں اور درختوں اور پہاڑوں
سے بتلائے جاتے ہیں مثلاً ملک مصر کا سرکنڈا مشہور ہے اس لئے
یشعیا ۳۶ باب آیت ۶ میں لکھتا ہے کہ دیکھ تجھے مصر کے نل کے ٹوٹے
ہوئی لاٹھی پر بھروسا ہے حزقیل ۲۹ باب آیت ۶ میں ہے مصر کے
سارے باشندے جانیں گے کہ میں خداوند ہوں اس لئے کہ وے
اسرائیل کے گھرانے کے لئے نے کی لاٹھی تھی = زبور ۲۲ کی آیت
۱۲ میں کوہ بشن کو جانوروں سے تبلایا ہے چنانچہ لکھا ہے بہت سے
بیلوں نے آگھیرا ہے بشن کے فربہ بیلوں نے چارسو سے مجھ پر ہجوم
کیا ہے اسی طرح یرمیا ۱۱ باب آیت ۱۶ و یوئیل ۱ باب ۶ و ۸۰ زبور ۸ و

پیدایش ۹ ۴ باب ایت ۹ کی تفسیر ذکو غور سے ملاحظہ کرنے کے بعد معلوم ہوگا
کہ جانوروں اور درختوں سے خاص چیزیں پتہ دی جاتی ہیں اوسی محاورے
کے موافق عرب کے لوگوں کو ٹڈیاں تبلایا ہے کیونکہ عرب ٹڈی کا گھر ہے
چنانچہ ٹڈی عرب ہی سے نکلا کرتی ہے اور اس لئے کہ وہاں ٹڈی بکثرت
ہے جو دکھ دیتی ہے اسی واسطے محمد صاحب نے اوس ملک کے قدیمی دستور
پر ٹڈی کے کھانے کا حکم بھی دیا ہے تاکہ اون کی کثرت دفع ہو خروج کے
۱۰ باب آیت ۱۳ سے ظاہر ہے کہ ملک مصر پر عرب ہی سے ٹڈی بھیجی گئی
تھے جو مصر کی مشرق میں ہے قاضی ۶ باب آیت ۱ سے ۵ تک دیکھو کہ عمالیق
وغیرہ لوگ جو عرب ہی کے باشندے ہیں ٹڈیوں سے تشبیہ دئے گئے ہیں
اس کے سوا عبرانی زبان میں وہ لفظ جس کا ترجمہ ٹڈی ہوا ہے وہ لفظ عرب ہے اور
اوس زبان میں لفظ عرب اور ملخ ایک ہی معنے رکھتا ہے پس معنے یہ
ہوئے کہ اوس دہوئیں سے عرب نکلے جو ٹڈی سے تشبیہ دئے جاتے
ہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ٹڈیوں سے مراد عربی لوگ ہیں جو محمدی تعلیم
سے تیار ہو کر لڑائی کرنے کو نکلے تھے اور اون کی تاثیر جو بچھوؤں
کی مانند تھی اوسکا ذکر آگے اویگا (**ایت ۴**) اور اونہیں کہا گیا کہ زمین
کی گھاس یا کسی سبزی یا کسی درخت کو ضرر نہ پہونچائیں مگر صرف اون آدمیونکو
جن کے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں = گھاس اور سبزی اور درخت سے مراد
دنیا کے لوگ ہیں خاص اور عام = یا آنکہ مسلمان لوگ جب ملکونکو فتح کرتے
تھے تو درختونکو نہ کاٹتے تھے کیونکہ اون کے مذہب میں قاطع الشجر

گناہ گار ہے = اور یہہ کہ اونکو کہا گیا کہ ہر انسان کو دکھ ندیں مگر صرف اون
لوگونکو جن کے ماتھے پر خدا کی مہر نہیں ہے سو تواریخ سے ظاہر ہے
کہ اون دنوں میں محمدی لوگ خاص اون پرست علیسایوں سے
لڑے تھے جنکا ذکر اون کے قران اور حدیث میں ہے ملتا ہے یعنے
رومن کیتھولک سے جو بت پرست ہیں خاص کر مدوں سے اونکا جنگ
ہہیں ہوا کیونکہ محمدیوں کو ایک بلا کی مانند اون بت پرستوں پر نازل کیا
تہا جو دین علیسائی کی پاکیزہ راہ سے منحرف ہو کر بت پرستی کرتے
تھے (ایت ۵) اور اونہیں یہہ دیا گیا کہ اونکو جان سے نہ ماریں
بلکہ یہہ کہ وے پانچ مہینے تک اذیت اوٹھاویں اور اون کی اذیت
بچھوؤں کی ڈنک کی سی اذیت ہے جب وہ آدمی کو مارتا ہے = اس
آیت میں دو باتوں کا بیان ہے اول اینکہ جان سے کسی کو نہ ماریں بلکہ
پانچ مہینے در کھ دیویں = کلام الٰہی کے محاورے کے موافق ایکدن برابر
ہے ایک برس کے اور ایک ماہ برابر ہے ۳۰ برس کے پس ۳۰×۵
= ۱۵۰ برس کے اور تواریخوں سے ظاہر ہے کہ انکا مفسدہ ۶۱۲ سنہ سے
لے کر ۷۶۲ سنہ تک رہا تہا جسکا حاصل تفریق ۱۵۰ برس ہوتے ہیں =
دوم اینکہ اون کی اذیت بچھو کی مانند تہی یہہ جانور بچھو بھی عرب ہی کا مشہور
ہے چنانچہ استثنا ۸ باب آیت ۱۵ میں لکھا ہے پس مسلمانوں کی اذیت
جو بچھو کی مانند ہے جس کے سبب ضرر ہوئیں وہ یہہ ہے کہ اونہوں نے
اون بت پرست علیسایوں پر جو اون کے قبضے میں آگئے تھے یہہ

احکام جاری کئے تھے اول غلامی میں رہنا = دوم محصول یا خراج دینا۔
سوم بے ہتیار رہنا = چہارم مسلمانوں کے سامنے نہ بیٹھنا بلکہ ادب سے
کہڑا رہنا = پنجم کوئی نیا گرجا نہ بنانا = ششم مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان
دیں پر عیسائی اپنے بندگی کے وقت گہنٹہ نہ بجاویں = ہفتم اگر کوئی
آدمی نیا عیسائی ہو جاوے جان سے مارا جاوے پر مسلمان ہوجاوے
تو بڑی عزت پاوے اور سب مذکورہ بلاؤں سے بچ جاوے = اب
دیکہو کہ یہہ احکام بچہو کے ڈنک کی مانند ہیں یا نہیں یہہ احکام اون کے
دلوں میں کیسی سخت اذیت پہونچاتے ہوں گے اگر کوئی ظالم بادشاہ
اسوقت مسلمانوں پر ایسے بد احکام جاری کرے تب انکا درد اور اذیت
انہیں بھی معلوم ہووے مگر یہہ رحمۃ للعالمین کے بندوں کی سلطنت ہی
اس لئے ایسا نہیں ہوتا (ایت ۶) اور اون دنوں آدمی موت
ڈھونڈہیں گے اور اوسے نپاویں گے اور مرنے کے مشتاق ہوں گے
اور موت اون سے بہاگے گی = یعنے جسوقت محمدی زمانہ آویگا اور
اوس کی ایذا دنیا میں شروع ہوگی اور وے اون عیسائیوں پر قابض ہونگے
تو ایسی مصیبت لاویں گے کہ لوگ اون کی تکلیف سے موتکو تلاش
کریں گے اور نپاویں گے آوس عہد کی پریشانی کا ذکر دیکھو محمد صاحب نے
اور اوسکے ہمراہیوں نے کیسا دکہہ دیا اور کیسا دنیا کو تنگ کیا چنانچہ یہہ
تو مشہور بات ہے کہ محمدیوں نے عیسائیونکو دکہہ دیکر موت کا متلاشی
بنا دیا تہا (ایت ۷) اور اون ٹڈیوں کی صورتیں اون گہوڑوں

کی سی ہی جوڑا ئی کے لئے تیار ہیں اور اون کے سروں پر گویا سونے کے
تاج اور اون کے چہرے آدمیوں کے سے چہرے تھے = اب اون
ٹڈیونکا حلیہ بیان ہوتا ہے کہتا ہے کہ وہ لوگ گھوڑوں کی سی صورتیں رکھتے
ہوں گے بظاہر یہ اون کی عادات کی طرف اشارہ ہے دیکھو ۸۰ زبور
۸ میں بنی اسرائیل کو تاک سے تشبیہ دی ہے اور یوئیل ا باب ایت ۷
مین بھی اور یرمیا اا باب ایت ۱۶ میں ہرا زیتون خوشنما اور پھلدار بیان
کیا ہے ان مقاموں سے مراد ایک خاص قوم ہے اسی طرح پیدایش
۴۹ باب آیت ۹ میں یہودا کو شیر ببر کہا ہے اسی قاعدہ پر عرب کو گھوڑوں
سے تشبیہ دی ہے یا اس لئے کہ اوس ملک کا گھوڑا نامور ہوتا ہے
یا انکہ محمدی جھنڈے پر گھوڑے کے دم کا چور لگا ہوا اوس عہد میں تھا یا
اس لئے کہ شہوت پرستی اور جنگجوی وہاں کی مشہور ہے = اون کے
سروں پر سونے کے تاج ہوں گے یہ اشارہ ہے اون عماموں سے جو
زرد رنگ یا اور قسم اون کے سروں پر تھے اور یہ بھی واضح رہے کہ
کہ عمامہ خاص عرب ہی کی پوشاک ہے وہیں سے اور ملکوں میں جاری
ہوا ہے = اون کے چہرے آدمیوں کے سے تھے یعنے ظاہر اونکا
مثل اشرف المخلوقات کے ہوگا پر باطن میں عادات گھوڑوں کے ہوں گے
(ایت ۸) اور اون کے بال عورتوں کے بالوں کی مانند اور اونکے
دانت ببر کے سے تھے = یعنے عورتوں کے سے سروں پر بال اور
شیر کے سے دانت اون کے ہونگے عرب کے بال بھی مشہور ہیں خاص کر

علوی لوگ اس صفت میں نہایت ہی شہرت رکھتے ہیں جسکا شاعروں نے بہی اپنے اشعار میں چرچا کیا ہے حتے کہ سعدی شیرازی اپنی ایک چہوٹی سی کتاب گلستان میں بہی ذکر کرتا ہے جس سے سب واقف ہیں کہ سیاہ گیسو باقت کہ من علویم = چونکہ علوی لوگ عورتوں کے سے بال رکھتے ہیں اسی سبب ایک کالے آدمی نے علویوں کی مانند بال بنائے تا کہ علویوں کی مانند عزت پاوے = اون کے دانت شیر کی مانند ہونگے یعنے وہ لوگ گوشت خورے ہونگے جو اکثر اونٹ اور بکریاں مینڈہے بہت کہاتے تہے = یا آنکہ بظاہر عورتوں کی مانند نازک یعنے راستباز پر باطن میں بہاڑنے والے درندے ہونگے بہرکیف ہمارا مطلب ثابت ہے (ایت ۹ و ۱۰) اور اون کے بکتر لوہے کے بکتروں کی مانند تہے اور اون کے پروں کی آواز رتہوں اور بہت گہوروں کی سی آواز ہے جو لڑائی میں دوڑتے ہیں (۱۰) اور اون کی دمیں بچہوؤں کی سی تہیں اور ڈنک اون کی دموں میں تہے اور اونکا یہہ اختیار تہا کہ پانچ مہینے تک آدمیوں کو ضرر پہونچائیں = یعنے اون کی لڑائی کے ہتہیار بظاہر قوی اور مضبوط معلوم ہونگے گویا لوہے کے ہیں چنانچہ محمدیوں نے بیان کیا کہ ہماری لڑائی خدا کے حکم سے ہے ہم اوسکا دین جاری کرنے کو لڑتے ہیں ظاہر نظر میں یہہ بات اچہی معلوم ہوتی ہے پر حقیقت میں یہہ بات قوی نہیں بلکہ دہوکہ بازی ہے یہی مطلب ہے اس عبارت کا کہ اون کے بکتر حقیقت میں لوہے کے یعنے قوی نہونگے پر لوہے کی مانند جو بظاہر بہلے پر حقیقت میں برے

اور ضعیف اور شیطانی کام ہوں گے = اون کے پروں کی آواز یعنے
کوشش اور سعی کا آوازہ بڑے جنگجویوں کی مانند ہوگا پر وہ حقیقی جنگجو نہوں گے
بلکہ دنیاوی حقیقی جنگ شیطان سے روحانی طور پر ہوتا ہے
(آیت ۱۱) اور اتھاہ کوئے کا فرشتہ اون پر بادشاہ تھا اوسکا نام عبرانی
میں ابدون اور یونانی میں اپلیون ہے = عربی اور عبرانی کے الفاظ بہت ملتے
اور آپس میں یکساں معنے رکھتے ہیں یہ لفظ ابدون اصل میں اَبَدَ ہے بمعنے
موت اور ابدون اسم فاعل ہے اگرچہ کبھی مصدری معنے بھی دیتا ہے پس معنے
اس کے ہلاک کرنے والا ہے = اور صراح میں ہے اَبَدَ الرجُل اي غضب
وتوحش فھو آبِدٌ اس صورت میں واو نون کی زیادتی سے مبالغہ یا کثرت
استعمال سے ابدون ہوا بمعنے بڑا غصے والا = یہ سب صفتیں یعنے ہلاک
کرنے والا اور غصے والا محمد کے اوصاف ہیں کہ وہ ایسا ہی تھا = اور تعجب
نہیں کہ ابدہ کا املا مسلمانوں نے بدلکر عبدہ بنالیا ہو جو وہ اکثر اقرار کرتا
کہ میں ابدہ ہوں = (آیت ۱۲) ایک افسوس گذر گیا دیکھو دو افسوس اور
اوس کے بعد آتے ہیں = یہ محمد صاحب کے ظہور کا افسوس ہے سنہ ۶۱۲ سے
سنہ ۷۶۲ تک یعنے پانچ مہینے یہ ڈیڑھ سو برس کا تھا جو گذر گیا اس اثنا میں قوم
گاف نے درمیان سنہ ۷۱۱ کے اہل اسلام کو ایک بڑی شکست دی تھی اور سنہ ۷۳۲
میں چارلس مارٹل نے مسلمانوں کو پیرنیز تک جو اسپین میں ہے بھگایا تھا
مگر یہ سب ہنگامے پردازیاں مسلمانوں کی جو خاص عرب اور خلفا کے
وسیلہ سے ہوئی تھیں جنکو محمدی ہی دینی جنگ کہتے ہیں سنہ ۷۶۲ میں تمام

ہوگئیں تہیں پس خداوند کا رسول کہتا ہے کہ اس محمدی یا عربی مصیبت کے
بعد دو اور مصیبتیں آنے والی ہیں = (آیت ۱۳ و ۱۴) اور چھٹے
فرشتے نے نرسنگا پہونکا اور میں نے سونے کے قربانگاہ کے چاروں
سینگوں میں سے جو خدا کے حضور ہے ایک آواز سنی (۱۴)
جو اوس چھٹے فرشتے سے جس پاس نرسنگا تہا کہتی تہی کہ اون چاروں
فرشتوں کو جو فرات کی بڑی ندی پر ہیں کہول دے = یعنے آسمانی قربانگاہ
سے اواز آئی جو چھٹے فرشتے سے یوں کہتی تہی کہ فرات ندی پر جو چار
فرشتے بند ہیں اونکو کہول دے = یہ دوسرا افسوس ہے اور مراد یہ ہے
کہ اہل عرب کے ہنگامے کے بعد بغداد کی طرف سے ایک اور ہنگامہ اوٹھیگا اور اوس
ہنگامے میں چار مقسد پر شر فساد آویں گے اور وہ چاروں مقسد فرات ندی پر
بند ہیں یعنے ندی کے پچھم کی طرف اونکو کچھ دخل نہوگا = سو یہ پیشگوئی
اس طرح پوری ہوئی کہ اوس عربی فساد کے بعد جو ڈیڑہ سو برس رہا شہر بغداد سے
ترکوں کی فوج عیسائیوں کے ممالک پر چڑہ آئی تہی اور چونکہ ترکوں کی سلطنت
چار حصوں پر منقسم تہی یعنے دمشق اور روم اور ایلپو اور انطاکیہ میں سو ان چاروں
جگہ کے سردار جمع ہو کے لڑائی کو آئے تہے یہ ہی چار فرشتے تہے جو فرات
کی پچھم میں بند ہے تھے یعنے اونہوں نے پچھم کیطرف سے کچھ ملک فتح
نہیں کیا کیونکہ اونکو حکم نہ تہا = (آیت ۱۵) اور وے چار فرشتے
چہوٹے جو ایک گھڑی اور ایک دن اور ایک مہینے اور ایک برس تک تیار
تھے کہ آدمیوں کی تہائی کو مار ڈالیں = یعنے یہ چار فرشتے جو چار سردار

ہیں ترکوں سے کہ انکو حکم تہا کہ آدمیوں کی تہائی کو مار ڈالیں پہلے افسوس
والونکو مارنے کا حکم نہ تہا بلکہ صرف ایذا دینے کا ہی حکم تہا پر یہہ لوگ مارنے کو
بھیجے جاوینگے سو سب جانتے ہیں کہ ان سے ایسا بڑا جنگ ہوا تہا کہ
تمام فرنگستان اون کے مقابلہ پر چڑہ آیا تہا مگر چونکہ لوگوں کی شرارت اور
بت پرستی اور بدکاری کی سزا کے لئے یہہ افسوس ظاہر کیا گیا تہا اس لئے
ضرور تہا کہ عیسائی مارے جاویں اور ہوشیار ہو کر اپنا چال چلن انجیل کے
موافق درست کریں اسیواسطے اون بعد اونی ترکون نے ایک دفعہ بارہ
لاکھ اور ایک دفعہ نو لاکھ عیسائی مار ڈالے تہے اور باقی عیسائی شکست کہا
کر بہاگ گئے تھے = ایک گہڑی ایک دن ایک مہینے ایک برس تک
اون ترکونکو حکم تہا کہ عیسائیوں کی ایک تہائی کو مار ڈالیں اس میعاد کے
بعد جب کہ ایک دن ایک برس کے برابر لیا جاوے جیسے کہ کلام الٰہی کا ایک
محاورہ ہے تو ۳۹۶ برس اور ۱۲ یوم ہوتے ہیں یعنے اتنے عرصے تک
وہ لوگ قتل کرینگے اور مصیبت لاوینگے پس دیکھو کہ ۱۰ تاریخ جنوری
۱۰۵۷ء میں طغرل بیگ بغداد سے نکلا اور ۲۷ تاریخ مئی ۱۴۵۳ء میں وسنے
استنبول کو فتح کیا جو ٹھیک اوسی وقت کے موافق ہے جو پیشگوئی
میں تہا (آیت ۱۶) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ تہے اور
میں نے اونکا شمار سنا = اس آیت میں اہل اسلام کی فوج کا شمار
مذکور ہے شاید کوئی غلطی میں پڑ کر یہہ خیال کرے کہ اسقدر آدمیونکا اجتماع
اور اونکو کہانا پانی ملنا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے سو یاد رہے کہ آیت

موصوف سے یہ بات نہیں معلوم ہوتی کہ ایک وقت میں وہ سب جمع ہوکے
لڑیں گے بلکہ کل مفسدوں کی تعداد جو لڑنے کو نکلیں گے ۲۹۶ برس اور
۱۳ ایوم تک کا بیان ہے اور تعجب نہیں کہ وے اسی قدر ہوں کیونکہ دور دور
کے مسلمان جہاد جہاد کر کے چڑھ آئے تھے اور جب تک جنگ رہا ہمیشہ
اون کی آمدرفت معرکے میں جاری رہی تھی = اور لکھا ہے کہ وہ سوار
تھے اور حقیقت میں تمام مسلمان اوس جنگ میں سوار تھے مگر عیسائی لوگ
سب پیادہ تھے = (**آیت ۱۷**) اور گھوڑے اور اون کے سوار دیکھنے
مین سب مجھے یوں نظر آئے کہ اون کے بکتر آگ اور سنبل اور گندھک کے سے
تھے اور گھوروں کے سر ببروں کے سروں کی مانند اور اون کے موئنہ
سے آگ اور دھواں اور گندھک نکلتے تھے = یعنے اون کے بکتر آگ اور
سنبل اور گندھک کے سے تھے = آگ سرخ ہوتی ہے اور سنبل نیلا رنگ ہے
گندھک زرد رنگ کی ہوتی ہے مگر اون ترکوں کے جھنڈے پر جولڑائی میں تھا
یہی تین رنگ تھے = اون کے موئنہ سے آگ دھواں اور گندھک نکلتے
تھے = یہ اشارہ ہے اون کی لڑائی کے اسباب پر کیونکہ اونہیں ایام میں
توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا میں ایجاد ہوئی تھی اور مسلمان اوسی سے
جنگ کرتے تھے (**آیت ۱۸ و ۱۹**) ان تینوں آفتوں یعنے آگ اور
دھوئیں اور گندھک سے جو اون کے موئنہ سے نکلتی تھیں تہائی آدمی
مارے گئے (۱۹) کہ اون کی قدرتیں اون کے موئنہ میں اور اون کی
دموں میں تھیں کیونکہ اون کی دمیں سانپوں کی سی تھیں اور اونکو اون کے سر تھے

اور وے اون سے ضرر پہونچاتے ہیں = یعنے اس توپخانے کے
وسیلے سے اونہوں نے لوگوں کی جانیں ماریں اور اپنے موںہ ودم کے
وسیلے سے اونہوں نے فتح پائی شاید موںہوں سے مراد اونکا توپخانہ ہے
اور دموں سے مراد اونکا جھنڈا جس کے دیکھنے سے وہ لوگ جنگ پر تیار ہوتے
تھے اور سروں سے مراد اون کے افسر ہیں جو لوگوں کو اونکو جنگ پر اوبھارتے تھے

(ایت ۲۰) اور باقی آدمیوں نے جو اون آفتوں سے مارے نہ گئے تھے
اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نکی کہ دیوتوں اور سونے اور روپے
اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی مورتوں کی جو نہ دیکھ اور نہ سن اور نہ چل سکیں
پوجا نہ کریں = یعنے اون باقی عیسایوں نے جو لڑائی سے بچکر اپنے وطنونمیں
آئے توبہ نہ کی بلکہ بت پرستی کرتے ہی رہے اور اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی
سونے روپے پیتل لکڑی کی مورتوں کو پوجتے رہے اور یہ نہ سمجھے کہ
انہیں بدکاریوں کے سبب یہ غضب الٰہی اونپر آیا تہا = واضح ہو کہ اون
ایام میں عیسایوں کے درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور مقابر پرستی اور
تبرکات پرستی اس قدر بڑھ گئی تھی جیسے اجکل اس ملک میں غیر قومیں کرتی
ہیں = سب سے بڑی جماعت کتھیمری کی ولایت انگلستان میں تھی
جس کے سب لوگ معتقد تھے وہاں پر اون لوگوں نے تین قبر بانگاہ یا مزار
تیار کیے تھے ایک خداوند مسیح کا دوسرا حضرت مریم کا تیسرا طامس اسقف
کا جسکو بڑا بزرگ ولی اللہ جانتے تھے = اور ان تینوں مقاموں
کی ایسی پرستش ہوتی تھی کہ جب یہ لوگ جنگ سے بھاگ کر انگلستان میں

واپس آئے اور اپنے اپنے قربانگاہوں پر نذر نیاز چڑہانے کو گئے تو
پہلے سال مسیح کے قربانگاہ پر ۱۳ روپیہ اور مریم کے قربانگاہ پر ۲۳۳ روپیہ
اور طامس ایکٹ اسقف کے قربانگاہ پر ۲۶ ۸۰۳ روپیہ کا چڑہاوا اور دوسرے
برس خدا کو یہاں تک بہول گئے کہ مسیح کے قربانگاہ پر ایک پیسہ بھی نہیں آیا
مگر مریم کے قربانگاہ پر ۴۰ روپیہ ۱۲ آنے آئے اور اوس اسقف کے قربانگاہ پر
۹۵۴ روپیہ اون باقی لوگوں نے چڑہایا اس لئے خداوند فرماتا ہے
کہ اون باقیوں نے بھی اپنی بت پرستی سے توبہ نہ کی = (آیت ۲۱)
اور اونہوں نے اپنے خونوں اور اپنی جادوگریوں اور اپنے زنا اور
اپنی چوریوں سے جو کرتے تھے توبہ نہ کی = یعنے وہ لوگ نہ صرف بت
پرستی بلکہ خونریزی جادوگری زناکاری اور چوری کرتے رہے = واضح
رہے کہ جب یہ عیسائی جو رومن کیتہولک تہے جنگ سے آئے تو ان بدکاروں
نے ترکوں کو چھوڑ کر آپس میں قتال شروع کی اور دیندار خداپرست لوگوں کو
یہ بددین لوگ مارنے لگے ۹۳ برس تک کے عرصے میں ۱۳ ہزار
مقدس عیسائیوں کو چن چن کر انہوں نے آگ میں جیتا جلا دیا اور یہ سب
جلانے والے ظالم رومن کیتہولک تہے جو اپنی بت پرستی کے برخلاف
مقدسوں کو نہ دیکھ سکتے تھے بلکہ ایذا دیکر مار ڈالتے تہے = اور زناکاری کا
بازار یہاں تک گرم تہا کہ ایک رومن کیتہولک اسقف نے صرف اپنے علاقہ
کے پادریوں سے جو زنا کا محصول یا معافی کا روپیہ لیا اور اون زناکاروں کی
فہرست لکہی تو گیارہ ہزار پادریوں سے لیا گیا تہا اب دیکہو کہ پادریوں کا یہ

بھ حال ہو تو دوسرے لوگونکا کیا حال ہوگا اس لئے خداوند فرماتا ہے
کہ باقی لوگ اب تک زناکاری سے باز نہ آئے اور اسی طرح جادوگریکا
حال ہے کہ گنڈے تعویز اور مقدسوں کے نام کی تسبیح اور مرادبراری
کی بیہودہ دعائیں وغیرہ کام جو سب جادوگری میں داخل ہیں کرتے تھے
اور اب تک کرتے ہیں = اسی طرح چوری یعنے خیانت اور نفع بیجا بھی
لیتے تھے کیونکہ اونکا عمل انجیل پر درست طرح سے نہ تھا اسی سبب سے
ترکوں کے بادشاہ مسمے محمد نے قسم کھائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جب تک
ان کے بتوں کو نہ توڑوں پس اوس نے ان بدکاروں سے بہت بڑی
لڑائی کی اور تباہ کیا فقط

۱۰ باب جسمیں ۱۱ آیت ہیں

(آیت ۱) اور میں نے ایک اور زور آور فرشتے کو آسمان سے اترتے
دیکھا بدلی کو اوڑھے اور اوس کے سر پر دہنک تہا اور اوسکا چہرہ آفتاب سا
اور اوس کے پانو آگ کے ستونوں کی مانند تھے = یہ فرشتہ خداوند عیسے
مسیح تہا اوس کے سر پر دہنک ہے جسکا ذکر حزقیل ۱ باب آیت ۲۸ میں بھی ملتا ہے
اور چہرے سے لیکر پانوں تک اوسکا جلال نمایاں تہا جسکو رسول آگ
اور آفتاب سے تشبیہ دیکر تعبیر کرتا ہے مجازاً = (آیت ۲) اور اوسکے
ہاتھ میں ایک چھوٹی کتاب کھلی ہوئی تھی اور اوس نے اپنا دہنا پانوں سمندر
پر اور بایاں خشکی پر دہرا = وہ کتاب بھی انجیل مقدس ہے جو کھلی ہوئی ہے

ہے کہ ہر کوئی اوس پر ایمان لاوے اور اوسے سمجھے چنانچہ سمندر اور خشکی پر
اوسکا پیر دھر کر کھڑا ہونا دلالت کرتا ہے کہ اوسکی منادی تمام زمین پر ہووے
جیساکہ حکم الٰہی ہے (آیت ۳ و ۴) اور بڑی آواز سے جیسے ببر گرجتا ہے
پوکارا اور جب وہ پوکار چکا تب سات گرجوں نے اپنی آوازیں دیں (۴)
اور وے سات گرجیں اپنی آوازیں دے چکیں تو میں لکھنے پر تہا پر میں نے
آسمان سے آواز سنی جو مجھے کہتی تھی کہ جو کچھ وے سات گرج چکیں بولیں
اوس پر مہر کر اور اوسے مت لکھہ = یعنے وہ فرشتہ جو مسیح تہا شیر
کی مانند بڑی آواز سے پوکارا اور اوس کے پوکارنے کے بعد سات گرجیں
آوازیں اور آئیں جنکو میں لکھنا چاہتا تہا مگر ایک آواز آسمان سے آئی کہ اون
سات گرجوں کو مت لکھ بلکہ اون پر مہر کر یعنے اونہیں رد کر دے = یہہ
پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ واقعات مندرجہ نو باب کے بعد رومن کیتھولک
لوگوں میں سے ایک بڑا پادری خدا کا خاص بندہ یعنے لوتہر صاحب اوٹہا
اور اوس نے انجیل کے پہلانے کا آوازہ جہان میں دیا اوس پر سات گرجیں یعنے
پاپا صاحب کا شور و غل بلند ہوا اور لوتہر کے برخلاف اوس نے اپنی کوششیں
دکھلائیں = مگر ان سات گرجوں یعنے پاپا صاحب کی آوازوں کی نسبت
آیت ۴ میں یوں لکھا ہے کہ خدا نے اونہیں رد کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ وے
قبول کرنے کے لایق نہیں ہیں = (آیت ۵ و ۶) اور اوس فرشتے
نے جسے میں نے سمندر اور خشکی پر کھڑے دیکھا اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھایا
(۶) اور اوس کے جو ابد الآباد زندہ ہے جسنے آسمان کو اور جو کچھ اوس میں

ہے اور زمین اور جو کچھ اوس میں ہے اور سمندر اور جو کچھ اوس میں ہے پیدا کیا قسم کھائی کہ اور ایک زمان نہوگا = رسول کہتا ہے کہ بعد اوس کے فرشتے نے آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھاکر خدا کی قسم کھائی کہ اور ایک زمان نہوگا مگر صحیح ترجمہ عبارت کا یہہ ہے کہ اب تک وہ وقت نہیں ہوگا یعنے ابھی قیامت نزدیک نہیں ہے بلکہ کچھ اور بہی عرصہ ہے یعنے یہہ نہ سمجھو کہ پاپا صاحب کی اس شورش کے ساتھ قیامت آوے گی نہیں بلکہ اور وقعات بھی ابھی ہونے باقی ہیں = (آیت ۷) بلکہ ساتویں فرشتے کی آواز کے دنوں میں جب وہ پہونکیگا خدا کا بہید جیسا کہ اوس نے اپنے بندوں نبیوں کو خبر دی ہے پورا ہوگا = یعنے ابھی تک ساتویں فرشتے کا پہونکنا باقی ہے جس وقت وہ پہونکیگا اوس وقت قیامت ہوگی جسکی خبر نبیوں نے دی ہے (آیت ۸ و ۹) اور وہ آواز جو میں نے آسمان سے سنی تھی پہر مجھ سے مخاطب ہوئی اور بولی جا وہ چہوٹی کہلی ہوئی کتاب جو سمندر اور خشکی پر کہڑے ہوئے فرشتے کے ہاتھ میں ہے لے (۹) اور میں اوس فرشتے کے پاس گیا اور اوسے کہا کہ چہوٹی کتاب مجھے دے اور اوس نے مجھے کہا کہ لے اور اوسے کہا جا اور وہ تیرا پیٹ کڑوا کر دیگی پر تیرے موہنہ میں شہد سی میٹھی لگیگی = یعنے پہر مجھے آواز آئی کہ وہ چہوٹی کتاب یعنے انجیل اوس فرشتے سے لوں چنانچہ میں گیا اور وہ کتاب اوس سے لی اور اوسنے وہ کتاب مجھے دے کے کہا کہ یہہ کتاب تیرے پیٹ کو کڑوا اور موہنہ کو میٹھا کر دیگی یعنے یہہ اوسکی تاثیر ہے کیونکہ انجیل یہہ

ایمان لانے والوں اور عمل کرنے والوں کا دنیا اور جسم اور شیطان کے
ساتھ مخالفت کرنے سے اور تکالیف اور مسیحی لعن طعن کی برداشت سے
پیٹ کڑوا یعنے اندرونی تکلیف اوٹھانی ہوتی ہے اور تسلی اور آرام اور
اوس تکلیف میں روحانی خوشی کے سبب موںھ میںٹھا یعنے روحانی لذت
بھی ملتی ہے = (آیت ۱۰) اور میں نے چھوٹی کتاب اوس فرشتے
کے ہاتھ سے لی اور اوسے کھایا اور وہ میرے موںھ میں شہد کی طرح
میٹھی تھی پر جب میں اوسے کھاچکا میرا پیٹ کڑوا ہو گیا (۱۱) اور اوسنے
مجھے کہا کہ ضرور ہے کہ تو بہت سے لوگوں اور قوموں اور زبانوں اور
بادشاہوں کی بابت پھر نبوت کرے = یہ پیش گوئی لوتھر صاحب میں
پوری ہوئی کیونکہ پہلے انجیل کی کتاب رومن کیتھولک لوگ لاطن زبان
میں رکھتے تھے اور اوسکا ترجمہ کسی اور زبان میں نہیں کرنے دیتے
تھے اونہوں نے خدا کے کلام کو بند کر رکھا تھا چنانچہ آج تک وہ لوگ ترجموں
سے ناراض ہیں اور نہیں چاہتے کہ خدا کا کلام دنیا میں جانا جاوے
بلکہ پادریوں کے سوا دوسرونکو کلام کا پڑھنا جایز نہیں جانتے اونکا مطلب یہ
ہے کہ عوام صرف ہمارے موںھ کی طرف تکتے رہیں ہم ہی اوسکے پڑھنے
کے لایق ہیں اور کوئی نہیں مگر بموجب اس پیشگوی کے خدا نے اپنے
کلام کو کھول کر لوتھر کے ہاتھ میں دیا اور اوسی عہد سے بڑے
بڑے جھگڑوں کے بعد اوسکا ترجمہ ہونا شروع ہوا اور اب کہ سنہ ۱۸۶۹ء
ہے آج تک انجیل مقدس چالیس زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے کیونکہ خدا نے

اوسکو سب قوموں کے ایمان لانے کے لئے کہولدیا ہے فقط

۱۱ باب جس میں ۱۹ — آیت ہیں

(آیت ۱ و ۲) اور ایک سرکنڈا جریب کے مانند مجھے دیا گیا اور فرشتہ کھڑا کہتا تھا کہ اوٹھ اور خدا کی ہیکل اور قربان گاہ اور اونکو جو اوس میں عبادت کرتے ہیں ناپ (۲) مگر اوس دالان کو جو ہیکل کے باہر ہے چھوڑ دے اور اوسے مت ناپ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دیا گیا ہے اور وے مقدس شہر کو بیالیس مہینے پایمال کریں گے = یہاں پر اوسی ہیکل کا ذکر ہے جسکو یروشلیم میں سلیمان نے بنایا تھا آسمانی ہیکل کا ذکر نہیں کیونکہ وہ غیر قوموں کے تصرف میں ہرگز نہیں اسکتے جو اوسکو خراب کریں پس مطلب یہہ ہے کہ مجھے حکم ہوا کہ ہیکل اور قربان گاہ اور وہاں کے عابدوں کا حال معلوم کروں اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ باہر کا دالان مت ناپ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دیا گیا ہے تاکہ وہ لوگ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک یعنے ۱۲۶۰ برس تک پامال کریں یہاں سے ظاہر کہ یہہ شہر یروشلیم ان مسلمانوں کے ہاتھ میں پامال کرنے کے لئے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا مگر یہہ بات کوئی آدمی معلوم نہیں کر سکتا کہ اس میعاد کا اندازہ کس حساب سے ہے اور کس سنہ سے اسکا شروع ہوا اور ہر سال کتنی مدت کا ہے کیونکہ خدا کے کلام میں ایک دن کے برابر ہے ۱۲ گھنٹے کے کبھی ۲۴ گھنٹے کے

کبھی ایک برس کے کبھی ہزار برس کے کبھی اس سے بہت زیادہ مگر
جب پیش گوئی پوری ہو جاتی ہے اوسوقت درست پتہ ملا کرتا ہے کہ اوس
میں اتنی مدت کا دن تھا چنانچہ اوپر کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے
بعد معلوم ہوا ہے کہ اون میں ایک دن برابر ایک برس کے تھا کیونکہ اوسی
حساب سے پورا ہوا اسی طرح جب قیامت آوے گی اوس دن اوس میعاد اور
اوس کے مقدار کی مقدار بھی دریافت ہو جاوے گی کہ فلان آیت کے موافق
یہ دن یہ مقدار رکھتا تھا = اور بعض گمان کرتے ہیں کہ پاپا صاحب کے لئے
بھی یہی مدت مقرر ہے اور جب یہ میعاد تمام ہوگی اوسیوقت قیامت
آوے گی اور اگر یہ میعاد صاف واضح کی جاتی یعنے یوم کے مقدار بتلا کر تو قیامت
کا دن ہرگز پوشیدہ نہ رہتا مگر خدا کی حکمت یہ چاہتی کہ قیامت کے دن کی خبر
جب تک کہ وہ نہ آوے آدمیوں کو ہرگز مرحمت نہو صرف اوس کے وجود کی خبر
اور اوس کی علامات بتلائی جاویں اوسی دستور کے موافق یہاں پر اس علامت
کی مقدار یوم کے قدر و قیمت نہ بتلانے سے مبہم کی گئی ہے مکاشفات
۱۳ باب آیت ۵ و ۱۲ باب آیت ۶ و ۱۱ باب آیت ۹ کو دیکھنا چاہئے کہ ایک
ہی مقدار مذکور ہے (**آیت ۳**) اور میں اپنے دو گواہوں کو قدرت
بخشونگا اور وے ٹاٹ اوڑھے ایک ہزار دوسو ساٹھہ دن نبوت کریں گے
= ان دو گواہوں کی بابت کہ وہ کون ہیں مفسروں کی خبریں مختلف ہیں بعض
کہتے ہیں کہ مقدس لوگوں کی جماعتیں مراد ہیں جو خدا کا کلام اتنی مدت تک
دنیا میں سناویں گے = اور ایک خیال یہ ہے کہ یہ دو گواہ جو ظاہر ہونے

والے ہیں ایک موسے سے دوسرا الیاس پیغمبر معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہہ
دونوں پیغمبر پہر دنیا میں آویں اور ۱۲۶۰ یوم تک منادی کریں اس صورت میں
یوم کے مقدار او نہیں مقادیر مذکورہ بالا میں سے کوئی ہے جو معلوم نہیں
اور یہہ خیال کہ یہہ دونوں پیغمبر پہر دنیا میں آویں گے آنے والی آیتوں
کے دیکھنے سے ذہن میں آتا ہے کیونکہ ایندہ آیتوں میں او نہیں دونبیوں
کی خصوصیتیں مذکور ہیں اور یہہ ہی دونوں شخص خداوند کے پاس پہاڑ پر بہی
حاضر ہوئے تہے = ملاکی ۴ باب آیت ۵ میں ہے دیکھو خداوند بزرگ اور
ہولناک دن آنے سے پہلے میں الیاس نبی کو تمہارے پاس بہیجونگا =
اگرچہ یوحنا بپتسمادینے والا الیاس کی روح اور قوت میں مسیح کے پہلے آیا تہا
اور وہ الیاس کہلاتا ہے مگر ہر ایک پیشگوی دودہاری تلوار کے مانند ہے
ایک طرح پر پوری ہوئی کہ وہ الیاس کے روح اور قوت میں مسیح کی آمد اول پر
چلا لیکن دوسرے طور پر اوس کی دوسری آمد میں پہر اوسکا پورا ہونا چاہئے
ملاکی کہتا ہے کہ ہولناک دن یعنے قیامت سے پہلے الیاس آویگا اور مسیح
نے بہی اس مضمون پر اشارہ کیا ہے متے ۱۷ باب آیت ۱۱ میں ہے الیاس
پہلے آویگا اور سب کچھ بحال کریگا = پس یہہ مسیح کا ارشاد ملاکی کی مانند
ہے اور آیت ۱۲ متے کی ثابت کرتی ہے اوس مضمون کو جو لوقا ۱ باب آیت
۱۷ میں مذکور ہے = پس یوحنا موجب اپنے قول کے کہ میں الیاہ نہیں ہوں
چنانچہ یوحنا ۱ باب آیت ۲۱ میں لکھا ہے وہ صیح کہتا ہے کہ حقیقت میں وہ
الیاس نہیں ہے صرف پکارنے والے کی آواز ہے اور بموجب قول

ہمارے خداوند کے کہ وہ الیاہ تہانہ حقیقت میں بلکہ اوسکی روح اور اوسکی
قوت کے سبب اور اس باعث سے کہ الیاہ کا کام جو مسیح کی پیروی سے ہے
قیامت کے اول میں سو اوسنے مسیح کی آمد اول میں اوسکا نایب ہوکر پورا کیا
اس لئے وہ الیاہ بہے تہا اور نہیں بھی یعنے من وجہ کے اعتبار سے
دوم انکے موسے بھی آنے والا معلوم ہوتا ہے اس باب کی آیات آیندہ
کے دیکھنے سے اور یہودا کا خط آیت ۹ سے بھی = (آیت ۴ سے
۷ تک) یہہ وے دو درخت زیتون اور دو شمعدان ہیں جو زمین کے
خداوند کے حضور کہڑے ہیں (۵) اگر کوئی اونہیں ضرر پہونچایا چاہے
تو اون کے موہنہ سے آگ نکلتی اور اون کے دشمنوں کو کہا جاتی ہے
سو اگر کوئی اونہیں ضرر پہونچایا چاہے تو ضرور ہے کہ اسی طرح مارا جاوے
(۶) اونکو اختیار ہے کہ آسمانکو بند کریں کہ اون کی نبوت کے دنوں میں
پانی نہ برسے اور پانیوں پر بھی اختیار رکھتے ہیں کہ اونہیں لہو بناویں
اور جب جب چاہیں زمین کو ہر طرح کی آفت سے ماریں (۷) اور جب
وے اپنی گواہی دے چکے تو وہ حیوان جو اتہاہ کوئے سے نکلتا اون سے
لڑے گا اور اون پر غالب ہوگا اور اونہیں مار ڈالے گا = یہہ دو شخص
جو آنے والے ہیں گویا درخت زیتون ہیں یا گویا دو شمعدان ہیں ان کا
منصب ایسا بلند ہے کہ خدا کے حضور کہڑے رہتے ہیں = اون کے
موہنہ سے آگ نکل کر اون کے دشمنوں کو کہاتی ہے دیکھو یہہ خاصیت
الیاس پیغمبر کی ہے ۲ سلاطین ۱ باب آیت ۱۰ سے ۱۲ تک اور موسی سے

بھی اسی قسم کا کام ہوا ہے گنتی ۱۶ باب آیت ۲۹ سے ۳۲ تک = آیت ۶ میں دو علامت مذکور ہیں اول آنکہ اگر وہ کہیں تو پانی نہ برسے یہہ علامت الیاس کی ہے ۱ سلاطین ۱۷ باب ایت اول سے = دوسری یہہ کہ وہ پانیوں کو لہو بنا سکتے ہیں یہہ علامت موسے کی ہے خروج ۷ باب آیت ۱۹ سے = اس خیال سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہہ دونوں آویں اور ۱۲۶۰ دن تک پھر کام کریں بعد اوس کے یہہ ہو کہ وہ حیوان جو اتھاہ کوئے سے نکلتا ہے اون سے لڑے اور اونکو مار ڈالے (آیت ۸) اور اون کی لاشیں اوس بڑے شہر کے بازار میں جو روحانی جہت سے سدوم اور مصر کہلاتا ہے جہاں ہمارا خداوند بھی مصلوب ہوا پڑے رہیں گے یعنے اون کی لاشوں کو دفن نہ کریں گے بلکہ شہر یروسلیم میں جو اپنے کاموں کی جہت سے سدوم کہلاتا ہے یعنے جس شہر میں مسیح خداوند بھی مصلوب ہوا تھا پڑے رہیں گے = (آیت ۹ و ۱۰) اور لوگوں اور فرقوں اور زبانوں اور قوموں میں سے بہتیرے اون کی لاشوں کو ساڑھے تین دن تک دیکھا کریں گے اور اون کی لاشوں کو قبر میں رکھنے ندیں گے (۱۰) اور زمین کے رہنے والے اون پر خوشی و خورمی کریں گے اور ایک دوسرے کو سوغاتیں بھیجیں گے کیونکہ اون دو نبیوں نے زمین کے رہنے والوں کو ستایا تھا = یعنے دشمن لوگ اونکو قبروں میں نہ رکھنے دیں گے ساڑھے تین دن تک اون کا تماشا دیکھنے کو آتے جاتے رہیں گے اور خوشی کریں گے کہ ہم نے اونکو جو ہمیں نصیحت دیکر

دکھ دیتے تھے مار ڈالا ہے اور ایسی خوشی کریں گے کہ باہم سوغاتیں اور
تحفے تحایف بہیجیں گے مگر اس کے بعد یوں ہوگا۔ (آیت ۱۱)
اور ساڑھے تین دن کے بعد زندگی کی روح خدا کی طرف سے اون میں در
آئی اور وے اپنے پانو پر کھڑے ہوئے اور جنہوں نے اونہیں دیکھا
اون پر بڑا خوف پڑا = یعنے ساڑھے تین دن کے بعد خدا تعالے اونکی
روحوں کو اون کے بدنوں میں پہر ڈالے گا اور وہ جی اوٹھیں گے اور
دیکھنے والے اوس وقت نہایت ڈر جاویں گے (آیت ۱۲) اور
اونہوں نے آسمان سے بڑی آواز سنی جو اونہیں کہتی تھی کہ ادہر اوپر آؤ
اور وے بادل میں آسمان پر چڑہ گئے اور اون کے دشمنوں نے اونہیں
دیکھا = یعنے پہر وہ لوگ اسمان پر چڑہ جاویں گے = (آیت ۱۳)
اور اوسی گھڑی بڑا زلزلہ ہوا اور اوس شہر کا دسواں حصہ گر گیا او زلزلے میں
سات ہزار آدمی جان سے مارے گئے اور باقی جو تھے سو کانپ گئے
اور اسمان کے خدا کو عزت دی = یعنے اوس وقت زلزلہ آویگا اور
شہر کا دسواں حصہ گر جاویگا اور سات ہزار آدمی مر جاویں گے اور باقی
لوگ خدا سے ڈر کر اوسکو عزت دیں گے یہہ مضمون ان آیتوں کا اوس
خیال پر کہا جاتا ہے کہ جب الیاس اور موسے آویں مگر قوی خیال یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ سب باتیں پوری ہو چکی ہم اوپر کے بیانوں میں ترتیب وار
سن چکے کہ مقدس شہر غیر قوموں کو دیا گیا کہ اوسے پامال کریں اور ۱۲۶۰
یوم تک یہہ خرابی کرتے رہیں پس صحیح خیال یہہ ہے کہ جس دن میں یروشلیم

پر مسلمانوں کی حکومت ہوی اوسی دن سے ۱۲۶۰ یوم کا شروع ہوتا ہے
پر ذکی مقدار معلوم نہیں کہ یہاں ہر کس اندازے سے دن لیا جاتا ہے دن کے
کئی معنے ہیں = اور یہہ ہی میعاد ۱۲۶۰ یوم کی اون دو گواہوں کے
واسطے بھی مقرر ہے اور وہ دو گواہ کلام اور کلیسیا ہیں اور یہہ عجب بات ہی
کہ ۵ می سنہ ۱۵۱۴ء روم کے پاپا کے ایلچی نے دربار میں پوکار کر کہا تہا کہ اب دنیا میں
پاپا صاحب کا کوئی مخالف نہیں رہا سب اوس کے مخالف یا تو تہ تیغ ہوئے
یا مطیع اور فرمان بردار بن گئے اور اسیا تپر روم میں پاپا صاحب نے اور اوسکی
سب رعیت اور معتقدوں نے خوشی کی تہی اور باہم سوغاتیں بہیجیں اور آنند
منائے تہے کہ اب ہم سب جہان پر مسلط اور فرمانروا ہو گئے گویا اونہوں نے
کلام الہی اور خدا کی کلیسیا کو مردہ سمجہا یا کلیسیا اور کلام کو اپنے قابو میں سمجہا
اور خوش ہوئے کہ اور کوئی نصیحت دینے والا اور کلام کا سنانے والا
اور مسیح کا اقرار کرنے والا اب ہمارے سوا نہیں ہے حالانکہ آپ ہی مخالف
مسیح تہے اور اوس کے کلام سے بے عمل تہے مگر ۳۱ تاریخ اکتوبر سنہ ۱۵۱۷ء
میں لوتہر صاحب نے گرجا کے دروازے پر ایک اشتہار یا اطلاع عام لکھ کر
لگا دیا تہا کہ پاپا صاحب غلطی پر ہیں یعنے کلام الہی کے موافق نہیں اور خدا
کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں اوس وقت پاپا صاحب جو بگمان خود سب کے
مالک بن بیٹھے تہے یہہ خبر سن کر کہ ہماری مخالفت میں ایسا اشتہار لگایا گیا یوں
بولے کہ شر پرید جی اوٹہا = اب دیکہو آیت ۱۱ میں سا ڑھے تین دن بعد
جی اوٹہنے کا حکم تہا کیسی اچھی طرح پوری ہوئی ۵ می سنہ ۱۵۱۴ء کی خوشی کے دن سے

۳۱ اکتوبر ۱۸۱۷ء یعنے اشتہار کے دن تک پورے ساڑھے تین برس
ہوتے ہیں = ایت ۱۲ میں ہے کہ وہ میرے دو گواہ زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ
جاویں گے اوپر بیان ہو چکا ہے کہ آسمان سے مراد سلطنت ہی جیسے کہ
کئی مقام سے ظاہر ہے پس اوس عہد میں پروٹسٹنٹیوں کی سلطنت
بھی ہوئی تھی پہلے اوس سے رومن کیتھولک سلطنت کرتے تھے اوس
اشتہار کے بعد پروٹسٹنٹ لوگ بادشاہ ہو گئے اور یہہ ہی مقدسوں اور
خاص کلیسیا کا آسمان پر چڑہ جانا تہا = آیت ۱۳ میں ہے زلزلہ آویگا شہر کا
دسواں حصہ گر جاویگا سات ہزار آدمی مر جاویں گے = اونہیں دنوں میں
ملک سکسنی اور پروشیا اور سویدن و دنمارک کے لوگوں نے آپکو پاپا صاحب
سے الگ کر لیا تہا اور یہہ ہی بڑا زلزلہ تہا جو سلطنت ان کی میں آیا تہا = اور
دسواں حصہ گر جائے گا اس کے یہہ معنے تہے کہ اون دس سلطنتوں متعلقہ
اٹلی سے ایک سلطنت جدا ہو جاوے گی سو اونہیں دنوں میں انگلستان کی
سلطنت اون سے الگ ہو گئی تہی جو اب تک الگ ہے اور اگر کوئی آدمی
دانیال ۲ باب آیت ۴۲ و ۷ باب آیت ۲۴ کو ہی غور سے دیکھے تو اوسے
یقین ہو گا کہ ضرور انگلستان کا روم سے جدا ہونا یہہ ہی پاپا صاحب کے شہر کا
دسواں حصہ گرنا ہے = اس صورت میں آیت ۸ کے اندر بڑے شہر سے
مراد نہ یروشلیم بلکہ روم ہے جو پاپا صاحب کا دار السلطنت ہی جسکو روحانی
جہت سے سدوم اور مصر کہا ہے اوسی روحانی جہت سے وہاں مسیح
بہی مصلوب ہوا ہے کیونکہ مخالف مسیح وہاں رہتا ہے = (آیت ۱۴)

دوسرا افسوس گذر گیا دیکھو تیسرا افسوس جلد آتا ہے = دوسرے افسوس سے
ترکوں کی وہ طاقت مراد ہے جو ۱۲۶۳ء میں جاتی رہی اور تیسرے افسوس سے
مراد ساتویں فرشتے کا نرسنگا ہے جو آیندہ آیتوں میں مذکور ہوگا = (آیت
۵ اسے ۱۹ تک) اور ساتویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا اور آسمان پر
بڑی آوازیں یہ کہتی ہوئی آئیں کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور
اوس کے مسیح کی ہو گئیں اور وہ ابدالآباد بادشاہت کریگا (۱۶)
اور جو چوبیس بزرگ جو اپنے اپنے تخت پر خدا کے حضور بیٹھے تھے موُنہ کے
بل گرے اور یہ کہتے ہوئے خدا کو سجدہ کیا (۱۷) کہ اے خداوند
خدا قادر مطلق جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ
تو نے اپنی بڑی قدرت لے اور بادشاہت کی ہے (۱۸) اور قومیں
غصے ہوئیں سو تیرا قہر آیا اور مردوں کا وقت پہونچا کہ اونکی عدالت کیجاوے
اور تو اپنے بندوں نبیوں اور مقدس لوگوں اور اونکو جو تیرے نام سے
ڈرتے ہیں کیا چھوٹے کیا بڑے اجر بخشے اور اونکو جو زمین کو خراب کرتے
ہیں خراب کرے (۱۹) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھل گئی اور اوسکی
ہیکل میں اوس کے عہد کا صندوق نظر آیا اور بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں
آئیں اور زلزلہ ہوا اور بڑے اولے پڑے = یہ پیشگوئی قیامت کی نسبت
تھی ابھی پوری نہیں ہوئی ہونے والی ہے ابھی تک ساتویں فرشتے
نے نرسنگا نہیں پھونکا یہاں سے ظاہر ہے کہ اسوقت دنیا میں چھٹے
نرسنگے کی تاثیر کا عہد ہے جب ساتواں نرسنگا پھونکا جاویگا اوسوقت

بموجب اس پیشگوئی کے جو آیت ۱۵ سے ۱۸ تک لکھا ہے سب ظاہر ہوا و نکا
مقدس لوگ خوشی اور شکر اور ستایش کریں گے شریر لوگ اور اون کے
سب اسباب خراب اور برباد ہوں گے آسمانی ہیکل جو مقدسوں سے
تیار ہوتی ہے تمام ہو کر ظاہر ہو جاوے گی تاکہ ابدالآباد خدا و ند خدا او میں
سکونت کرے = یہاں تک وہ مضامین مذکور ہوئے ہیں جو کتاب کے
اندر سے لکھے تھے اور چونکہ کتاب اندر باہر بالکل لکھی ہوئی تھی اب ۱۲ باب
سے باہر والے مضمون مذکور ہوتے ہیں اور یہ سب مضامین پہلا ورق سے
شروع ہوں گے یعنے پہلی ترتیب تمام ہوئی اب دوسری ترتیب پہلا ورق
سے ہوتی ہے فقط

۱۲ باب جس میں ۱۷۔ آیت ہیں

(آیت ۱ و ۲) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو
اوڑھے ہوئے اور چاند اوس کے پانوؤں تلے اور اوس کے سر پر بارہ
ستاروں کا تاج = (۲) اور وہ حاملہ تھی اور جننے کے درد اور پیڑ
میں ہو کر چلاتی تھی = مکاشفات ۵ باب آیت ۱ کو دیکھو کہ وہ کتاب اندر
باہر لکھی ہوئی تھی جب کہ اندر کے مضمون اوس کے بیان ہو چکے جو قیامت
کی پیشگوئیاں تھیں اب بیرونی عبارت کے مضامین یوحنا بیان کرتا ہے =
کلام الٰہی کے بعض مضامین مثلاً غزل الغزلات اور کئی تمثیلات و تعلیمات
کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ عورت سے مراد کلیسیا یعنے خداوند کے

لوگوں کی جماعت ہے = اوس کی حالت کا یہہ ذکر ہے کہ وہ حاملہ تھی اور درد
سے چلاتی تھی یعنے عیسایوں کی جماعت بڑے دکھ میں تھی کیونکہ اوس کے
ایک فرزند تولد ہونے والا تہا جب تک وہ تولد نہو لے وہ پیڑ سے چلاتی
تھی اور سورج کو اوڑہے ہوئے تھی یعنے علم الہی میں اوسکا لباس فاخرہ اور
معزز تہا اور وہ لباس ایک سلطنت آیندہ سے مراد ہے جس کے سائے میں
جماعت آرام پاوے گی = اوس عورت کے پانوں تلے چاند تہا مراد اس سے
یہہ ہے کہ خدا کے علم میں کلیسا کا حال ایسا ہونے والا تہا کہ چاند یعنے امرائے
سلطنت اور وزرا ایک ایک کر کے کلیسیا کے قدموں کے تلے آنے
والے تہے = اور بارہ ستارہ کا تاج اوس کے سر پر تہا یا تو بارہ اسقف سے
مراد ہو جنہوں نے آیندہ وقت میں بموجب تواریخ کے کلیسیا کا بندوبست کیا
تہا یا بارہ فرقے اسرائیل کے یا بارہ حواری مسیح کے جو کلیسیاء مسیح کے
ساتھ حکمرانی کرتے تہے = اس تمام باب میں ذکر ہے اسبات کا کہ بت پرستوں
کی سلطنت برباد ہو جاوے گی اور جس وقت میں کہ بت پرست لوگ عیسایونکو
دکھ دے رہے ہونگے عین اوسی وقت میں قسطنطین پہلا عیسائی بادشاہ
پیدا ہوگا گویا کلیسیا نے ایک بیٹا جنا جس کے عہد میں آرام پاویں گے اور اوسکی
سلطنت کے سائے میں ایسی عزت حرمت سے رہیں گے گویا سورج کا لباس رکھتے
ہیں اور چاند یعنے امراے سابقین پیروں تلے ہو جاویں گے = یہہ پیشگوی
بہت اچھی طرح ۳۱۳ء میں واقع ہوئی کہ پہلا عیسائی بادشاہ قسطنطین ظاہر ہوا
تواریخ میں اوس عہد کا حال دیکھو کہ اوس کی پیدایش کے عنقریب جماعت کو

کیسا سخت دردزہ تھا (آیت ۳ و ۴) پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی
دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ اور
اوس کے سروں پر سات تاج تھے (۴) اور اوسکی دم نے آسمان کے
تہائی ستارے کھینچے اور اونہیں زمین پر ڈالا اور اژدہا اوس عورت
کے آگے جو جننے پر تھی جا کھڑا ہوا تاکہ جب وہ جنے تو اوس کے بچے کو
نگل جاوے = ان آیتوں میں یہ بیان ہے کہ جب وہ عیسائی بادشاہ
جو کلیسیا کا فرزند ہے تخت نشین ہونے لگے گا اوس وقت شیطان
بڑے بڑے فساد اوٹھاوے گا اور اوس کے لوگ یعنے بت پرست
حاکم نہ چاہیں گے کہ وہ تخت پر بیٹھے چنانچہ یہ سب کچھ ہو گیا = سرخ اژدہا
سے مراد شیطان ہے سات سر اوس کے اشارہ ہے سات بڑے
صوبوں پر جن کی طاقت سے روم کی سلطنت کو قیام تھا تاریخ میں یہ سات
حکومتیں روم کی مشہور ہیں = اور دس سینگ بموجب بیان دانیال پیغمبر
کے یہ دس بادشاہتیں ہیں = اور اوس کی دم سے مراد دو شخص
ہیں جن کا نام میکسیمین اور لیسینس تھا جو قسطنطین کے بڑے دشمن ظاہر
ہوئے تھے اور ملک بھی اون کے پاس روم کا سوم حصہ تھا اونہوں
نے قسطنطین کو بہت دکھ دیا اور یہ شیطان کلیسیا کے سامنے اس لئے
آ کر کھڑا ہوا کہ جب اوسکا فرزند قسطنطین پیدا ہو یعنے تخت پاوے تو اوسکو
مار ڈالے = (آیت ۵) اور وہ فرزند نرینہ جنے جو لوہے کے عصا سے
سب قوموں پر حکومت کرے گا اور اوسکا لڑکا خدا اور اوس کے تخت کے

اوسکے آگے اوٹھالیا گیا ۔ یعنے اگرچہ شیطان بہت زور مارے گا تو بھی وہ لڑکا پیدا ہوگا جو بڑا اور بہادر ہوگا اور قوی اور مضبوط حکومت کرے گا اور تخت الٰہی کے آگے درجہ مقبولیت پاوے گا اس پیشگوئی کے موافق قسطنطین بادشاہ نے بڑی بہادری سے بادشاہت کی اور چوتھی صدی تک ایسی زبردست حکومت اوس نے کی کہ بت پرستی کو وہاں سے مٹا دیا چنانچہ قسطنطین مذکور نے اور تہوڈیوس عیسائی نے کہا کہ ہم خدا کے نائب ہیں دنیا میں نیکی پھیلا دینگے بت پرستی کو دفع کرینگے اور ایسا ہی اونہوں نے کر دکھلایا = (آیت ۶) اور عورت بیابان میں جہاں خدا نے اوس کے لئے جگہ تیار کی تھی بھاگ گئی تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اوس کی پرورش کریں = بیابان سے مراد یہہ دنیا ہے جب تک کہ کلیسیا خدا کے حقیقی کنعان میں جا پہونچے تب تک یہہ بیابان طے کرنا ضرور ہے جیسے خدا کے کلیسیا فرعون سے جنگ و جدل کر کے مصر سے بیابان میں بھاگ آئے تھے اسی طرح قسطنطین کے وسیلہ جماعت نے بت پرست موذی بادشاہوں کے ظلم سے مخلصی پائی اور روحانی بیابان طے کرنا شروع کیا یعنے اپنے واجبات اور فرائض کے ادا کرنے میں جماعت مشغول ہوئی = اور یہہ بیابان بحساب الٰہی ۱۲۶۰ یوم میں طے ہو جاوے گا جسکو اب تک طے کر رہے ہیں اور عیسائی بادشاہت قایم ہے اگرچہ اور اور قسم کے فساد ہوئے اور ہوتے ہیں اور شاید آگے کو بھی ہونگے مگر یہہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے = (آیت ۷) اور آسمان

آسمان میں لڑائی ہوئی میکال اور اوس کے فرشتے اژدہے سے لڑے اور اژدہا اور اوس کے فرشتے لڑے = آسمان میں یعنے عیسائی سلطنت میں جو قسطنطین کریگا لڑائی ہوگی شیطان کی سلطنت کے لوگ اوس سے لڑینگے = چنانچہ مکسیمن اور لیسین اس بت پرستوں نے اسی خبر کے موافق لڑائی کی تھی = (آیت ۸) اور غالب نہوئے اور نہ آسمان پر اونکو پہر جگہہ ملی = یعنے وہ بت پرست لوگ جو اوس مبلوک بادشاہ سے لڑینگے اوس پر غالب نہوں گے اور اونکو پہر بادشاہت میں کچھ جگہہ نہ ملے گی = چنانچہ یہی ہوا کہ یہہ دونوں بت پرست قسطنطین سے لڑکر فتحیاب نہوئے بلکہ شکست کہائی اور سلطنت میں پہر اونکو دخل نرہا (آیت ۹ و ۱۰) اور بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا اور سارے جہانکو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا اور اوس کے فرشتے بھی اوس کے ساتھ گرائے گئے (۱۰) اور میں نے آسمان پر بڑی آواز یہہ کہتے سنی کہ اب نجات اور قدرت اور سلطنت ہمارے خدا کی اور اختیار اوس کے مسیح کا ہوا کہ ہمارے بہائیونکا مدعی جو رات دن ہمارے خدا کے آگے اون پر تہمت لگاتا تہا گرایا گیا = یعنے بت پرستوں کی سلطنت بالکل نیست و نابود ہو جاوے گی اور سب کچھ خداوند کا بندوبست اوس کے بندوں کے وسیلے سے ہو جاویگا = پس اسی طرح بعد فتح کے تمام بت پرست درہم برہم ہوگئے اور سب اون کے شان شوکت اور اختیار جاتا رہا یہاں تک کہ تمام ارکان سلطنت اور امراے ریاست

سب کے سب عیسائی ہو گئے تھے اس طرح یہہ مضمون بھی پورا ہوا تھا =
(آیت ۱۱) اور اونہوں نے برّے کے لہو سے اور اپنی گواہی
کی بات سے اوس کو جیت لیا اور اپنی جانوں کو مرنے تک عزیز
نہیں جانا = یعنے یہہ فتح جو قسطنطین کو ہو گی اور اوس کے ہمراہیوں
اور سب عیسائیونکو جو یہہ نعمت ملے گی بہادری اور طاقت اور دولت کے
سبب نہیں بلکہ صرف مسیح کے خون اور اوس کے اقرار کی برکت سے
یہہ ہو گا مگر وہ لوگ ایسے ہوں گے کہ اپنی جانوں کو مرنے تک بھی
مسیح سے زیادہ عزیز نجانیں گے = حقیقت میں اوس عہد کے اکثر عیسائی
ایسے ہی مقدس تھے = (آیت ۱۲ و ۱۳) اسواسطے اے اسمانوں
اور اون پر کے رہنے والو خوشی کرو افسوس خشکی اور تری کے رہنے
والوں پر کہ ابلیس تم پاس اوترا اور اوس کا بڑا غصہ ہے کہ وہ جانتا ہے
کہ میرا وقت تھوڑا باقی ہے = (۱۳) اور جب اژدہے نے دیکھا کہ
زمین پر گرایا گیا تو اوس نے عورت کو جو فرزند نرینہ جنی تھی ستایا = یہہ خبر
اس طرح پوری ہوئی کہ جب بت پرستوں کی سلطنت جاتی رہی تو اوس کے
کچھ عرصے کے بعد مذہب میں بدعتیں شروع ہوئیں یہی اون میں شیطان
کا اوترنا ہوا قیصر خود بدعتی ہو گیا اسکندریہ کا اسقف یعنے اتھاناسیس مقدس جو
دیندار شخص تھا بدعتیوں نے عہدہ اسقفی سے گرا دیا اور اوس پر بڑی
مصیبت لائے اور ملک میں بڑا فساد اس بدعت کے سبب برپا ہوا اور
عورت یعنے کلیسیا جو فرزند نرینہ جنی تھی جس میں قسطنطین نیک بادشاہ پیدا

ہوا تھا ستاتے تھے مقدسونکو بدعتیوں نے دکھہ دینے شروع کئے
اور طرح طرح کے واہیات مذہب میں داخل کرکے تعلیم صحیح کو بگاڑنے
لگے اور دینداروںکو ستانے لگے = (آیت ۱۴) اور عورت کو بڑے
عقاب کے دو پر دئے گئے تاکہ اوس سانپ کے سامنے سے بیابان میں
اپنے مقام کو اُڑ جائے جہاں ایک زمان اور دو زمان اور آدھے
زمان تک اوسکی پرورش ہوتی ہے = ایکزمان = ایک برس کے
یا ۳۶۰ یوم کے = دوزمان = ۷۲۰ کے نصف زمان = ۱۸۰ یوم کے
سب برابر ہے = ۱۲۶۰ یوم کے یہ وہی میعاد ہے جس میں کلیسیا میدانکا
سفر طے کرنے والی ہے = اور واضح ہو کہ عقاب کے دو پروں سے نظاہر
وہ مجلس مراد ہے جو تھوڈیوس نے ممالک مغربی اور مشرقی کے دینداروں
اور عالموں سے جمع کی تھی جس مجلس میں اہل بدعت منکر الوہیت مسیح رد کئے
گئے تھے یہ مجلس اوسوقت کے علما کی گویا کلیسیا کے واسطے دو عقاب
کے پر تھے جن کے وسیلے دینداروںکو تسلی اور تشفی ہوئی اور منکرین الوہیت
مسیح مردود ہو کر نکالے گئے اور ثابت ہو گیا کہ منکر الوہیت مسیح بالکل کلام الٰہی کا
اور خدا کا بھی منکر ہے اونکا حصہ آسمانی علم اور صحیح معرفت اور الٰہی نجات میں
کچھ نہیں ہے کیونکہ اوس بڑی مجلس میں جو دیندار اور بڑے بڑے روحانی
عالم جو اس مسئلہ الوہیت مسیح پر فکر کرنے کو جمع ہوئے تھے اونھوں نے
بعد غور و تامل کے مقدس اتھاناسیس کے عقیدے کو جو نماز کی کتاب میں
لکھا ہے خدا کے کلام کے موافق ٹھیک اور درست پایا اس لئے جو کوئی اوسکو

صحیح طور پر نگاہ نہ رکہے وہ ہرگز نجات نپاویگا بموجب حکم کلام الہی کے ۔
(آیت ۱۵ سے ۱۷ تک) اور سانپ نے اپنے مونہہ سے پانی ندی کی مانند
عورت کے پیچہے بہایا تاکہ اوسکو ندی سے بہاوے (۱۶) پر زمین نے
عورت کی مدد کی اور زمین نے اپنا مونہہ کہولا اور اوس ندی کو جو اژدہے
نے اپنے مونہہ سے بہائی تہی لے لیا (۱۷) اور اژدہا عورت پہ غصے ہوا
اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کے حکم مانتے اور یسوع مسیح کی گواہی رکہتے
ہیں لڑنے گیا ۔ یعنے جب معاملات مذکورہ بالا وقوع میں آلیں گے اور شیطان کو
ان سے شکست ہو چکے گی تو اوس وقت لاچار ہوکر شیطان اوس عورت
یعنے کلیسیا کو پانی سے بہانا چاہے گا مگر زمین اوس پانی کو پی لے گی تب
لاچار ہوکر وہ شیطان لڑائی شروع کرے گا ۔ یہہ پیشگوئی یوں پوری ہے
کہ جب فساد مذکورہ بالا ہو چکے تہے تو ملک ویلز کا بادشاہ عیسائیوں کے برخلاف
اوٹہا تہا اور اوس نے اس خیال سے کہ عیسائی لوگ برباد ہو جاویں قوم گاف
کو مدد کے لئے بلایا اور وہ بھی اسی خیال سے آئے تہے کہ ہم عیسائیونکو برباد
کریں گے یہہ ہی پانی تہا جو عورت یعنے کلیسیا کو دبانے کے لئے آیا تہا مگر جسوقت
وہ قوم آئی اور عیسائیوں کو دیکہا اور اون کے مذہب کی عمدیت اور حقیت
معلوم کی تو وہ ساری قوم ایکدم سے عیسائی ہو گئے ویلز کا بادشاہ جو اونکو
عیسائیوں کی مخالفت پر لایا تہا مونہہ دیکہتا رہ گیا اب شیطان نے لاچار ہوکر وہی
اپنا روزمرہ کا پیشہ کہ ہر انسان کو بہکاتا ہے اختیار کیا کیونکہ اوس کے اور سب
جال ٹوٹ گئے مگر یہہ اوسکا جنگ جو قیامت تک دنیا میں رہے گا اور آج تک

سے ہے اسی پر وہ متوجہ ہو گیا = اس طرح یہ خبر پوری ہو گئی ٭

۱۳ باب جس میں ۱۸ آیت ہیں

اس باب کا سارا بیان اکثر مفسرین کے خیال کے موافق روم کے پاپا صاحب کی نسبت لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور دلیل اثبات کی کہ یہ سب بیان پاپا صاحب کی نسبت ہے یہ ہے کہ اس باب کی ساری آیتوں کے مضمون اوس پر صادق آتے ہیں اور اوسکی بت پرستی اور بد دینی ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ہی مخالف مسیح ہے = بعض دنیاوی عقلمند جنھوں نے کلام الہی کی فہمید سے حصہ نہیں پایا وہ کہتے ہیں کہ دین عیسائی نے ابتدا میں صرف پاپا صاحب کے وسیلے سے رونق پائی ہے اوسی کو مفسروں نے حیوان یا مخالف مسیح خیال کر لیا ہے یہ بے انصافی ہے = اسکا جواب یہ ہے کہ دین عیسائی نے پاپا صاحب سے ہرگز رونق نہیں پائی بلکہ بڑا نقصان اوٹھایا اون کی تواریخیں اور عقاید کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ اون کے عقیدے میں خدا کا کلام عوام کے ہاتھ نہ دینا چاہئے اور نماز وغیرہ بند گیا ت سب زبان لاطن میں ہونی ضرور ہے اور کلام الہی کا ترجمہ کسی زبان میں ناجایز ہے پس خیال کرو ایسے عقیدے والے لوگ خدا کے دین کو پھیلاتے ہیں یا روکتے ہیں وہ تو اہل اسلام کے مشایخ کی مانند اپنی رونق بازاری چاہتے ہیں اور اونکے خیالات اور کام بالکل خدا کے کلام کے برخلاف اور کامل بت پرستی کے ہیں جنکا خدا بھی دشمن ہے = اگرچہ اون کے طریقہ میں بہت سے لوگ شامل ہو گئے

تہے مگر ایسے بدچلن اور بد اعتقاد تہے کہ اونکو عیسائی کہتے شرم آتی ہے کیونکہ اونہوں نے خدا کی پاک تعلیم کو بت پرستی میں لپیٹ لیا اوس آدمی سے زیادہ کون برا ہے جو دینداری کا دعوے کر کے ساری خباثت کو عمل میں لاوے اور اسی طرح اوروں کو بھی سکہلاوے = اگر کوئی آدمی عیسائی دین میں ہنود اور اہل اسلام اور دیگر اشرار کی رسومات بد کو شامل کر کے سارے ہندوستان وغیرہ کو اپنے ساتھ کر لے تو کیا اوسکو یوں کہو گے کہ وہ دین عیسائی کا پہیلانے والا ہے اوس نے بہت لوگونکو اپنے ساتھ کر لیا ہے ہرگز نہیں بلکہ وہی پہیلانے والا ہے جو افراط تفریط سے بچکر کلام الہی کی صحیح تعلیم کو پہیلاوے مگر پاپا صاحب نے ایسا نہیں کیا پس اون کی نسبت ہمارے مفسروں کا خیال بہت درست ہے کہ وہی شخص مخالف مسیح ہے جسکا ذکر مکاشفات میں آیا ہے = اور تمام آیات اس ۱۳ باب کی اوپر صادق آتی ہیں = (آیت ۱) اور میں سمندر کے ریتے پر کہڑا تہا اور ایک حیوانکو سمندر سے اوٹہتے دیکہا جس کے سات سر اور دس سینگ تہے اور اوسکے سینگوں پر دس تاج اور اوس کے سروں پر کفر کے نام تہے = سمندر سے مراد جہان کی مختلف قومیں ہیں بموجب مشاہدات ۱۷ باب آیت ۱۵ کے = حیوان پاپا صاحب ہیں بموجب تفسیر ۱۳ باب آیت ۱۸ کے = سات سر روم کے سات پہاڑ ہیں جہاں پاپا صاحب کا دار السلطنت ہے = اور دس سینگ دس بادشاہتیں ہیں جو آج تک پاپا صاحب سے متعلق ہیں یعنے بموجب دانیال ۷ باب آیت ۲۴ و ۲۵ کے = (آیت ۲) اور وہ حیوان جو میں نے دیکہا چیتے کی شکل تہا اور اوس کے پانوں بہالو کے سے اور اوسکا مونہہ ببر کے مونہہ کا سا تہا اور

اژدہے نے اپنی قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اوسے دیا = یعنے چیتے اور بہالو اور ریچھ اور ببر کے عادات اوس حیوان ہیں اپنے اپنے مزاج پر ہوں گے اور شیطانی قدرت اور اختیار اوس ہیں ہوگا پاپا کی تواریخین دیکھنے سے یہہ حال ظاہر ہو سکتا ہے کہ دینداری کے برخلاف اوس نے دنیا میں کیا کیا کام کئے جو سلطنت اور بہایم کے خصایل ہیں یعنے زنا کاری اور جھوٹھ غرور خود پسندی خدا کا مقابلہ اوس کے دین کو رد کر کے بت پرستی وغیرہ امور جو اون کی نسبت مشہور باتیں ہیں اونہیں کا ذکر ان آیات میں ہے (آیت ۳) اور میں نے اوس کے سروں میں سے ایک کو گویا موت تک زخمی دیکھا پر اوسکا زخم کاری چنگا ہو گیا تھا اور ساری زمین اوس حیوان کے پیچھے تعجب کرتے چلے = یعنے اوس حیوان کے سات سروں میں سے میں نے ایک سر کو زخمی دیکھا اور پھر چنگا ہو گیا = یہہ اشارہ ہے ایک سلطنت پر جو اوس کے برخلاف ہو جاوے گی اور پھر کبھی اوس کی اطاعت نکرے گی مگر اور سب لوگ اوس کے تابعدار رہیں گے سو انگلستان کی سلطنت اوس سے جدا ہو گئی ہے = (آیت ۴) اور اونہوں نے اژدہے کو جس نے حیوان کے تئیں اختیار دیا پوجا کی اور حیوان کو پوجا کی اور کہا کون اوس حیوان کی مانند ہے کون اوس سے لڑ سکتا ہے = یعنے اوس کے فرمانبردار لوگ اگرچہ اپنے گمان میں خدا کی پرستش کرتے پر حقیقت میں بت پرستی کے سبب اژدہا یعنے ابلیس کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ دنیا کے سب بت پرست اپنے گمان میں خدا پرست ہیں لیکن کلام الہی کے موافق شیطانوں کو پوجتے

ہیں اسی طرح پاپا صاحب کے تابعدار گرجوں میں بتوں کو پوجتے ہیں جس دلیل سے
اور قومیں بت پرست ہیں اوسی دلیل سے پاپا صاحب اور اوس کے مطیع
بھی شیطان پرست ہیں نہ خدا پرست جب تک کہ وہ تصویروں اور بتوں کو پھینک کر
انجیل کے موافق خدا کی پرستش نکریں = اور اگر غور کرو تو وہ لوگ نہ صرف
شیطان کی پرستش بلکہ پاپا صاحب کی پرستش بھی کرتے ہیں جیسے شیطان نے
اپنے تخت پر بٹھلایا ہے کیونکہ اوس کے سامنے دوزانو ہوکر اپنے گناہوں
کی معافی اوس سے مانگتے ہیں اور الٰہی تعظیم اوسکو دیتے ہیں جو دین عیسائی
کے بالکل برخلاف ہے اور وہ لوگ یہہ بھی کہتے ہیں کہ پاپا صاحب کے برابر کوئی
نہیں ہے وہ ہی خدا کی کرسی پر بیٹھا ہے اور سب دیندار جنہیں ہیں یہہ قول
تمام رومن کیتھولک کا ہے = (آیت ۵) اور ایک مونھہ جو بڑا بول بولتا
اور کفر بکتا تھا اوسے دیا گیا اور بیالیس مہینے تک لڑائی کرنے کو اوسے
اختیار دیا گیا = اوسکو ایک مونھہ دیا گیا جو بڑا بول بولتا ہے یہہ اشارہ ہے اوس
بات پر جو پاپا صاحب اپنی نسبت بڑا دعوے کرتا ہے اور گناہوں کی معافی
کا بڑا بول بولتا ہے اور آپکو خدا کا نایب اور دوزخ اور بہشت کو اپنے اختیار
میں جانتا ہے = اور بیالیس مہینے تک اوسے لڑنے کا اختیار دیا گیا
۴۲ مہینے = ۱۲۶۰ یوم یعنے برس کے مطلب یہہ ہے کہ اتنے عرصے تک بیچارا
کلیسیا کو دنیا میں دکھہ اوٹھانا اور حیوان سے لڑنا ضرور ہے مگر کوئی نہیں جانتا
کہ اس تعداد کی ابتدا کب سے ہے اور یوم کی مقدار کیا ہے صرف اتنا جانتے
ہیں کہ اس عدد پر انبیائے سابق بھی متفق ہیں (آیت ۶) اور اوس نے

خدا کے حق میں کفر بکنے پر اپنا مونہہ کھول دیا تاکہ اوس کے نام اور اوس کے مقام اور اون پر جو آسمان میں رہتے ہیں کفر بکے = یعنے خدا کے نام اور مقام یعنے مرتبے کی حقارت اور مقدسوں اور فرشتوں کی نسبت بیجا خیال کرکے اون کی بھی تحقیر اوسکے عقاید اور فعال و اقوال سے ہووے گی سو ہو رہی ہے (آیت ۷) اور اوسے یہہ دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑائی کرے اور اونپر غالب ہووے اور سب قوموں اور زبانوں اور فرقوں پر اسے اختیار دیا گیا = یعنے وہ مقدسوں سے لڑکر غالب آویگا سو تواریخ میں دیکھو کہ اوس نے لاکھ لاکھ آدمی سچے عیسائی خداپرست اپنی بدعت کے منوانے کے لئے طرح طرح کے عذاب دے کر مار ڈالے اور آج تک مقدسونکا دشمن اور موذی ہے (آیت ۸) اور زمین کے وے سب رہنے والے اوس کی پوجا کریں گے جن کے نام برہ کی کتاب حیات میں جو بناے عالم سے مقتول ہوا نہیں لکھے گئے = یہاں سے ظاہر ہے کہ اوس کے فرماں بردار لوگ نجات نپاویں گے کیونکہ اون کے نام کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے بلکہ وہ لوگ جو مسیح پر صحیح ایمان رکھتے ہیں اور پاپا صاحب کی پرواہ نہیں رکھتے صرف کلام الٰہی کو اپنا پیشوا جانتے اور مانتے ہیں وہی نجات پاویں گے = دوسری یہہ بات ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح ازلی مقتول ہے جسکا ظہور پنطوس پلاطوس کے عہد میں یروشلم کے دروازے پر ہوا ہے = (آیت ۹) جو کسی کا کان ہو تو سنے = یعنے یہہ بات بڑی غور کرنے کی ہے دینداری کے دعوے کے ساتھہ جیسو انکی پرستش اور اوس کی تعلیم و تعظیم بیجا کرنا ہرگز مفید نہیں بلکہ

اوس سے بچنا لازم ہے (آیت ۱۰) اگر کوئی قید کرنے کو لیجاتا ہے سو
وہ قید میں پڑتا ہے اور جو تلوار سے قتل کرتا ہے سو ضرور ہے کہ تلوار
ہی سے قتل کیا جائے مقدسونکا صبر اور ایمان یہاں ہے = یعنے
اوس حیوان کے وسیلے قید اور تلوار بھی مقدسوں پر چل جاوے گی مگر
مقدسونکو لازم ہے کہ صبر کریں کیونکہ اون کے ایمان اور صبر کا امتحان ہے
ثابت قدم رہیں یہ جانکر کہ اوس ایذا دہندہ کو بھی عدالت کے دن اوسی طرح
سزا دیجائے گی = (آیت ۱۱ سے ۱۸ تک) اور میں نے ایک اور
حیوان کو زمین سے اوٹھتے دیکھا اور برے کی مانند اوس کے دو سینگ
تھے اور اژدہے کی مانند بولتا تہا (۱۲) اور وہ پہلے حیوان کے سارے
اختیار پر اوس کے آگے عمل کرتا اور زمین اور اوس کے رہنے والوں
سے پہلے حیوان کو جسکا زخم کاری چنگا ہوا پجوا تا ہے (۱۳) اور وہ بڑے
اچنبھے ظاہر کرتا ہے یہاں تک آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر
آگ گراتا ہے (۱۴) اور اون اچنبھوں کے وسیلے جن کے دکہانے
کی قدرت حیوان کے سامنے اوسے دی گئی زمین کے رہنے والونکو دغا
دیتا ہے کہ زمین کے رہنے والوں سے کہتا ہے کہ اوس حیوان کی جس میں
تلوار کا زخم تہا اور پھر جیا ہے مورت بناؤ (۱۵) اور اوسے یہ دیا گیا کہ
حیوان کی مورت کو جان بخشے تاکہ حیوان کی وہ مورت باتیں بھی کرے
اور اون سب کو جو حیوان کی مورت کو نہ پوجیں قتل کروائے (۱۶) اور وہ سب
چھوٹوں اور بڑوں اور دولتمندوں اور غریبوں آزادوں اور غلاموں کے

داہنے ہاتھ یا ماتھے پر نشان کرواتا ہے (۱۷) اور یہ کہ کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے جب تک کہ وہ نشان یا حیوان کا نام یا اوس کے نام کا شمار اوس پر نہووے (۱۸) حکمت یہاں ہے جو عقل رکھتا ہے حیوان کا عدد گن جائے کیونکہ وہ انسان کا عدد ہے اور اوسکا عدد ۶۶۶ ہے = یہ ایک اور پیش گوئی ہے قوم خیروٹ کی بابت جو فرقہ پاپا صاحب سے نکلے تھے وے لوگ فریب سے تقیہ کرتے تھے اور دوسرے قسم کے لوگوں میں جا ملتے تھے اون کی ایک سوسائیٹی تھی پاپا صاحب کے ماتحت وہ دوست بنکر لوگوں کے حالات دریافت کرنے کو اور یہ معلوم کرنے کو کہ کون کون پاپا صاحب کا مخالف ہے اور در پردہ لوگونکو پاپا صاحب کا مطیع بنانے کو فریب بازی سے قوموں میں گھستے تھے اور پاپا صاحب کے مخالفونکو دریافت کر کے یا تو مطیع بناتے یا قتل کرواتے تھے گویا پاپا صاحب میں جان ڈلواتے تھے اور محمدی و ہندو فقیروں کے موافق جھوٹھی کرامتیں اور فریب بازی کے معجزے دکھلا کر پاپا صاحب کی بزرگی ظاہر کرتے تھے اور لوگوں کے صحیح خیالونکو باطل کر ڈالتے تھے یہ اون کی تواریخ ہے اسی سے اوپر کے سب آیتونکا مطلب کھل جاتا ہے جو آیت ۱۲ سے ۱۷ تک لکھا ہے سب حال فرقہ خیروٹ کا مذکور ہے سو یہ بھی پورا ہوگیا = آیت ۱۸ میں ہے کہ جو کوئی عقل رکھتا ہے حیوان کے عدد کا شمار کرے کیونکہ حیوان سے مراد ایک آدمی ہے جو کہ یہ کچھ کریگا واضح ہو کہ علماے دین نے بعد فکر کے خیال کیا ہے کہ پاپا صاحب کا سب بندوبست دینی صرف لاطن زبان میں ہے اور وہی لاطن زبان

اون کی ہے اس لئے لفظ لیٹنس جو پاپا صاحب پر صادق آتا ہے اوسی کے
عدد ۶۶۶ ہیں اس سے اور بھی زیادہ یقین ہے کہ یہ خبر پاپا صاحب کی ہے
اور حساب اسعدد کا یوں ہے لیٹنس لفظ میں ۸ حروف ہیں —
اِل = ۳۰ – اِی = ۱ ئی = ۳۰۰ – رای = ۵ – آئی = ۱۰ – ان =
۵۰ – او = ۷۰ – اس = ۲۰۰ پس ۳۰ + ۱ + ۳۰۰ + ۵ + ۱۰ + ۵۰
+ ۷۰ + ۲۰۰ = ۶۶۶ کے

۱۴ باب جس میں ۲۰ – ایت ہیں

(آیت ۱ سے ۵ تک) اور میں نے نگاہ کی اور دیکھو وہ برہ سیحون
پہار پر کھڑا تہا اور اوس کے ساتہہ ایک لاکھ چوالیس ہزار جن کے ماتھوں
پر اوس کے باپکا نام لکھا تھا (۲) اور میں نے آسمان سے آواز سنی
جو بہت پانیوں کے شور اور بڑی گرج کی آواز کی مانند تھی اور وہ آواز جو
میں نے سنی بربط نوازوں کی سی تھی جو اپنی بربطیں بجاتے ہیں (۳)
اور وے تخت کے سامنے اور چاروں جانداروں اور اون بزرگوں کے
آگے گویا نیا گیت گارہے تہے اور اون ایک لاکھ چوالیس ہزاروں کے
سوا جو زمین سے خریدے گئے تہے کوئی اوس گیت کو نہیں سیکھ سکا (۴)
یہ وے ہیں جو عورتوں کے ساتھ گندگی میں نہ پڑے کیونکہ کنوارے ہیں
اور یہ برہ کے پیچھے جہاں کہیں وہ جاتا ہے ہو لیتے ہیں یہ خدا اور برہ
کے لئے پہلے پہل ہو کے آدمیوں میں سے مول لئے گئے ہیں =

(۵) اور اون کے موںھ میں مکر نہ پایا گیا کیونکہ وے خدا کے تخت کے آگے
بے عیب ہیں = ان آیتوں میں یہ بیان ہے کہ اگرچہ بدکاری کی کثرت
اور رومن کیتھولک فرقے کی ترقی ایسی ہو جاوے کی جسکا ذکر اوپر ہو گیا کہ تمام
جہان میں رومن کیتھولک لوگ کثرت سے نظر آنے لگے تھے تو بھی خدا نے
اپنے برگزیدے لوگ جدے کر رکھے تھے جو حیوان یعنے پاپا صاحب کی
اطاعت بیجا سے کسی طرح آپکو بچاتے تھے جن میں خداوند مسیح موجود تھا
یعنے مسیح روحانی کوہ صیحون پر کھڑا ہوا یوحنا کو نظر آیا اور اوس کے ساتھ ایک
بڑی جماعت مقدسوں کی حاضر رہتے تھے جو خدا کے پسندیدہ لوگ تھے یہ ایسی بات
ہے جیسے اسلاطین ۱۹ باب آیت ۱۴ سے ۱۸ تک دیکھنے کے بعد معلوم
ہوتا ہے کہ جسوقت تمام بنی اسرائیل بعل پرست ہو گئے تو بھی خداوند نے سات
ہزار آدمی اپنے لئے چن رکھے تھے جنہوں نے بعل کی پرستش نہیں کی
تھی = اسی طرح پاپا صاحب کے عروج کے عہد میں سچے عیسائی بھی رلے
ملے موجود تھے اگرچہ دنیاوی طور پر مغلوب ہوں پر روحانی طور پر غالب تھے
اون کے یہ اوصاف ہیں کہ خداوند مسیح اون میں ہو گا اور خدا کی مہر جو حقیقی
برگزیدگی ہے اون کے ماتھوں پر ہو گی وے خدا کی ستایش اور بندگی
نئے عہد کے مطابق الہی تخت کے حضور گاتے ہوں کے اور وہ ایسے
صحیح طور پر خدا کی ستایش اور بندگی کرتے ہوں گے کہ آسمانی کلیسیا اور
چوبیسوں بزرگوں کے آگے اون کی عبادت کو خدا سے رسائی ہو گی وہ مسیح
کے زمین سے خریدے ہوئے لوگ ہیں اور جو نیا گیت وہ گاتے ہیں وہ

CamScanner

ایسا گیت ہے کہ اون کے سوا کوئی دنیاوی آدمی اوسکو سیکھ نہیں سکتا کیونکہ وہ گیت روح القدس کی تعلیم سے اونہوں نے سیکھا ہے = وہ زناکاری سے پرہیزگار ہوں گے کہ کچھ بھی اونکا کنوارپن ہے نہ وہ کنوارپن کہ بظاہر نیک ہوں اور بباطن بدکاری کریں جیسے جھوٹھے لوگ کرتے ہوں گے اور اون کی یہ عادت ہوگی کہ جدہر مسیح جاوے یعنے جسطرف اوکو خدا کی مرضی اوس کے کلام سے معلوم ہووے اوسی طرف وہ لوگ مڑجاتے ہوں گے یعنے اپنی جسمانی خواہشوں کی پیروی نکریں گے اور ریاکاری مکر و فریب دغابازی سے اونکا باطن صاف ہوگا ان صفتوں کے سبب سے مسیح میں ہوکر وہ بھی خدا کے سامنے بےعیب ہوں گے = سو یہ بھی ظاہر ہے ایسے لوگ ہر عہد میں پائے جاتے ہیں پاپا صاحب کے عہد عروج میں بھی ضرور تھے جو ظاہر بھی ہو گئے اور خدا کا کلام لے کر پاپا صاحب کی مخالفت پر اوٹھے اور اوس سے الگ ہوکر پروٹسٹنٹ کہلائے (**آیت ۶ و ۷**) اور میں نے ایک اور فرشتے کو انجیل ابدی لئے ہوئے آسمان کے بیچوں بیچ اوڑتے دیکھا تاکہ زمین کے رہنے والوں اور سب قوموں اور فرقوں اور زبانوں اور لوگوں کو خوشخبری سناوے (۷) اور اوس نے بڑی آواز سے کہا خدا سے ڈرو اور اوسکو عزت دو کیونکہ اوسکی عدالت کی گھڑی آئی اور اوسی کو سجدہ کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے سوتے پیدا کئے = یعنے اوس عہد میں ایک شخص انجیل کی منادی کرنے کو اوٹھے گا اور سب قوموں اور سب زبانوں کے لوگوں کو اوسکی خبر دیگا اور آسمان کے بیچوں بیچ سے اوٹھے گا یعنے پاپا صاحب کے درمیان سے

اوسکا اوٹھنا ضرور ہے اور وہ شخص یہ کہے گا کہ غیروں کی پرستش چھوڑ کر خدا
کو پوجو اور خدا ہی کو عزت دو نہ پاپا صاحب کو = سو یہ ہی ہو گیا کہ لوتھر صاحب
پاپا صاحب کے لوگوں کے درمیان سے اوٹھا اور انجیل کی خبر اوسی عہد
سے ہر زبان اور قوم کو دیجاتی ہے کیونکہ اوسی وقت سے انجیل کے
ترجمے ہونے شروع ہوئے تھے پہلے پاپا صاحب نے کلام الہی کو بند
کر رکھا تھا = **(آیت ۸)** اور اوس کے پیچھے ایک دوسرا فرشتہ
آیا اور بولا گر پڑا گر پڑا بابلون وہ بڑا شہر کیونکہ اوس نے اپنی حرامکاری
کی شراب غضب ساری قوموں کو پلائی = اس پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس عہد کے بعد شہر روم جسکا لقب بابلون بھی ہے جو پاپا صاحب کا دار
السلطنت ہے برباد ہو جاوے گا = یہ پیشگوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہوئی
کیونکہ ابھی اوسکا وقت نہیں آیا ابھی یہ انجیل کی منادی ہو رہی ہے جب اوپر
کی آیت کے موافق ہر زبان اور ہر قوم میں منادی ہو جاوے گی اوس کے
بعد اور قیامت سے پہلے یہ خبر پوری ہو جاوے گی جسکی آثار اسوقت ہی
نمایاں ہیں = **(آیت ۹ سے ۱۲ تک)** اور ایک تیسرا فرشتہ
اون کے پیچھے آیا اور بڑی آواز سے بولا کہ جو کوئی اوس حیوان اور
اوس کی مورت کی پوجا کرتا اور اوسکا نشان اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر ہونے
دیتا ہے (۱۰) وہ خدا کے قہر کے شراب سے جو اوس کے قہر کے پیالے
میں بے ملائے ڈھالے گئے پئیگا اور مقدس فرشتوں کے آگے اور
برّے کے سامنے آگ اور گندھک میں عذاب اوٹھاویگا (۱۱) اور اونکے

عذابکا دہواں ابدلاباد اوٹہتا رہتا ہے اور اونکو جو حیوان اور اوسکی
مورت کو پوجا کرتے ہیں اور اوسکو جو اوس کے نام کا نشان لیتے ہے
رات دن آرام نہیں ہے (۱۲) یہاں مقدسوں کا صبر ہے یہاں وہی ہیں
جو خدا کے حکموں اور یسوع کے ایمان کو لئے رہتے ہیں = ان آیتوں کا
یہہ مطلب ہی کہ جب پیشگوئی کے طور پر سب حالات خداوند کی طرف سے بیان
ہو چکے اور اوس حیوان کی شرارت کا ذکر بھی سنا دیا گیا اور خدا کے
لوگ اون میں سے الگ ہو کر ابدی انجیل کی منادی ہی کرنے لگے اور
کلام الہی کا پڑہنا اور سمجہنا معلوم کرنا بھی ترجموں اور منادیوں کے وسیلے
سے ظاہر ہو گیا اگر اب بھی دنیا کے لوگ اپنی نادانی اور کم توجہی سے باز
نہ آویں اور پاپا صاحب کی اطاعت بیجا کو نہ چھوڑیں تو اب دیکھو عدالت کے
دن کچھ عذر باقی نہیں بیشک وہ عذاب ابدی میں گرفتار ہو جاوینگے
خدا کے غضب اور قہر کی شراب پیوینگے فرشتوں کے اور خداوند مسیح
کے سامنے جسکو اپنا نجات دہندہ جانکر حیوان اور اوسکی مورت کو پوجتے
تھے آگ اور گندہک کا عذاب اوٹہانا ہوگا جس سے ابدلاباد دہواں اوٹھیگا
اور اوس کے اہل کو رات دن کبھی آرام نہ ملیگا = یہہ مقام بڑا نازک ہے
یہاں پر مقدسوں کا صبر دیکھا جاتا ہے اور یہاں پر وہ آدمی ظاہر ہو جاتے
ہیں جو خدا کے احکام اور یسوع مسیح کا ایمان تہام رہے ہیں = (آیت ۱۳)
اور میں نے آسمان سے آواز سنی جو مجھ سے کہتی ہے کہ لکھ مبارک وے
مردے جو اب سے خداوند میں مرتے ہیں روح کہتی تھی کہ ہاں وے

اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں پر اون کے کام اون کے پیچھے چلے آتے ہیں = اس آیت میں اون شہداؤں کا ذکر ہے جو پاپا صاحب کے عروج میں مسیحی ایمان اور الہی احکام کی پاسداری سے مارے جاویں گے یا اون تمام مردگان کا جو آزمایش میں اپنا مسیحی ایمان اور دین نگاہ رکھتے ہیں اور صابر رہتے ہیں اون کے نسبت یوں آواز آئی کہ وے مبارک ہیں اور اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں = لفظ لکھ بتلاتا ہے کہ مبارکبادی اور آرام حقیقی کی تحریر اونکی نسبت ہو چکی ہے کلام الہی میں = اور لفظ روح کہتی ہے ظاہر ہے کہ اس عمدہ مضمون کی صداقت پر نہ صرف زبانی بیان ہے مگر خدا کی روح بھی انسان کے دلمیں گواہی دیتی ہے کہ ضرور جو لوگ خداوند مسیح میں ہو کر مرتے ہیں نہ ظاہری رسوم اور پاپا صاحب کی بدعت میں تو وہ اپنی محنت سے آرام پاتے ہیں = اور اون کے کام اون کے پیچھے چلے آتے ہیں کیونکہ انسان کے اعمال اگرچہ کیسے ہی نیک کیوں نہوں یہ لیاقت نہیں رکھتے کہ اولاً پیش کئے جاویں بلکہ وہ الہی راستبازی جو مسیح سے ہے اول پیش ہوتی ہے اور اوس کے سبب جب انسان راستباز ٹھہر چکا تب اوس کے نیک اعمال بھی مسیح میں ہو کر پیش ہونے کے لایق ہوتے ہیں ورنہ انسان کی مجرد نیک اعمال بدون مسیح کے پیش ہونے کے لایق نہیں ہیں = (آیت ۱۴) اور میں نے نظر کی اور دیکھو ایک سفید بدلی اور اوس بدلی پر کوئی انسان کے بیٹے سا بیٹھا تھا جس کے سر پر سونے کا تاج اور اوس کے ہاتھ میں ایک ہنسوا تھا = اس آیت میں قیامت

کے شروع کا ذکر ہے اور سبات کا بیان ہے کہ بعد ان واقعات مذکورہ کے
فوراً قیامت کا شروع ہو جاویگا اور حضرت مسیح سفید بدلی میں ظاہر ہوگا جیسے
اوس نے متی ۲۴ باب آیت ۳۰ میں فرمایا ہے اور اوسوقت وہ اپنے
ہاتھ میں ایک ہنسوا لیگا تاکہ زمین کو کاٹے کیونکہ اب اوس کے کاٹنے کا
وقت آپہونچا (آیت ۱۵ و ۱۶) اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے نکلا
اور اوس سے جو بدلی پر بیٹھا تھا بڑی آواز سے پوکارتے لگا کہ اپنا ہنسوا لگا اور
کاٹ کیونکہ کاٹنے کی گھڑی تیرے واسطے آپہونچی ہے کہ زمین کی فصل پک
گئی ہے (۱۶) اور اوس نے جو بدلی پر بیٹھا تھا اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور
زمین دروکی گئی = ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اون ایام میں کوئی
مقدس اسقف یا کوئی اور برگزیدہ بندہ مسیح کے روحانی ہیکل میں اسم کے
دعا شروع کریگا اور اوس کی دعا قبول ہوگی اور زمین کاٹی جاوے گی
(آیت ۱۷ سے ۱۹ تک) اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے جو آسمان
میں ہے نکلا جس کے پاس وہی ایک تیز ہنسوا تھا (۱۸) اور ایک اور
فرشتہ جسکا آگ پر اختیار تھا قربان گاہ سے نکلا اور اوسکو جس کنے
تیز ہنسوا تھا بڑے شور سے یہ کہہ کے پوکارنے لگا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور
تاک زمین کے گچھے کاٹ کیونکہ اوس کے انگور پک چکے (۱۹) اور اوس
فرشتے نے اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور زمین کے تاک کو کاٹا اور خدا کے
غضب کے بڑے کولہو میں ڈالدیا = یوئیل ۳ باب ۱۳ میں بھی لکھا ہے
کہ قیامت کے شروع میں ایسا ہوگا کہ شریر لوگ دنیا سے کاٹے جاوینگے

اور یہہ اس لیے کہ اون کے شرارت سے کام پورے ہو جاویں گے اور اونکا
وہ انجام کہ اب کاٹے اور آگ میں ڈالے جاویں آپہو نچے گا اور خدا کے
کارندے اس کام کے واسطے نکل کر احکام کو پورا کریں گے اور دنیا مین بہت
خونریزی ہو جاوے گی (آیت ۲۰) اور کولہو شہر کے باہر ٹرا گیا اور کولہو
لہو سو کوس تک ایسا بہا کہ گھوڑون کی باگون تک پہونچا = اس قسم کا ذکر یشعیا
۳۴ باب آیت ۲ میں اور نوحہ ا باب آیت ۱۵ میں بھی ملتا ہے کہ آخری وقت مین
خدا کا غضب خونریزی کے وسیلے ظاہر ہوا اور بہت سے شریر مارے جاوینگے
تفسیر طالمود سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی خونریزی ہو گی کہ گھوڑوں کی باگ تک
خون پہونچ جاویگا = ہمارا خداوند مسیح لوگوں کے گناہوں کے واسطے شہر
کے باہر مارا گیا اگر کوئی آدمی اوس کی یہہ وکالت کہ اوس نے ہمارے لئے
اپنی جان دی قبول نہ کرے تو لایق ہے کہ وہ خود شہر کے باہر مارا جاوے

۱۵ باب جس میں آٹھہ آیت ہیں

۱۴ باب سے لیکر آخر کتاب تک جو پیشگوئیان آئی ہیں یہہ سب ابتک پوری نہیں
ہوئیں مگر اوپر کی پیشگوئیاں سب پوری ہو گئیں ہیں مگر ان پیشگویوں کے پورے
ہونے کا وقت درجہ بدرجہ چلا آتا ہے اسوقت ان کی تفسیر صرف عبارت کے
لحاظ سے کیجاتی ہے مگر بعد پورا ہونے کے عبارت و واقعہ دونوں کے لحاظ
سے تفسیر کیجایا کرتی ہے جیسے اوپر گذرا (آیت ۱) اور میں نے ایک اور
نشان آسمان میں دیکھا جو بڑا اور عجیب تھا یعنی سات فرشتے جو پچھلے سات آفتیں لئے

ہوئے تھے کیونکہ اون سے خدا کا غضب پورا ہوا ہے — اس آیت سے
ظاہر ہے کہ بعد اوس جنگ کے جس میں بہت بڑی خونریزی ہوگی اور سات
آفتیں دنیا میں آنے والی ہیں اور یہ بھی مذکور ہے کہ سات آفتیں پچھلی ہیں
اون کے بعد اور کوئی آفت کلیسیا پر نہ آوے گی کیونکہ اونہیں سے خدا کا
غضب پورا ہو جاویگا اور اون سات آفتوں کا ذکر آیات آئندہ میں آتا ہے
(آیت ۲) اور میں نے شیشہ کا سمندر سا آگ ملے ہوئے کچھ دیکھا اور
وے جو حیوان اور اوسکی مورت اور اوس کے نشان اور اوس کے نام کے
عدد پر غالب آئے تھے شیشے کے سمندر پاس خدا کی بربطیں لئے کھڑے
— شیشے کا سمندر جس میں آگ ملی ہوئی ہے بظاہر وہ کوئی سخت زمانہ اسکے
بعد آنے والا ہے جس میں مصیبتیں ہوں گی اور اوس عہد میں سچے مقدس
جو پاپا صاحب کو پہچان کر اوس سے الگ ہوں گے دعا اور منت میں مشغول
رہے ہوں گے (آیت ۳ و ۴) اور خدا کے خادم موسے کا گیت
اور برہ کا گیت یہ کہہ کے گاتے تھے کہ اے خداوند خدا قادر مطلق تیرے کام
بڑے اور عجیب ہیں اے مقدسوں کے بادشاہ تیری راہیں راست اور درست
ہیں (۴) اے خداوند کون تجھ سے نہ ڈریگا اور تیرے نام کا جلال ظاہر نہ کریگا
کیونکہ تو ہی صرف قدوس ہے کہ سب قومیں آویں گی اور تیرے حضور سجدہ کرینگی
کہ تیری عدالتیں ظاہر ہوئی ہیں — موسے کا گیت جسکا خلاصہ یہاں مذکور
ہے خروج ۱۵ باب آیت ۱ سے ۱۹ تک اور استثنا ۳۲ باب آیت ۱ سے دیکھنے
کے بعد معلوم ہوگا — اور برہ کا گیت مکاشفات ۴ باب آیت ۳ کے دیکھنے



سے معلوم ہوتا ہے = پس مطلب یہہ ہے کہ اوس برے وقت میں خدا
کے مقدس لوگ اوس بڑی فتحمندی اور بدکارون کی سزا کے سبب جسکا ذکر
۱۴ باب آیت ۱۹ و ۲۰ میں ہے خدا کا شکر کرتے ہوں گے اور اون کی ستائش
موسوی گیت اور برہ کے گیت کی ہووے گی = (آیت ۵ سے
۸ تک) اور بعد اس کے میں نے نظر کی اور دیکھو گواہی کے خیمے کی ہیکل
آسمان پر کہولی گئی (۶) اور وے سات فرشتے سات آفتیں لئے اور
صاف براق پوشاک پہنے ہوئے اور سونے کے سینہ بند سینوں پر لپیٹے
ہوئے ہیکل سے نکل آئے (۷) اور اون چار جانداروں میں سے ایک
نے سونے کے سات پیالے خدا کے جو ابدالآباد زندہ ہے قہر سے بہرے
ہوئے اون سات فرشتوں کو دئے (۸) اور ہیکل خدا کے جلال اور
اوس کے قدرت کے سبب دہوئیں سے بہر گئے اور جب تک اون سات
فرشتوں کی سات آفتیں تمام نہوئیں کوئی ہیکل میں داخل نہیں ہوسکا = ان
آیتوں میں یہہ بیان ہے کہ یوحنا نے گواہی کے خیمے کی ہیکل کو آسمان پر
کہولا دیکھا اور وہ سات فرشتے جو آخری سات آفتیں لئے ہوئے ہیں اور
جنکی پوشاک سفید ہیں اور سونے کے سینہ بند سینے سے لپیٹے ہوئے
ہیں جو اون کی فضیلت روحانی ہے اوس ہیکل سے نکلے بعد اوس کے چاروں
جانداروں میں سے ایک نے سونے کے سات پیالے قہر الہی سے بہرے
ہوئے اونکو دئے اوسوقت جلال الہی ہیکل میں ایسا نمایاں ہوا کہ بالکل ہیکل
دہوئیں سے بہر گئی اور جب تک وہ آفتیں دنیا میں پوری نہوئیں کوئی آدمی

ہیکل میں کثرت جلال کے باعث داخل نہو سکا یہہ خدا کے جلال کا ظہور اوسوقت
میں ہوجاوےگا اسکا نمونہ خروج ۴۰ باب آیت ۳۴ و یشعیاہ ۶ باب آیت ۴
و ۲ تواریخ ۵ باب آیت ۱۴ و ۱ سلاطین ۸ باب آیت ۱۰ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

۱۶ باب جس میں ۲۱ آیت ہیں

(آیت ۱) اور میں نے ہیکل سے ایک بڑی آواز سنی جو اون سات
فرشتوں کو کہتی تھی کہ چلو اور خدا کے قہر کے پیالونکو زمین پر انڈیلو ہیکل
میں سے اون سات فرشتوں کو کہا گیا جاؤ اور الہی قہر کے پیالونکو زمین پر
انڈیلدو یعنے اون سات آفتونکا شروع کرو تاکہ ایک ایک آفت آکر
سب پوری ہوجاویں = (آیت ۲) اور پہلا چلا گیا اور اپنا پیالہ زمین
پر انڈیلا تب اون آدمیوں میں جن پر حیوانکا نشان تہا اور اون میں جو اوسکی
مورت کو پوجا کرتے تھے برا اور زبون پہوڑا پیدا ہوا = یہہ پہلی آفت ہے کہ
سب حیوان پرستوں پر ایک عالمگیری پہوڑا وبا کے طور پر نکلیگا جیسے
خروج ۹ باب آیت ۹ سے ۱۱ تک دیکھنے سے ظاہر ہے کہ اہل مصر میں نکلا تہا
(آیت ۳ سے ۷ تک) اور دوسرے فرشتے نے اپنا پیالہ سمندر
میں انڈیلا اور وہ مردے کیسا لہو بن گیا اور ہر جیتی جان سمندر میں مرگئی
(۴) اور تیسرے فرشتے نے اپنا پیالہ ندیوں اور پانی کے سوتوں میں
انڈیلا اور وے لہو ہوگئی (۵) اور میں نے پانیوں کے فرشتے کو یہہ

سے کہتے سنا کہ اے خداوند جو ہے اور جو تھا تو ہی عادل اور قدوس ہے کہ
تو نے یوں عدالت کی ہے (۶) کیونکہ اونہوں نے مقدسوں اور نبیوں کا
خون بہایا ہے سو تو نے پینے کو اونہیں لہو دیا ہے کہ وے اسی لایق ہیں
یعنے دوسرے فرشتے کی آفت سمندروں میں اور تیسرے کی آفت
ندیوں نہروں میں ظاہر ہوگی جیسے موسے کے عہد میں ہوا چنانچہ خروج ۷ باب
آیت ۱۷ سے ۲۰ تک لکھا ہے۔ آیت ۶ میں ہے کہ اونہوں نے مقدسوں
یعنے سچے عیسائیوں اور نبیوں یعنے کلام کی منادی کرنے والوں کا خون بہایا
ہے اس لئے اس سزا کے لایق ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ابتدا میں
خدا نے مصریوں کے ہاتھ سے اپنی قوم اسرائیل کو نجات دی جو حقیقی نجات کا
نمونہ تھا آخری وقت میں حقیقی فرعون یعنے شیطان اور اوس کے ہمراہیوں کے
ہاتھ سے جواب تک دنیا کے لوگوں کو گمراہی میں روکتے ہیں اونہیں مصری آفتوں
کے ساتھ بڑے جلال اور دبدبے سے خداوند نجات دیگا اور اوس کے بعد
روحانی سفر جلد تمام ہو جاویگا اور اوس کے مقدس حقیقی کنعان میں جا پہونچیں گے
(آیت ۷) اور میں نے دوسرے کو قربانگاہ میں سے یہ کہتے سنا کہ
اے خداوند خدا قادر مطلق تیری عدالتیں سچی اور راست ہیں۔ اس آیت کا
یہ مطلب ہے کہ یہ سزا اور تکلیف اور مصیبت جو دنیا میں آنے والی ہے اسکو کوئی
آدمی ظلم اور بے انصافی نہ سمجھے بلکہ یہ سب اس لئے ہوگا کہ صحیح عدالت اسکی
خواہش کرتی ہے سو پوری ہوگی۔ (آیت ۸ و ۹) اور چوتھے
فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر انڈیلا اور اوسے قدرت دی گئی کہ آدمیوں کو

آگ سے جھلسائے (۹) اور آدمی سخت گرمی سے جھلس گئے اور خدا
کے نام پر جو آفتوں پر اختیار رکھتا ہے کفر بکتے تھے اور اونھوں نے
توبہ نکی کہ اوسکا جلال ظاہر کریں = سورج سے مراد بڑی سلطنت ہے اس آیت
میں اوس کے بگڑ جانے کا ذکر ہے اور جب سلطنت میں زلزلہ آیا اور غدر
مچا تو سب لوگ سخت گرمی یعنے اوس تزلزل کے سبب تکلیف میں گرفتار
ہو جاویں گے اور بہت لوگ مرجاویں گے باقی لوگ ان مصائب کے بہید سے
ناواقف اور جہالت میں پہنسے ہوئے خدا پر کفر بکیں گے اور توبہ نکرینگے
جو مصائب کے ارسال سے مطلب تہا = (آیت ۱۰ و ۱۱) اور پانچوین
فرشتے نے حیوان کے تخت پر اپنا پیالہ اونڈیلا اور اوسکی بادشاہت میں
تاریکی چھا گئی اور وے مارے درد کے اپنی زبانیں چباتے تھے
(۱۱) اور اپنے دردوں اور اپنے پہوڑوں کے باعث آسمان کے خدا
پر کفر بکتے تھے اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی = اور پانچوین فرشتے
کے پیالے کے سبب حیوان یعنے پاپا صاحب کی سلطنت میں خواہ وسوقت
بھی ہوگی غدر مچے گا اور وہاں کے باشندے افسوس و درد اور
مصائب کے سبب اپنی زبان کاٹیں گے اور باوجودیکہ عیسائی کہلاتے
ہیں تو بھی اس بلا میں پہنس کر جو تنبیہ کے واسطے ہے خدا پر کفر بکیں گے
(آیت ۱۲) اور چھٹے فرشتے نے اپنا پیالہ بڑے دریائے فرات
میں انڈیلا اور اوسکا پانی سوکھ گیا تاکہ پورب کے بادشاہوں کی راہ تیار ہووے
= اس آیت میں فرات اور پانی سے مراد اوس طرف کی قومیں ہیں مدلیل

مکاشفات ۱۷ باب آیت ۵ کی پس مطلب یہ ہے کہ اوسطرف کے لوگ جستہ اور شکستہ حال ہوکر ناطاقت ہو جاوینگے اور اودہر سے بادشاہوں کے آنے کا راہ کہل جاویگا تاکہ اوس طرف سے بطور قہر الٰہی بادشاہونکا ہجوم شہر بابل یعنے روم پر ہو جاوے (آیت ۱۳ و ۱۴) اور مین نے اژدہے کے موںھ سے اور حیوان کے موںھ سے اور جہوٹے نبی کے موںھ سے تین ناپاک روحونکو مینڈکوں کی شکل نکلتے دیکہا (۱۴) کہ وے اچنبہے دکہانے والے دیووں کی روحیں ہیں جو ساری دنیا کے بادشاہوں پاس جاتی ہیں کہ اونہیں قادر مطلق خدا کے روز عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کریں = اژدہا ابلیس ہے اور حیوان یا پاپا صاحب جہوٹہا نبی محمد ہے جسکا ذکر باب ۹ میں آچکا = مطلب یہہ ہے کہ ان تینوں شخصوں کی تعلیم دئے ہوئے لوگ اوس بُرے وقت میں نکلیں گے اور بادشاہوں کے پاس جاکر یا پیغام بھیجکر اونکو جمع کریں گے تاکہ خدا سے لڑائی کریں یعنے خدا کے قہر کے سبب جو آفتیں آئی ہوں گی اونکا دفعیہ کرنے کے ارادہ سے یہہ ہوگا = (آیت ۱۵) دیکھ میں چور کی مانند آتا ہوں مبارک ہے وہ جو جاگتا اور اپنی پوشاک کی خبرداری کرتا ہے ایسا نہووے کہ وہ ننگا پہرے اور لوگ اوسکی شرم کو دیکہیں = اب چونکہ چھ فرشتوں کے پیالوں سے چھ آفتیں آچکیں ساتواں فرشتہ باقی ہے جسوقت اوسکا کام تمام ہوا فوراً مسیح کا ظہور ہو جاویگا اس لئے مسیح خداوند جو کسی گناہگار کا مرنا نہیں بلکہ یہہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی بدی سے باز آوے اور جیے یوں فرماتا ہے کہ اوس نازک

وقت میں بہت جلد ہوشیار ہو جانا ایسا نہو کہ ایمان جاتا رہے اور الٰہی راستبازی کا
لباس جو مسیح پر ایمان لانے سے ملتا ہے گم ہو جاوے ایسا نہو کہ ننگے پڑ جاوے
کیونکہ اوسوقت میری تشریف آوری کا موقع نزدیک ہوگا اور جب میں آیا جو عدالت
کے لئے آتا ہوں نہ آمد اول کے موافق جو رحم کے لئے آیا تھا پس اوسوقت جو
آدمی جس حالت میں پایا جاوے گا اوس کی اوسی حالت پر فتویٰ ہو جاوے گا =
(آیت ۱۶) اور اوس نے اونکو ایک مکان میں جو عبرانی میں ارمگدون
کہلاتا ہے جمع کیا = یعنے یہہ سب دنیا کے بادشاہ وغیرہ لڑائی کے لئے ارمگدون
کے مقام میں جمع ہو جاویں گے = ارمگدون ایک جگھہ ہے جہاں پر شاہ مصر
فرعون نکوہ فرات کی سمت کو اسور کے بادشاہ پر چڑھا تھا اور یوسیاہ بادشاہ
اوسکا مقابلہ اوسی ارمگدون یعنے مجدو میں کیا تھا چنانچہ ۲ سلاطین ۲۳ باب آیت
۲۹ میں بھی لکھا ہے = (آیت ۱۷) اور ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ
ہوا میں اونڈیلا اور آسمان کی ہیکل میں سے تخت کی طرف سے بڑی آواز یہہ کہتی
نکلی کہ ہو چکا = یعنے جس وقت وہ چھ آفات آچکیں گی اوس کے بعد ساتواں
فرشتہ اپنا پیالہ ہوا میں انڈیلے گا تاکہ آسمانی آفات بھی آجاویں جو خدا کی طرف سے
قیامت کے شروع میں آنے والی ہیں چنانچہ آیات آئندہ میں موجود ہیں =
(آیت ۱۸ سے ۲۱ تک) تب آوازیں اور گرجیں اور بجلیاں ہوئیں
اور بڑا زلزلہ آیا جس کے موافق جب سے آدمی زمین پر ہیں نہوا تھا ایسا بڑا اور
سخت زلزلہ ہوا (۱۹) اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قوموں کے
شہر گر گئے اور بڑا بابلون خدا کے حضور یاد آیا تاکہ اوسے اپنے کمال قہر کی شراب

پیالہ ویوسے (۲۰) اور ہر ٹاپو بہاگا اور پہاڑ نہیں پائے گئے (۲۱)
اور اسمان سے آدمیوں پر من من بہر کے بڑے اولے گرے اور اولوں کی آفت
سے آدمی خدا پر کفر بکتے بہنے کیونکہ اون کی افت بہت ہی سخت تھی = ان
آیتوں میں قیامت کی پہلی آفات کا ذکر ہے جب اوسکا شروع ہوگا اگر کوئی آدمی
خروج ۹ باب آیت ۲۳ سے ۲۵ تک اور یویل ۲ باب آیت ۱۰ سے ۱۲ تک
و ۳۱ سے ۳۲ تک و ۳ باب آیت ۱۵ و متے ۲۴ باب آیت ۷ و ۲۹ و اعمال
۲ باب آیت ۲۰ وغیرہ مقامات کو جو اون کے مناسب ہیں دیکھے تو اوس سے
معلوم ہوجاویگا کہ خدا کے کلام میں متفرق مقامات پر انہیں مصائب کا ذکر ہے
جن کو ان آیتوں میں جمع کرکے بیان کیا ہے = واضح ہو کہ کتاب مکاشفات میں
سات مہریں اور سات نرسنگے اور سات پیالے مذکور ہیں اکثر مفسرین خیال کرتے
ہیں کہ سات مہروں اور سات نرسنگوں اور سات پیالوں میں ایک ہی بیان
معلوم ہوتا کیونکہ ہر سہ جگہہ وقعات یکساں معلوم ہوتے ہیں مگر میری ناقص عقل
میں بہت غور کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے کہ البتہ وقعات مشابہ ہیں صرف
ایک ہی وقعات تین جگہہ بیان ہوئے ہیں اور چونکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں اگرچہ
گونہ یگانگت ہوتی ہے تو بھی فرق ضرور ہوتا ہے پس یہہ وقعات تین ہیں
ایسے میں مشابہ ہیں نہ صرف ایک ہی واقعات ہیں بلکہ یہہ دقیق بھید ہے کہ کلیسیا کے
مصری واقعات جو ابتدائی ہیں اور مہری وقعات اور نرسنگی وقعات جو
وسطی ہیں اور پیالوں کے واقعات جو آخری ہیں کامل مشابہت کی جہت سے
مقدسوں کی تکالیف اور مصائب اور آزمایشوں اور باطنی سفر اور دخول اور عروج

تنگ اور مسیحی جنگ کو یکساں ظاہر کرتے ہیں تاکہ سب مقدس اولین و آخرین ایک ہی نعمت میں شریک ہو جاویں اور تمام اشرار ایک ہی فرعون کے لشکر کے سپاہی ہو کر ایک ہی عذاب میں گرفتار ہوویں اور خداوند کی نجات ایک ہی راہ سے سب حاصل کریں یہہ نہایت عمیق بھید ہے جو بڑی غور سے صحیح متمیز کے سامنے چمکتا ہے فقط

۱۷ باب جس میں ۱۸ آیتیں ہیں

(آیت ۱) اور ایک اون سات فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے آیا اور مجھ سے باتیں کیں اور کہا ادہر آ میں تجھ کو اوس بڑی کسبی کی سزا جو بہت پانیوں پر بیٹھی ہے دکھلاونگا = اس آیت میں ایک بڑی کسبی کا ذکر ہے اور یہہ کہ وہ پانیوں پر بیٹھی ہے اسی باب کی آیت ۱۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسبی سے مراد ایک بڑا شہر ہے جس میں پاپا صاحب رہتے ہیں وہی شہر بڑی کسبی سے تشبیہ دیا گیا ہے بڑے کاموں کے سبب سے = (آیت ۲) جس کے ساتھ زمین کے باشندوں نے حرامکاری کی اور جس کی حرامکاری کی شراب سے زمین کے رہنے والے متوالے ہوئے = مطلب یہہ ہے کہ جس شہر نے اپنی حرامکاری کی تاثیر سے زمین کے باشندونکو متوالا بنا رکھا ہے یعنے جس کے بڑے معلموں کی تعلیم اور بد اعمال و بد اقوال اور مکاری و بت پرستی کے سبب لوگ اوس کے فرمانبردار ہو کر شرارت کے نشے میں خدا کی اطاعت سے غافل ہو گئے ہیں = (آیت ۳) اور وہ مجھے روح میں

جنگل میں لے گیا اور میں نے ایک عورتکو قرمزی رنگ حیوان پر جو کفر کے
ناموں سے بہرا تہا اور جس کے سات سر اور دس سینگ تہے بیٹہے دیکہا
= یعنے اوس نے مجہے بیابان میں ایک عورت دکہلائی وہ عورت
قرمزی رنگ حیوان پر یعنے سرخ حیوان پر جو کفر کے ناموں سے بہرا تہا جسکی
سات سر اور دس سینگ تہے سوار دکہلائی یہہ قرمزی رنگ حیوان ابلیس ہے
بدلیل مکاشفات ۱۲ باب آیت ۳ کے اوس پر سوار ہونے کے معنے یہہ ہیں
کہ وہ شہر سب کام شیطانی کرتا ہوگا گویا شیطان اوسکی سواری ہے اور وہ اوسی
اپنے قدموں اور کمر پر بٹہائے پہرتا ہے = (آیت ۴) اور عورت ارغوانی اور
قرمزی جوڑا پہنے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی اور سونے کا
پیالہ مکروہات سے اور اپنی حرامکاری کی گندگی سے بہرا ہوا اپنے ہاتھ میں لئے
تہی = اس آیت میں یہہ ذکر ہے کہ وہ عورت یعنے شہر دنیاوی شان شوکت اور
نزاکتوں اور مال و اسباب سے آراستہ تہا مگر تمام بدکاریوں اور اپنی حرامکاری کی
گندگی سے بہرا ہوا ایک سونے کا پیالہ ہاتہ میں لے رہا تہا اسکا یہہ مطلب ہے کہ وہ
لوگ ظاہری ایمان ضرور رکہتے ہوں گے مگر گندگیوں سے بہرا ہوا =
(آیت ۵) اور اوسکے ماتھے پر یہہ نام لکہا تہا کہ راز بابلون بزرگ کسبیوں
اور زمین کے مکروہات کی ما = یعنے اوسکا نام یہہ ہوگا جو مذکور ہوا جسکا مطلب یہہ
ہے کہ وہ بڑی کسبی سب بدکاریاں جننے والی اور بابل شہر کی صفتوں والی =
دیکہو اسوقت دنیا میں لاکہوں عقلمند اور تواریخ داں حق شناس لوگ ایسی صفتوں
سے موصوف اوسی کو جانتے ہیں اور وہاں کے لوگونکو اچہا خیال نہیں کرتے

(آیت ۶) اور میں نے دیکھا کہ وہ عورت مقدسوں کے خون سے اور یسوع کے شہیدوں کے لہو سے متوالی ہو رہی ہے اور میں اوسے دیکھ کر سخت حیرانی سے دنگ ہو گیا = اگر کوئی آدمی اس آیت کے مضمون پر خیال کرے اور تواریخوں سے معلوم کرے کہ اوس شہر کے لوگوں نے اپنی بت پرستی کی حمایت کر کے کتنے عیسائیوں کو قتل کیا اور کتنوں کو آگ میں جلا دیا اور کتنوں کی کھال موتھ پر سے چھیل لی اور کتنوں کو جلتی بھٹی میں ڈالدیا اور ان کاموں سے وہ لوگ آج تک کیسے خوش ہیں تو اوسے خوب معلوم ہو جاویگا کہ بیشک یہہ مضمون اوسی شہر کی نسبت لکھا ہے = رسول کہتا ہے کہ میں اوس عورت کو دیکھ کر نہایت حیران ہو گیا کہ یہہ کون ہے جسکی ایسی بری حالت ہے = (آیت ۷) اور اوس فرشتے نے مجھے کہا کہ تو کیوں دنگ ہے میں اوس عورت اور حیوان کا راز جس پر وہ سوار ہے اور جس کے سات سر اور دس سینگ ہیں تجھ سے کہونگا = اس آیت میں اشارہ ہے اسبات پر کہ اوس عورت کی دریافت کرنے میں کہ وہ کون ہے مفسر لوگ حیران ہو جاویں گے اور طرح طرح کے خیال کریں گے مگر فرشتہ کہتا ہے کہ حیران مت ہو میں تجھے اوس شہر کا پتہ نشان سب بتلا دیتا ہوں تو اس پتے کے موافق ان آیتوں کی تفسیر دریافت کر لیجو کہ وہ کونسا شہر ہے = (آیت ۸) وہ حیوان جو تو نے دیکھا سو تھا اور نہیں ہے اور اتھاہ کوئے سے نکل آویگا اور ہلاکت میں جائے گا اور زمین کے رہنے والے جن کے نام زندگی کی کتاب میں بناء عالم سے لکھے نہ گئے جیو اسکو دیکھیں کے کہ وہ تھا اور نہیں ہے ہر چند ہی تعجب کریں گے = اس آیت میں فرشتے نے حیوان کا مطلب بتلایا اور جو جو واقعات اوس کے سبب آنیوالے ہیں اور کلام الٰہی میں منفصل مذکور ہو چکے ہیں سب بتلا کر خبردار کیا کہ وہ شیطان ہی جو دنیا میں رہتا ہے پر

پہ مسیح کی سلطنت جب ہزار برس دنیا میں رہے اوسوقت وہ دنیا میں نہوگا گم ہو جاویگا اور پہر تہوڑی مدت کو چہوٹیگا اور پہر ہلاکت مین بہیجا جاویگا = اور تمام کافر تعجب کریں گے کہ وہ تہا اور اب نہیں نہ کہاں گیا شاید معدوم ہوگیا حالانکہ معدوم نہیں بلکہ ہلاکت کے پردے میں رہیگا اس بات کی دلیل کہ اس جگہ حیوان سے مراد شیطان ہے مکاشفات ۱۱ باب آیت ۷ و ۱۲ باب آیت ۱ کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے = اور یہ فقرہ کہ جن کے نام بنا ے عالم سے کتاب حیات میں نہ لکھے گئے یہاں سے تقدیر الٰہی غیر قوموں کے خیال کے موافق ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ بناے عالم کے وقت جو خدا نے اپنی ہمہ دانی کے موافق برگزیدوں کی فہرست لکھی تھی کہ کون کون آدمی قدرت اختیاری موہوبہ الٰہی کو درست طور عمل میں لاکر اور اوس کے کلام کا مطیع ہوکر زندگی حاصل کریگا اور کون کون اپنے بداعمال اور سرکشی اختیاری کے سبب موت ابدی پاویگا نہ یہہ کہ خدا نے اپنی مرضی سے دوزخ بہشت قسمت میں لکہدیا = (آیت ۹) یہاں وہ عقل ہے جس کی حکمت ہے وے سات سر سات پہار ہیں جن پر عورت بیٹہی ہے = آیت ۸ میں اوس عورت کی سواری کا بیان ظاہر ہے کہ حیوان اوس کے مرکوب سے مراد ابلیس ہے اس آیت میں اوس عورت کی سکونت کا مقام بتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس بہید کے سمجہنے کو عقل درکار ہے اور یہی اسکی سمجہ ہے کہ سات سروں سے مراد سات پہار ہیں جن پر عورت یعنے وہ شہر بستا ہے = واضح ہو کہ شہر روم جو پاپا صاحب کا دارالریاست ہے وہی شہر سات پہاڑوں پر بستا ہے اور کوئی شہر دنیا میں ایسا نہیں ہے جو اور صفات مذکورہ کلام الٰہی بہی رکہتا ہو اور سات پہاروں پر بہی اباد ہووے یہہ ایسا بڑا نشان ہے جس سے یقین ہوتا

ہے کہ کسی سے مراد ضرور شہر روم ہے = (**آیت ۱۰**) اور سات بادشاہ بھی ہیں
پانچ گر گئے اور ایک ہی دوسرا ابتک نہیں آیا اور جب آویگا اوسکا رہنا تھوڑی مدت تک
ہوگا = یعنے دوسرا نشان اوسکا یہہ ہے کہ اوس شہر میں سات قسم یا سات لقب والے
بادشاہ ہوں گے جن کی یہہ تفصیل ہے کہ پانچ گر گے یعنے یوحنا کے عہد تک روم کے پانچ
بادشاہ ہو چکے تھے جن کے یہہ لقب ہیں ۔ کنگ ۔ کانسل ۔ ڈکٹیٹر ۔ دسمبر
ملیٹری ٹریبیون = اور ایک ہی یعنے قیصر اسوقت جسکو قیصر کہتے تھے اور ایک قیصر
کے بعد آویگا سو خاندان اگزاک ایکسو برس روم پر مسلط رہا اوس کے بعد پاپا صاحب پیدا
ہوئے پس مطلب یہہ ہوا کہ جو شہر پہاڑوں پر آباد ہے اور جس میں سات بادشاہ پورے
ہونے والے ہیں وہی شہر اوسکا مسکن ہے = (**آیت ۱۱**) اور حیوان جو تہا اور
نہیں ہے آٹھواں وہی ہے اور اون سات میں سے ہے اور ہلاکت میں جاتا ہے
= حیوان یعنے پاپا صاحب جو باعتبار سلطنت کے اول سے تہا اور اوسوقت نہیں ہے
وہی آٹھواں بادشاہ ہوگا اور اوسکا رویہ اون سات مذکورہ بالا سے ہوگا جن میں بت
پرست تھے صرف بعض قیصر دیندار تھے پس پاپا صاحب بظاہر دیندار اور درحقیقت اون جھوٹوں
کی بت پرستی میں مبتلا ہے = (**آیت ۱۲**) اور دس سینگ جو تو نے دیکھے وہ دس بادشاہ
ہیں جنہوں نے ابتک بادشاہت نہیں پائی لیکن حیوان کے ساتھ ایک گھڑی تک
بادشاہوں کا سا اختیار پاویں گے = یہہ دس بادشاہ یوحنا کے عہد میں تھے کہ اونہوں نے
ابتک سلطنت نہیں پائی تھی پر پیچھے ہوئے اور پاپا کی اطاعت میں کچھ زمانے تک
سلطنت کی جن کے نام یہہ ہیں انیگلو سیکسن = فرینک = الی مان = برگنڈیان
= وزی گوتھ = سوی وای = وینڈل = اسٹرگوتھ = بویرین = لمبارڈ =

ہر ایک ان میں سے جدا بادشاہ تہا = (آیت ۱۳) اون سب کی ایک ہی راے ہے
اور وے اپنی قدرت اور اختیار حیوان کو دیں گے = یعنے اون دسوں بادشاہوں اور
پاپا کی ایک ہی راے ہوگی اور وے پاپا کے ماتحت ہوں گے سو اسی طرح ہوا کہ یہ سب
پاپا کے مطیع فرمان تھے = (آیت ۱۴) وے برے سے لڑائی کریں گے اور برہ اونپر
غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندونکا خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ ہے اور وے جو اوس کے
ساتھ ہیں سو بلائے ہوئے اور برگزیدہ اور دیانتدار ہیں = یعنے وے بادشاہ خداوند
عیسے مسیح کے مخالف ہو کر لڑائی کریں کے اگرچہ بظاہر اقرار بھی کریں کہ ہم اوس کے ہیں پر حقیقت
میں مخالف ہوں گے اور مسیح خداوند اون پر غالب آویگا اور وہ لوگ جو اوسوقت مسیح میں ہوکر
اون سے جنگ کریں گے وہی حقیقی عیسائی ہیں بلائے ہوئے اور برگزیدے اور دیانتدار
ہیں جہوٹھے عیسائی نہیں ہیں جیسے مخالفونکا اوسوقت گمان ہوگا = (آیت ۱۵) اور
اوس نے مجھے کہا وے پانی جو تو نے دیکھے جہاں کسبی بیٹھی ہے سو لوگ اور گروہیں اور قومیں
اور زبانیں ہیں = یعنے پانی سے مراد اقوام ہیں جو اوس شہر روم کے مطیع ہیں = (آیت
۱۶ و ۱۷) اور وے دس سینگ جو تو نے دیکھے اور حیوان کسبی سے عداوت کریں گے اور اوسے
بیکس اور ننگا کریں گے اور اوسکا گوشت کہائیں گے اور اوسکو آگ سے جلائیں گے (۱۷)
کیونکہ خدا نے اون کے دلوں میں یہ ڈالا کہ اوس کی مراد بر لاویں اور ایک ہی دل ہوویں اور
اپنی بادشاہت حیوان کو دیدیں جب تک کہ خدا کی باتیں پوری نہوں = یعنے وہ دس
سینگ جن سے مراد دس بادشاہ ہیں وے کسبی سے عداوت کریں گے اور اوسکو بیکس اور
ننگا کر کے اوسکا گوشت کہائیں گے اور اوسے آگ سے جلائیں گے اگرچہ پہلے اوس کے
مطیع و فرمان بردار تھے پر اب ایسے دشمن ہوں گے اور یہ اس لیے ہوگا کہ خدا نے اون کے

دلمیں یہہ بات ڈالی ہے کہ وسکو برباد کریں اور اپنی سلطنتیں شیطانکو سپرد کریں گے کہ وہ اونکا شہنشاہ ہوگا اس ہجوم اور جنگ کی خبر مکاشفات ۱۶ باب آیت ۱۲ سے بھی ظاہر ہے = (آیت ۱۸) اور عورت جسے تو نے دیکھا وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر بادشاہت رکھتا ہے = یہہ صفت ایکزمانے میں اوسی شہر روم کے اندر تھی کہ وہی شہر سب شہروں پر حاکم تھا اگرچہ اسوقت تمام شہروں پر حاکم نہیں ہے تو بھی بہت سے بادشاہ اوس کے فرمان بردار اسوقت موجود ہیں اور آخر کو اوس کے دشمن ہوں گے جس کا ظہور بتدریج نظر آتا ہے =

۱۸ باب جس میں ۲۴ — آیت ہیں

(آیت ۱ و ۲) اور اون چیزوں کے بعد میں نے ایک فرشتے کو آسمان پر سے اوترتے دیکھا جس کا بڑا اختیار تھا اور زمین اوس کے جلال سے روشن ہوگئی (۲) اور اوس نے بڑی آواز سے یوں کہہ کے زور سے پکارا کہ گر پڑا گر پڑا بابلون اور دیوؤں کا گھر اور ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندے کا بسیرا ہوگیا = یہہ بڑے اختیار اور جلال والا وہی فرشتہ ہے جس نے ۱۷ باب آیت اول میں اوس کسبی کی سزا دکھلانے کا وعدہ کیا تھا اب وہ کہلاتا ہے اور بیان کرتا ہے یہہ بات کہ وہ شہر بالکل برباد ہو جاویگا یہاں تک کہ اوس میں ناپاک اور مکروہ پرندے رہا کریں گے جیسا بابل شہر برباد ہوا ہے وہی حال اس پیچھے بابلون کا ہوا چاہتا ہے کیونکہ نہایت برا اور مکروہ شہر ہے جس میں بدکار اور ناپاک لوگ رہتے ہیں اور سب شرارتیں مع ہاں سے نکل آئیں (آیت ۳) کیونکہ ساری قوموں نے اوس کی حرامکاری کی شراب

غضب پی لی اور زمین کے بادشاہوں نے اوس کے ساتھ حرامکاری کی اور زمین کے
سوداگر اوس کی عیش کی زیادتی سے دولتمند ہوگئے = یعنے اوس سخت سزا کا سبب یھہ
ہے کہ دنیا کی سب قوموں نے جو بدکاریاں اسی شہر سے بڑی بدی سیکھی ہے اور زمین کے
بادشاہوں نے بھی اسی شہر کے سبب گناہ کئے اور زمین کے سوداگروں یعنے عیاشوں
نے اسی شہر سے بری بھاری عیاشی سیکھی ہے اس لئے یھہ شہر خطاکار گنا گیا =
(آیت ۴) اور میں نے اسمان سے اور آواز یھہ کہتی سنی کہ اے میرے لوگو اوس میں
سے نکل آؤ تاکہ تم اوس کے گناہوں میں شریک نہو اور اوس کی آفتوں سے کچھ تمپر
نہ پڑے = یھہ خبر ہے اس بات کی اوس تباہی کے وقت سے پہلے خدا کی طرف سے
بوسیلہ اوس کے لوگوں کے اس کی منادی ہوجاوے گی کہ جو مسیحی لوگ ہیں اوس شہر
میں سے نکل جاویں تاکہ اوس کے گناہوں اور اوس کی سزا میں شراکت نہ پیدا
کرلیں اگرچہ یھہ منادی آجکل بھی ہو رہی ہے اور لوتھر کے عہد سے ہوتی شروع ہوگئی تو
بھی تباہی سے پہلے زیادہ تر اسکا چرچا ہونے والا ہے = (آیت ۵) کیونکہ اوس کے
گناہ آسمان تک پہونچے اور خدا نے اوس کی بدکاریاں یاد کیں = یعنے اپنے لوگونکو
اوس شہر میں سے نکالنے کا یھہ سبب ہے کہ اوس کے گناہ سدوم اور عمورہ کی مانند بہت
بڑھ گئے جنکا ذکر پیدایش ۱۸ باب آیت ۲۰ و ۲۱ میں ہے اور پہلا بابل بھی جو نابود ہوگیا
ایسا ہی گناہ گار تھا چنانچہ یرمیاہ ۵۱ باب ایت ۹ میں مذکور ہے اور شہر نینوی کی بابت بھی
اسی طرح کی خطا یونس ۱ باب ایت ۲ میں مرقوم ہے پس یہی حال ہے اس شہر روم کا اسلئے
سچے عیسائی وہاں سے نکل آویں یہہ خدا کی طرف سے آواز ہے = (آیت ۶)
جیسا اوس نے تم سے سلوک کیا ویسا ہی تم بھی اوس سے سلوک کرو اور اوسے اوس کے

کاموں کے موافق دوگنا دو اوس پیالے میں سے جسے اوس نے بھرا اوس کے لئے
دونا بھر دو ۔ کیونکہ یہہ خدا کی عدالت ہے اوس نے خداوند کے لوگوں کے ساتھ بدسلوکی کی
ہے اب خداوند بھی اوس سے بدلہ لیتا ہے انصاف کے ساتھہ ۔ (آیت ۷)
جتنا اوس نے آپکو نامدار بنایا اور عیاشی کی اتنا ہی اوسکو عذاب اور غم دو کیونکہ وہ اپنے
دلمیں کہتی ہے کہ میں ملکہ بنی بیٹھی اور رانڈ نہیں ہوں اور غم نہ دیکہونگی ۔ یعنے
جس قدر اوس نے بیجا شان شوکت پیدا کی اور نامناسب عیاشی کی اوسی گناہ کے موافق
اوسکو عذاب اور غم دینا چاہیئے کیونکہ اوس شہر کے باشندوں کے دلمیں غرور ہے
اور گمان ہے کہ ہم بڑے قدرت اور اختیار والے لوگ ہیں سب ہمارے مطیع ہیں ہمیں
کبھی رنج و غم نہوگا کیونکہ میرے وارث اور خاوند بہت سے بادشاہ ہیں جو میری
اطاعت میں ہیں اب مجھے کسکا فکر ہے ۔ (آیت ۸) اس لئے ایک ہی دن میں
اوسکی آفتیں آوینگی یعنے موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے جلائی جائیگی کیونکہ
خداوند خدا جو اوس کی عدالت کرتا ہے زورآور ہے ۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک ہی دن یعنے ایک ہی برس میں اوس شہر پر اتنی بلاؤنکا ہجوم ہوجاویگا مری
پڑیگی غم اور ماتم ہوگا کال بھی اوس کے ساتھہ ہی آویگا اور وہ بستی سدوم اور عمورہ کے
مانند آگ سے جلائی جائیگی اور یہہ اس لئے بھی ہوگا کہ اوسکا وہ غرور کہ میری
مانند زورآور کون ہے ٹوٹ جاوے اور اوسے معلوم ہوجاوے کہ خداوند خدا سب سے
بڑا زورآور ہے جو ہر متکبر کا سر توڑ ڈالتا ہے ۔ (آیت ۹ و ۱۰) اور زمین کے
بادشاہ جنہوں نے اوس کے ساتھہ حرامکاری اور عیاشی کی ہے جب اوس کے جلنے کا
دہواں دیکھینگے تو اوسپر روئینگے پیٹینگے (۱۰) اور اوس کے عذاب کے ڈر سے

دور کہڑے ہوئے کہیں گے ہائے ہائے بابلون بڑے شہر مضبوط شہر کہ ایک ہی
گہڑی میں تیری عدالت آپہونچی = یعنے جن بادشاہوں پر اوس شہر کو فخر ہے اور جو
اوس کی حرام کاری اور عیاشی میں شریک ہین وہ لوگ اوس مصیبت کے وقت کچھ مدد
اوسکی نہ کریں گے بلکہ دور کہڑے ہوئے افسوس کریں گے اور کہیں گے کیا جلدی یہہ
بڑا مضبوط شہر برباد ہوگیا = (آیت ۱۱) اور زمین کے سوداگر اوس پر اوین گے
اور غم کریں گے کہ اب کوئی اون کے اجناس پہر مول نہیں لیتا = زمین کے سوداگر جو
اوس میں آکر تجارت کرتے تھے وے بھی اوس پر روویں گے یا وے عیاش لوگ جو
اوس کی دنیاوی آسایشوں سے مزہ اوٹہاتے تہے اب غم کریں گے اس لئے کہ اب عیاشی
کے سامان وہاں نہ رہے (آیت ۱۲ سے ۱۳ تک) یے جنسیں سونے اور
روپے اور جواہرات اور موتی اور مہین کتان اور ارغوانی اور ریشمی اور قرمزی کپڑے
اور خوشبودار لکڑی اور طرح طرح کے ہاتہی دانت کے برتن اور ہر طرح کے بیش قیمت
چوبی اور تانبے اور لوہے اور سنگ مرمر کے باسن (۱۳) اور دارچینی اور خوشبوئیاں
اور عطر اور لوبان اور شراب اور تیل اور صاف میدہ اور گیہوں اور چارپائے اور بہیڑیں اور گہوڑے
اور گاریاں اور غلام اور آدمیوں کی جانیں ہیں = یہہ سب جنسیں جو روحانی اور جسمانی
دو تو معنے رکھتی ہیں اب ان کی خریداری وہاں نہیں رہی (آیت ۱۴ سے ۱۶
تک) اب تیرے دل چسپ میوے تجھ سے الگ ہو گئے اور ساری چکنی اور خاص خاص
چیزیں تجھے چہوڑ گئیں اور تو اونکو پہر کبھی نہ پائے گی (۱۵) اون چیزوں کے
سوداگر جو اوس کے سبب دولتمند ہوئے اوس کے عذاب کے خوف سے روتے
اور غم کرتے ہوئے دور کہڑے رہیں گے (۱۶) اور کہیں گے ہائے ہائے

بڑے شہر جو مہین کپڑے اور ارغوانی اور قرمزی پوشاک پہنے اور سونے اور جواہر اور
موتیوں سے آراستہ تھا کیونکہ ایک ہی گھڑی میں اتنی بڑی دولت برباد ہوگئی = یعنے
ایسی بربادی ہوگئی کہ دنیا کے لوگ اس قدر افسوس اور حسرت اوس پر کرینگے
(آیت ۱۷ سے ۱۹ تک) اور ہر ناخدا اور جہاز کے سب لوگ اور ملاح اور
جتنے کہ سمندر سے کام رکھتے ہیں دور کھڑے رہے (۱۸) اور اوس کے جلنے
کا دھوان دیکھ کر پکارتے اور کہتے تھے کون اس بڑے شہر کے مانند تھا (۱۹)
اور اونہوں نے اپنے سروں پر خاک اوڑائی اور زور زور رو اور غم کرتے کرتے یوں
پکارا وے ہائے ہائے بڑے شہر جس میں وے سب جو سمندر میں جہاز چلاتے
ہیں اوس کے بڑے خرچ سے دولتمند ہوگئے ایک ہی گھڑی میں اوجڑ گیا = آیت ۸
میں لکھا ہے کہ ایک ہی دن میں آفتیں آوینگی جو موت اور غم اور کال اور آگ ہے
= آیت ۱۰ میں ہے ایک ہی گھڑی میں آیت ۱۶ و ۱۹ میں ہے ایک ہی گھڑی میں یہاں
معلوم ہوتا ہے کہ آفات کا نزول اور اجتماع ایک دن میں ہوجاویگا پر بربادی
اوسکی ایک دم کے دم میں ظاہر ہوجاویگی = (آیت ۲۰) اے آسمان
اور مقدس رسولو اور پیغمبرو اوس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلہ لیا = یعنے
آج کے دن وہ شہر جس میں مقدس مقتول ہوئے برباد ہوا ہے اس لئے آو آسمانیو خوشی
کرو کہ تمہارا بدلہ خدا نے اوس شہر سے لیا ہے = (آیت ۲۱) اور ایک زور آور فرشتے
نے ایک پتہر بہاری چکی کے پاٹ کی مانند اوٹھایا اور یہ کہتی ہوئی سمندر میں پھینکا کہ
بابلیون وہ بڑا شہر یوں زور سے پھینکا جائیگا اور پھر کبھی پایا نہ جائیگا = یعنی ایکدم کے دم میں وہ شہر اس طرح
اسفل السافلین میں داخل ہوگا یہ ایک مثال ہے اوسکی جلد تباہی اور پھر نہ پائے جانے

کے بیان میں = (آیت ۲۲ سے ۲۴ تک) اور بربط نوازوں اور گانیوالوں اور
بانسلی بجانے والوں اور نرسنگا پہونکنے والوں کی آواز تجھ میں پھر نہ سنی جائے گی اور
کسی طرح کا پیشہ والہ کوئی پیشہ کیوں نہو تجھ میں پھر پایا نجائے گا اور چکی کی آواز تجھ میں پھر
سنی نجائے گی (۲۳) اور پھر تجھ میں کبھی چراغ روشن نہوگا اور نہ تجھ میں دولہا اور
دولھن کی آواز سنی جائے گی کیونکہ تیرے سوداگر زمین کے اشراف تھے اور تیری جادو
گری سے زمین کی سب قومیں دغا کھا گئیں (۲۴) اور نبیوں اور مقدسوں اور ان
سب کا لہو جو زمین پر قتل کئے گئے اوس میں پایا گیا = پہلی آیتوں میں بربادی کا بیان
تہا ان آیتوں میں یہ ذکر ہے کہ بعد بربادی کے پھر کبھی ابدالآباد وہ بستی نہ بسے گی نہ
اوس میں کبھی گانے والوں کی آواز سنی جائے گی اور نہ کوی پیشہ اوس میں کیا جائیگا
اور نہ اوس میں چکی کی آواز کبھی اوٹے گی جو آدمیوں کے پینے کو لازم ہے اور نہ کبھی وہاں
چراغ روشن ہوگا اور نہ کبھی وہاں بیاہ شادی ہوگا اور سبب ان سب مصیبتوں اور
ایسی سخت بربادی کا یہ ہے کہ تیرے سوداگر یعنے باشندے زمین کے اشراف
تھے جو غضب الٰہی کے تلے رہا کرتے ہیں نہ آسمان کے اشراف جو ایماندار اور نیکوکار
ہوتے ہیں دوسری یہ کہ تیری جادوگری یعنے بری تعلیم سے اکثر قوموں نے دغا کھائی ہے
ہے = تیسری یہ کہ نبیوں اور مقدسوں کا خون تجھ میں پایا گیا ہے اور زمین پر
جسقدر ظلم اور خون ہوئے ہیں اون سب قسم کی بے رحمیوں کے خون تجھ میں پائے
گئے اس لئے ایسی سزا تجھے دی گئی فقط

۱۹ باب جس میں ۲۱ آیت ہیں

(آیت ۱) بعد اس کے میں نے آسمان پر بہت بھیڑ کی سی آواز یہ کہتے سنی کہ ہللویاہ نجات

اور جلال اور عزت اور قدرت ہمارے خداوند کی ہے = لفظ ہللویاہ یعنے ستایش کرو خدا کی = یہ بڑی بھیڑ جو آواز دیتی ہے آسمانی کلیسیا کے لوگ ہین جب مسیح آویگا اوسوقت آسمانی لشکر خدا کی ستایش کرتے ہوئے اوس کے ساتھ ہوں گے مگر اوسوقت جو ستایش ہے صحیح عدالت کے باعث کیجاتی ہے (آیت ۲) کیونکہ اوسکی عدالتیں راست اور برحق ہیں اس لئے کہ اوس نے اوس بڑی کسبی کی جسنے حرام کاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اپنے بندوں کے لہو کا انتقام اوس کے ہاتھ سے لیا ہے = یعنے ستایش اس لئے ہے کہ اوس نے بہت درست عدالت کی اور اپنے لوگوں کے خونکا بدلہ نہ چھوڑا اور مظلوم اپنی داد کو پہونچے (آیت ۳) اور دوسری بار اونہوں نے کہا ہللویاہ اور اوسکا دہواں ابدالآباد اوٹہتا رہتا ہے = یعنے اس بات پر بھی خدا کی ستایش ہے کہ اوس شہر کا عذاب ابدی عذاب ہے جسکا دہواں ہمیشہ اوٹھتا رہے گا جیسے کہ یسعیاہ ۳۴ باب آیت ۱۰ و مکاشفات ۱۴ باب آیت ۱۱ و ۱۸ باب آیت ۹ و ۱۸ سے بھی ظاہر ہے کہ اوسکا دہواں ابدالآباد اوٹہتا رہیگا (آیت ۴) اور چوبیسوں بزرگ اور چاروں جاندار اوندہے موںہ گرے اور خدا کو جو تخت پر بیٹھا ہے سجدہ کیا اور کہا آمین ہللویاہ = یعنے خدا کی اس بخشش اور عدالت پر تمام آسمانی کلیسیا اور سب بزرگ سربسجدہ ہوکر ستایش کریں گے جب کہ وہ شہر برباد ہو جاویگا = (آیت ۵) اور تخت سے آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ تم سب جو اوس کے بندے ہو اور جو اوس سے ڈرتے ہو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستایش کرو = یعنے جب وہ ستایش کریں گے تو تخت الہی کی طرف سے اونکو جواب کی بہے سرفرازی ہوگی جس سے ظاہر ہے کہ خداوند تعالے بھی اوس ستایش سے راضی ہے = (آیت ۶) اور میں نے بڑی بہیڑ کی سی آواز اور بہت پانیوں کی سی آواز اور بڑی گرج کی سی آواز یہ کہتی سنی کہ ہللویاہ

کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق بادشاہت کرتا ہے = یعنے اب تمام دنیاوی بادشاہتیں اور مختاریاں برباد ہوئیں صرف ایک حقیقی بادشاہ جو قادر مطلق ہے سلطنت کرتا ہے =
(آیت ۷) آؤ ہم خوشی اور خورمی کریں اور اوسکو عزت دیویں اس لئے کہ برّے کا بیاہ آپہونچا اور اوس کی دولھن نے اپکو سنوارا ہے ۔ یعنے آؤ ہم خوشی کریں اور خدا کو عزت دیں اسلئے کہ اب آخری وقت آیا اور مسیح کی دولھن یعنے کلیسیا کا شمار پورا ہوگیا اور اون لوگوں نے اپنے اپنے کام اور مصائب اور جفاکشی اور مجاہدۂ روحانی و جسمانی سے فرصت پائی اب اوسکی شادی کا وقت آیا کہ اپنے خدا سے میل کریں اور اپنے حقیقی شوہر کے ساتھ جو اون کی حفاظت اور پرورش اور عزت کرتا ہے اوس کے ساتھ ہمیشہ کے ارام میں داخل ہوویں (آیت ۸) اور اوسے یہہ دیا گیا کہ صاف اور شفاف مہین سوت کا کپڑا پہنے کہ مہین سوت کا کپڑا مقدسوں کی راستبازی ہے = یعنے برّے کے بیاہ کا وقت آیا اور کلیسیا نے اپکو سنوار لیا ہے اور خدا کی طرف سے اونکو حقیقی راستبازی کا لباس بھی مرحمت اور مقبول ہو چکا (آیت ۹) اور اوس نے مجھے کہا لکھ کہ مبارک وے ہیں جو برّے کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں اور وہ مجھے کہتا ہے کہ یہہ خدا کی سچی باتیں ہیں = یعنے ایسا لکھو لکھ رکھ کہ جو لوگ برّے کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے وہی مبارک لوگ ہیں دوسرے لوگ نامبارک اور مصیبت میں پڑنے والے ہیں صرف وہ لوگ نجات پاویں گے جو شادی کی ضیافت میں بلائے گئے اور لباس شادی کا پہن کر آپہونچے اور یہہ بھی مجھے آواز آئی کہ یہہ باتیں خدا کی سچی باتیں ہیں ان میں کچھ خلاف واقع نہیں ہے (آیت ۱۰) اور میں اوسکے پاؤں پر اوسے سجدہ کرنے کو گرا اور اوس نے مجھے کہا خبردار ایسا مت کر کہ میں تیرا اور تیرے بھائیوں کا جن پاس یسوع کی گواہی ہے ہمخدمت ہوں خدا

کو سجدہ کر کیونکہ گواہی جو یسوع پر ہے نبوت کی روح ہے = معلوم ہوا کہ وہ کوئی فرشتہ
تھا جسنے یوحنا کو آواز دی تھے پر یوحنا اوسکا جلال اور شان دیکھکے حیران اور مبہوت
ہوکر سجدہ کرنے کو اوس کے قدموں پر گر پڑا اوسنے جواب دیا ایسا مت کر کیونکہ میں کوئی
بڑی چیز نہیں بلکہ تیرا اور تمام سچے عیسائیوں کا جن کے پاس مسیحی گواہی ہے ہمخدمت ہوں
یعنے ہم تم سب مقدس برابر ہیں صرف خدا کو سجدہ کرنا لازم ہے = (آیت ۱۱ سے
۱۳ تک) اور میں نے آسمانکو کھلا دیکھا اور دیکھو ایک نقرہ گھوڑا اور جو اوس پر سوار تھا
امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہے (۱۲) اور اوس کی
آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند اور اوس کے سر پر بہت سے تاج تھے اور اوسکا ایک نام لکھا ہوا تھا جسے
اوس کے سوا کسی نے نہ جانا (۱۳) اور وہ خون میں ڈوبا ہوا لباس پہنے تھا اور اوسکا نام
کلام خدا ہے = یہہ سب خداوند مسیح کی صفات ہیں جو کلام الہی میں جدے جدے مقام پر
بیان ہوئی ہیں مطلب یہہ ہے کہ مسیح اپنی آمد ثانی میں اس شکل اور شان شوکت سے آویگا =
(آیت ۱۴) اور آسمانی فوجیں صاف اور مہین لباس پہنے ہوئے نقرے گھوڑوں پر
اوس کے پیچھے ہو لیں = آسمانی فوج سے مراد ملایکہ اور مقدس لوگ اور چوبیس بزرگ ہیں بموجب
متے ۲۸ باب آیت ۳ کے اور مشاہدات ۴ باب آیت ۴ و ۷ باب آیت ۹ کے = (آیت
۱۵) اور اوس کے مونہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے قوموں کو مارے اور وہ
لوہے کے عصا سے اون پر حکومت کریگا اور وہ قادر مطلق خدا کے غضب کے شراب کے
کولہو میں روندتا ہے = یعنے اوس کے مونہہ سے کلام قدیم کا تلوار نکلتا ہے جس سے وہ
قوموں کو مارتا ہے یعنے اوس پاک کلام کی صداقت ہر دنیاوی بطلان کو نیست کر ڈالتی
ہے اور وہ لوہے کے عصا سے یعنے قوی اور قادر حکومت کریگا اور وہ لوگوں کو جو خدا

کے نافرمان اور دشمن ہیں الٰہی غضب کے شراب کے کولہو میں پیڑ دیتا ہے (آیت ۱۶) اور
اوس کے لباس پر اور اوس کے ران پر یہہ نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا
خداوند = یہہ بھی ایک نام ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ہے اوس کے اور بھی بہت سے نام
ہیں جو واقع کے مطابق بر سر موقع مذکور ہوا کرتے ہیں یہاں ایسے نام کا موقع ہے کیونکہ حقیقی
بادشاہت کرنے کو آیا ہے (آیت ۱۷ و ۱۸) اور میں نے ایک فرشتہ کو سورج میں کھڑے دیکھا اور اوسنے بڑی آواز سے
پکارا اور سب پرندوں کو جو آسمان کے بیچوں بیچ اڑتے ہیں کہا آؤ اور بزرگ خدا کی ضیافت میں جمع ہو (۱۸) تاکہ تم بادشاہوں
کا گوشت اور سپہ سالاروں کا گوشت اور زورآوروں کا گوشت اور گھوڑوں اور انکے سواروں کا گوشت اور
سب آزادوں اور غلاموں کا گوشت اور چھوٹوں اور بڑوں کا گوشت کھاؤ = یعنی اب خداوند تعالے
نے پرندوں کی ضیافت کی ہے اور انکے کھانے کو بادشاہوں اور فوجوں کے سرداروں
اور زوروالوں اور گھوڑوں اور اون کے سواروں کا گوشت اور سب دنیاوی آزادوں اور
غلاموں کا اور سب چھوٹوں اور بڑوں کا گوشت تیار کیا جاتا ہے مطلب یہہ ہے کہ جب مسیح دنیا
میں آنے والا ہے اور جب وہ آویگا اوس شان شوکت سے جسکا ذکر اوپر ہو گیا تو اوس وقت سے
شریر کی شرارت اور اوس شریر کو نیست کر ڈالے گا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑے ہنگامہ کے وقت
مسیح آویگا اور بدکاروں کو ایکدم سے نیست نابود کر دیگا = (آیت ۱۹) اور میں نے
حیوان اور زمین کے بادشاہوں اور اون کی فوجوں کو اکٹھی ہوئی دیکھا تاکہ اوس سے
جو گھوڑے پر سوار تھا اور اوس کے لشکر سے لڑیں = ۱۶ باب کے آیت ۱۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی
فوجیں پہلے سے جمع ہو کر تیار رہیں گی تاکہ خداوند اور اوس کے لشکر سے لڑائی کریں =
(آیت ۲۰) اور حیوان پکڑا گیا اور اوس کے ساتھ جھوٹا نبی جس نے اوس کے آگے
وے معجزے دکھائے جن سے اوس نے انکو جنہوں نے حیوان کا نشان اپنے اوپر قبول

کیا اور اونکو جو اوسکی مورت کو پوجتے تھے گمراہ کیا یہہ دونوں اوس آگ کی جھیل میں جو گندھک سے جل رہی ہے جیتے جی ڈالے گئے = حیوان سے مراد پاپا ہے جو اوسوقت گدی نشین موجود ہوگا کیونکہ اول پاپا سے اخیر پاپا تک ایک ہی منصب ہے اور حیوان کا لفظ اوسی منصب پر بولا جاتا ہے جیسے جھوٹھے نبی سے مراد محمد کی ساری نبوت ہے جو محمد سے لیکر اوس کے آخری کسی نایب تک یا امام مہدی پر ختم ہے اور اسی سلسلے محمد کا وہ نائب جو اوسوقت موجود ہو پاپا کے ساتھ پکڑا جائیگا اور اوسوقت زندہ موجود ہوگا بدلیل اس عبارت کے کہ جیتے جی ڈالے گئے = واضح ہو کہ کلیسیا مغرب میں پاپا صاحب گمراہ کنندہ موجود ہے اور اوس کے آگے یعنے مشرق میں دین محمدی کلیسیا کے آگے ٹھوکر ہے یہی تفسیر ہے الفاظ اوسکے آگے کی = اور اوس کی مورت کو پوجتے تھے یہہ بیان ہے اس بات کا کہ اہل عرب نہ پاپا کو پوجتے تھے بلکہ پاپا جو حیوان یعنے شیطان کا قایمقام ہے اوسکی مورت پوجتے یعنے بت پرستی کرتے تھے اونہیں کو اس جھوٹھے نبی نے گمراہ کیا ہے (آیت ۲۰) اور جو باقی تھے سو اوس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اوس کے موںھ سے نکلتی تھی قتل کئے گئے اور سب پرندے اون کے گوشت سے سیر ہو گئے = یعنے اولاً سردار پکڑے جائیں گے اون کے بعد باقی لوگ جو اون کے خدمت گذار تھے خداوند کے موںھ کی تلوار سے مارے جائیں گے اور پرندے جو خدا کی ضیافت میں بلائے جائیں گے اون کے گوشت سے سیر ہوں گے = واضح رہے کہ یہی مضمون محمدی حدیثوں میں اولٹے طور پر مذکور ہے کہ امام مہدی قیامت سے کچھ پہلے آویگا اور فوج مسلمانی مکے میں اوس کے ساتھ جمع ہوگی اور مسیح اوسی وقت اویگا یہاں سے ظاہر ہے کہ مسیح اوسی وقت آکر امام مہدی اور پاپا کو پکڑیگا اور سب مسلمان اور پاپا والوں کو قتل کر کے حقیقی عیسائیوں کی مدد کریگا مگر مسلمانوں کا ایمان اولٹا ہے =

۲۰ باب جس میں ۱۵- آیت ہیں

(آیت ۱) اور میں نے ایک فرشتے کو اسمان سے اوترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں تہاہ کوئے
کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی = یہہ فرشتہ دوزخ کا داروغہ معلوم ہوتا ہے (آیت ۲)
اور اوس نے اژدہے یعنے پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑا اور اوس نے ہزار
برس تک جکڑ رکھا = ہزار برس تک اس لیے کہ خداوند کا سبت آیا اور سب کام نیکی کے
اب دنیا میں ہوں گے بدی کا نام نشان نہ رہے گا اور مسیح خداوند سلطنت کریگا یہودی
اوس کے ساتھ مرتبہ عزت کا پاویں گے اب دنیا میں آرام اور امن چین ہوگا اور بہت سی
پیشگوئیاں جو انبیا نے اس عہد کے واسطے بیان کی ہیں اب پوری ہوں گی = (آیت
۳) اور اوسکو اتہاہ کوئے میں ڈالا اور اوسے بند کیا اور اوس پر مہر کی تاکہ قوموں کو
اور بہی دغا نہ دے جب تک ہزار برس تمام نہوں بعد اس کے چاہئے کہ وہ تہوڑے دن
کے لئے چھوٹے = یعنے ہزار برس کے بعد تہوڑے دن کے لیے چھوٹ کر بطور بغاوت پہر
شرارت کریگا مگر جلد دفع ہو جاویگا (آیت ۴) اور میں نے تخت دیکھے اور وے اون پر
بیٹھے اور عدالت اونہیں دی گئی اور اون کی جانوں کو دیکھا جنہوں نے یسوع کی گواہی
اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور جنہوں نے حیوان نہ اوس کی مورت کو پوجا اور نہ
اوسکا نشان اپنے ماتہوں اور اپنے ہاتہوں پر قبول کیا تہا وے زندہ ہوئے اور
مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہت کرتے رہے = یعنے جب شیطان قید کیا
جاوے اور مسیح دنیا میں سلطنت کرے تو مقدس لوگ زندہ ہو کر اوس کے ساتھ ہزار برس
سلطنت کریں گے اور یہی پہلی قیامت ہے اس میں صرف مقدس لوگ قبروں سے اوٹھ

گہرٹنے ہوں لیکے باقی اقوام ابھی زندہ نہوں گے وہ دوسری قیامت میں زندہ ہوکر عدالت کئے جاویں گے = (ایت ۵) پر باقی مردے جب تک ہزار برس پورے نہوئے نہ جئے یہ پہلی قیامت ہے = یعنے مقدسوں کے اور باقی مردے اس پہلی قیامت میں اوٹہائے نجاوینگے لیکن پچھلے دن جب عدالت ہواوس دن اوٹہیں گے = (ایت ۶) مبارک اور مقدس وہ جو پہلی قیامت میں شریک ہے اون پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں بلکہ وے خدا اور مسیح کے کاہن ہوں گے اور اوس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہت کریں گے = عیسائیوں کو لازم ہے کہ پہلی قیامت میں شریک ہونے کی امید رکہیں اور خدا کے مرضی کو تلاش کریں تاکہ پہلی قیامت میں حصہ پاویں = (ایت ۷) اور جب ہزار برس ہوچکیں گے سیطان قید سے چہوٹے گا = صرف شیطان چہوٹے گا نہ حیوان اور جہوٹہا نبی وہ تو قید ہوچکے اب اون کی مخلصی نہیں ہے = (ایت ۸) اور نکلے گا تاکہ قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں یعنے گوگ اور مگوگ کو دغا دے اور اونہیں لڑائی کے لئے جمع کرے اور اونکا شمار سمندر کی ریت کی مانند ہے = یعنے شیطان پہر چہوٹ کر قوم یاجوج ماجوج کو گمراہ کرے گا اور اون زمین کے اطراف کے مردمان کو خدا سے باغی بنا کر مسیح سے جنگ پر امادہ کریگا قوم یاجوج ماجوج کا بیان کہ وہ کون لوگ ہیں حزقیل ۳۸ باب آیت ۲ و ۳۹ باب آیت اول میں ملتا ہے = (ایت ۹ و ۱۰) اور وے زمین کی چوڑان پر چڑہ گئے اور مقدسوں کی چہاونی اور عزیز شہر کو گہیر لیا اور آسمان سے خدا کے پاس سے اگ اوتری اور اونکو کہا گئی (۱۰) اور ابلیس جس نے اونہیں دغا دی تھی اگ اور گندہک کی جہیل میں والا گیا جہاں حیوان اور جہوٹہا نبی ہے اور وے رات دن ابد الاباد

عذاب میں رہیں گے = یعنے وہ قوم یاجوج ماجوج ابلیس سے دغا کہا کر شہر یروشلم اور
مقدسوں کی چہاونی کو گہیر لیں گے مگر آسمانی اگ سے وہ ہلاک ہوں گے = **(ایت
۱۱ سے ۱۵ تک)** اور میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اوسکو جو اوس پر بیٹھا تہا دیکہا
جس کے حضور سے زمین اور آسمان بہاگے اور اونہیں جگہ نہ ملی (۱۲) اور میں نے
مردے کیا چہوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کہڑے دیکہے اور کتابیں کہولی گئیں اور ایک
دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کہولی گئی اور مردوں کی عدالت جیسا اون کتابوں میں
لکہا تہا اون کے کاموں کے مطابق کی گئی (۱۳) اور سمندر نے اون مردونکو جو اوس
میں تہے اوچہال پہینکا اور موت اور عالم ارواح نے اون مردوں کو جو اون میں تہے
حاضر کیا اور اون میں سے ہر ایک کی عدالت اوس کے کاموں کے مطابق کی گئی (۱۴)
اور موت اور عالم ارواح اگ کی جہیل میں ڈالے گئے یہہ دوسری موت ہے (۱۵) اور
جسکا ذکر زندگی کی کتاب میں نہ ملا وہ اگ کی جہیل میں ڈالا گیا = یعنے بعد اوس کے مسیح
کا رعب اور جلال اور دبدبہ ایسا ظاہر ہوگا کہ زمین اور اسمان بہی اوس کے سامنے سے
بہاگ جاویں گے کیونکہ عذاب کا چہرہ ظاہر ہوگا اور وہ چونکہ قدوس ہے ہر نجس چیز اور گناہ
اوس کے سامنے نہ ٹہر سکیگا اور سب مردے بے ایمان جو باقی تہے اب اوٹھ کہڑے
ہوں گے اور سب کے اعمال نامے کہل جاویں گے اور زندگی کی کتاب بہی کہولی جاویگی
جسکا ذکر اوس میں نہ ملے گا وہ دوزخ میں جائے گا اور سب لوگ اپنے اعمال کے موافق سزا
پاویں گے اوسوقت موت اور عالم ارواح بہی دوزخ میں ڈالے جاویں گے تاکہ پہر
آدمیوں پر اونکا اختیار نہ رہے یہہ بہی دوسری موت ہے =

CamScanner

۲۱ باب جس میں ۲۷ — آیت ہیں

(آیت ۱) اور میں نے نئے اسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتے رہے تھے اور سمندر اور نہی تہا = ۲۰ باب آیت ۱۱ میں ہے کہ یہ آسمان اور زمین بھی مسیح کے سامنے سے بھاگ جاویں گے اس آیت میں ہے کہ نئی زمین اور نیا آسمان ہوجاویگا اور دریا و سمندر بھی نرہیں گے وہ بھی بدل جاویں گے (آیت ۲) اور مجھ یوحنا نے شہر مقدس نئے یروشلم کو اسمان سے دولہن کی مانند جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا خدا کے پاس سے اوترتے دیکھا = یہ شہر مقدس نیا یروشلم جو آسمان سے اوتریگا جس نے دولہن کی مانند اپکو اپنے شوہر کے لئے آراستہ کیا ہے یہ سب مضامین اور آنے والے مضمون بھی بطور مجاز تشبیہ اور استعارہ اور کنایہ سے مذکور ہیں ورنہ حقیقت میں وہ ایک مقدسوں کی بڑی جماعت ہے جسکا وارث اور خداوند خدا ہے اور مراد یہہ ہے کہ جماعت مقدسان اولین و آخرین سب اوسوقت ظاہر ہوجاویں گے تاکہ اپنی مراد کو پاویں = (آیت ۳ و ۴) اور میں نے بڑی آواز یہہ کہتی آسمان سے سنی کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے اور وہ اون کے ساتھ سکونت کریگا اور وے اوس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ اون کے ساتھ اونکا خدا ہوگا (۴) اور خدا اون کی آنکھوں سے آنسو پونچھیگا اور پھر موت نہوگی اور نہ غم اور نہ نالہ اور نہ پھر دکھ ہوگا کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئیں = یعنے دکھ تکلیف دور ہوجاوے گی اور اب سے خداوند کریم اپنے بندوں کے ساتھ رہیگا اور اون کی ہر مصیبت دور کرے گا (آیت ۵) اور اوس نے جو تخت پر بیٹھا

تھا کہا دیکھ میں سب کچھ نیا کرتا ہوں اور اوس نے مجھے کہا لکھ کیونکہ یہ باتیں سچ اور بر
حق ہیں = یوحنا کہتا ہے کہ خود مالک خدا نے مجھے فرمایا کہ یہ سب باتیں سچ ہیں تو
انکو لکھ رکھ تا کہ سب عیسائی وغیرہ معلوم کریں اور ایمان لاکر میری مرضی حاصل کریں =
(آیت ۶) اور اوس نے مجھے کہا کہ ہو چکا میں الفا اور اومگا ابتدا اور انتہا ہوں میں
اوسکو جو پیاسا ہے آب حیات کے چشمے سے مفت پینے دونگا = یعنے اب سب کچھ دنیا
کا کام پورا ہو چکا اور سب بطلان باطل ہو گئے اب میں ہی ہوں جو ازلی اور ابدی ہوں اگر
کوئی آدمی زندگی کو ایسا طلب کرے جیسے پیاسا پانی کو تو میں اوسے زندگی کے چشمے
سے پانی پینے کو مفت دونگا یہ میرا وعدہ ہے = (آیت ۷) جو غالب ہوتا
ہے سو سب کا وارث ہوگا اور میں اوسکا خدا ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا = یعنے
جو کوئی نفس اور شیطان اور دنیا پر اپنی خواہشوں کے مارنے سے غالب آتا ہے
وہ آدمی سب شریروں کی فنا کے بعد جیتا رہ کر وراثت پاویگا اور وہ خدا کا بیٹا ہوگا
تا کہ خدا کے ساتھ ہمیشہ رہے اور بادشاہت کرے = (آیت ۸) پر ڈرنے والوں
اور بے ایمانوں اور نفرتیوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور
بت پرستوں اور سب جھوٹھوں کا حصہ اوسی جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک
سے جلتی ہے یہ دوسری موت ہے = یعنے وہ لوگ جو اتنی صفتیں جاری جیسی
رکھتے ہیں ہرگز خلاصی نپاویں گے بلکہ وہ دوزخ میں ڈالے جاویں گے =
(آیت ۹ و ۱۰) اور ایک اون سات فرشتوں میں سے جن کے پاس وے سات
پیالے پچھلی سات آفتوں سے بھرے تھے مجھ پاس آیا اور مجھسے یوں کہکے بولا کہ
ادھر آ میں تجھے دولہن یعنے برہ کی جورو دکھلاؤں (۱۰) اور مجھے روح میں بڑے

اور او پنچے پہاڑ پر لے گیا اور بزرگ شہر مقدس یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس
سے اوترتے دکہایا = یعنے پہر مجہے فرشتے نے خدا کی کلیسیا کو دکہایا بڑے علو مرتبہ
میں = (آیت ۱۱) اوس میں خدا کا جلال تہا اور اوسکی روشنی سب سے بیش قیمت
پتہر کی مانند اوسے لیشم کہتے تہے جو بلور کی طرح شفاف ہو = یہہ بیان ہے اسبات کا
کہ جلال الہی کلیسیا میں تہا اور وہ جلال بیش قیمت اور شفاف یعنے بامرتبہ اور بے
عیب جلال تہا جس میں ملونی نہیں ہے = (آیت ۱۲) اور اوس کی بڑی اور
اونچی دیوار تہی اور اوس کے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے اور لکہے
ہوئے نام تہے جو بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں کے نام تہے = یعنے اوس روحانی
شہر کے اونچی اور بڑی دیوار تہی یہہ اشارہ ہے اسبات پر کہ وہ جماعت خدا کی
حفاظت اور رحمت اور توانائی اور زینت بڑے درجے پر پائے ہوئے تہی جن میں
وہ سب رہتے ہیں اور بارہ دروازے تہے کیونکہ کلیسیا کی بنیاد بنی اسرائیل کی
بارہ فرقوں پر رکہی ہوئی ہے اور تفصیل ان بارہ دروازوں کی یوں ہے =
(آیت ۱۳) پورب کو تین دروازے اوتر کو تین دروازے دکہن کو تین دروازے
اور پچہم کو تین دروازے = دنیا کی ہر چار سمت برعایت تثلیث مقدس تین تین دروازے
کہولے ہوئے ہیں تاکہ ہر طرف سے اوس کے برگزیدے آکر اوس روحانی پاک شہر
میں داخل ہوویں = (آیت ۱۴) اور شہر کی دیوار کی بارہ نیویں تہی اور
اون دروازوں پر برّے کے بارہ رسولوں کے نام تہے = یعنے اوس روحانی
شہر کا اصل الاصول اور بنیاد مسیح کے بارہ رسولوں پر رکہی ہوئی تہی اور شاید بنی
اسرائیل کے بارہ فرقے اسے رعایت کے موافق تجویز ہوئے تہے کیونکہ کلیسیا کی بنیاد

میں بارہ رسولوں کے نام درج ہیں = (آیت ۱۵ سے ۲۱ تک) اور جو مجھ سے
بول رہا تھا اوس کے ہاتھ میں سونے کی ایک جریب تھی تاکہ شہر اور اوس کے دروازوں
اور اوس کی دیوار کو ناپے (۱۶) اور شہر چوکونا بنا ہے اور اوسکی لمبان اتنی ہے
جتنی اوس کی چوڑان اور اوس نے شہر کو جریب سے ناپکر بارہ ہزار سات سو کوس پایا
اوس کی لمبائی اور چوڑائی اور اونچائی یکساں تھی (۱۷) اور اوس نے دیوار کو ناپا
اور ایک سو چوالیس ہاتھ پایا آدمی کے ناپ کے موافق جو فرشتے کا تھا (۱۸)
اور دیوار یشم کی بنی تھی اور شہر خالص سونے کا شفاف شیشہ کی مانند تھا (۱۹)
اور شہر کی دیوار کی نیویں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں پہلی نیو یشم کی دوسری
نیلم کی تیسری شب چراغ کی چوتھی زمرد کی (۲۰) پانچویں عقیق کی چھٹویں لعل کی ساتویں
سنہری پتھر کی آٹھویں فیروزی کی نویں زبرجد کی دسویں یمانی کی گیارھویں سنگ
سنبلی کی اور بارھویں یاقوت کی تھی (۲۱) اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے
ہر دروازہ ایک ایک موتی کا اور شہر کی سڑک خالص سونے کی تھی شفاف شیشہ
کی مانند = ان آیتوں میں خدا کے کلیسیا کے مدارج اور اوصاف اور صفاتِ مخصوصہ کا
بیان ہے نہ ظاہری الفاظ کے موافق بلکہ ہر تشبیہ ایک جدی اور روحانی پاک تعلیم ہے کوئی
آدمی ان صفات روحانی کا بیان نہیں کر سکتا جب تک کہ اونکو وہاں جا کر نہ دیکھیں اور وہ
وقت نہ آوے اگرچہ الفاظ مجازی جس قدر ان آیات میں آئے ہیں اونکا انکشاف کلام
الہی کے دیگر آیات متفرقہ سے کچھ کچھ بیان ہو سکتا ہے تو بھی انسان ناقص عقل عالم تجرد
اور تقدس کے مضامین عالم تعلق میں کماحقہ ادا نہیں کر سکتا اور نہ یہ مختصر کتاب اس مہم
کی طرف قلم اوٹھانے کی اجازت دیتی ہے کیونکہ خدا نے جب کہ اپنے مقدسوں کے لئے وہ

باتیں اور نعمتیں تجویز کی ہیں جو نہ کانوں نے سنی اور نہ آنکھوں نے دیکھی اور نہ کسی کے ذہن میں آئیں تو پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی اونکا کما حقہ بیان کر سکے اس لئے جو مضامین عقل سے بلند ہیں اون پر صرف اجمالی ایمان لانا اور واللہ اعلم کہنا واجب جانتے ہیں = (آیت ۲۲) اور میں نے اوس میں کوئی ہیکل نہ دیکھی کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق اور برہ اوس کی ہیکل ہیں = یعنے اوس روحانی شہر میں کوئی ہیکل اور عباد تگاہ نظر نہ آیا اس لئے کہ خود خدا اور مسیح اوس کے ہیکل ہیں کلیسیا اون میں اور وہ کلیسیا میں رہتے ہیں یہ بھی نہایت عمیق بھید ہے = (آیت ۲۳) اور شہر سورج اور چاند کا محتاج نہیں کہ اوس میں روشنی دیویں کیونکہ خدا کے جلال نے اوسے روشن کر رکھا ہے اور برہ اوسکی روشنی ہے = یعنے خداوند مسیح اپنے جلال سے اوس جماعت کو منور رکھتے ہیں کسی مخلوق کی روشنی وہاں درکار نہیں ہے = (آیت ۲۴) اور وے قومیں جنہوں نے نجات پائی اوسکی روشنی میں پھریں گے اور زمین کے بادشاہ اپنا جلال وعزت اوس میں لاتے ہیں = جس قدر بلندی کے مدارج مثلاً مالک ہونا مختار ہونا عالیجاہ ہونا وغیرہ جو بلندیاں دنیا کے بادشاہوں میں پائی جاتی ہیں وہ سب حقیقت کے طور پر خدا ہی کو لایق ہیں کہ وہی اون سب صفات علیہ کا سزاوار اور مالک ہے ہر کوئی اپنا عروج اوس حقیقی بادشاہ کے سامنے رکھ کر فروتن ہوویگا = (آیت ۲۵) اور اوس کے دروازے دن کو بند نہوں گے کہ رات وہاں نہوگی = یعنے کبھی اونکا مالک خدا اور مسیح اون سے الگ نہوگا بلکہ ہر وقت اون کے ساتھ رہکر اونکو منور رکھے گا = (آیت ۲۶ و ۲۷) اور وے قوموں کے جلال اور عزت کو اوس میں لاوینگے (۲۷) اور کوئی چیز جو ناپاک

یا نفرتی اور جھوٹھ ہو وے اوس میں درنہ اویگی مگر صرف وے ہی جو برہ کی کتاب میں لکھے
ہوئے ہیں = یعنے تمام پاکیزہ عزت اور جلال اوس روحانی شہر میں داخل ہوگا ہر ناپاک
اور نفرتی اور جھوٹھ باتیں سب اوس سے باہر رہیں گی اور آدمیوں میں سے صرف وے
لوگ جن کے نام مسیح کی کتاب حیات میں لکھے ہیں داخل ہوں گے باقی سب باہر رہیں گے
اور اب کوئی بہتری کی چیز باہر نہ رہے گی اس لیے جو لوگ باہر رہیں گے بے عزت بے
جلال دوکھ اور مصیبت اور ابدی عذاب اونکا حصہ ہو جاویگا اور ساری بہتری اون کے
لیے ہوگی جو مسیح کے برگزیدے ہیں اور جن کے نام اوس نے اپنی کتاب حیات میں
درج کر لئے ہیں فقط

۲۲ باب جس میں ۱۲ آیت ہیں

(آیت ۱) اور اوس نے آب حیات کی ایک صاف ندی بلور کی طرح شفاف جو خدا اور برہ
کے تخت سے نکلتی تہی مجھے دکھائی (۲) اور اوس شہر کی سڑک کے بیچ اور ندی کے
وار پار زندگی کا درخت تہا جو بارہ دفعہ پھلتا اور ہر مہینے میں اپنا پھل دیتا ہے اور درخت
کے پتے قوموں کی شفا کے واسطے ہیں = یہ اوس زندگی کا بیان ہے جو مقدسوں
کے لئے خداوند مسیح میں پوشیدہ ہے اور زندگی کا درخت بھی دکھلایا جو بارہ دفع پھلتا ہے
یعنے جس میں سدا پھل رہتا ہے اور اوس کے پتے یعنے وہ مضامین جو زندگی سے
علاقہ رکھتے ہیں قوموں کے لئے شفا بخش ہیں = (آیت ۳) اور پہر کوئی
لعنت نہوگی اور خدا اور برے کا تخت اوس میں ہوگا اور اوس کے بندے اوسکی
بندگی کریں گے = یعنے اب جہان میں کوئی دوکھ درد بیماری وغیرہ کچھ مصیبت
نہوگی بلکہ اوس شہر یعنے مقدس کلیسیا کے درمیان خدا اور مسیح کا تخت ہوگا اور سب

بندے جو اوس میں شامل ہوں گے عبادت میں مصروف رہیں گے (آیت ۴) اور اوسکا موںہہ دیکہیں گے اور اوسکا نام اون کے ماتہوں پر ہوگا = یعنے نہ صرف عبادت بلکہ اونکو وہاں رویت الہی خدا کا دیدار ہمیشہ رہے گا اور اون کے ماتہوں پر اوسکا نام لکہا ہوا ہوگا اسبات کا نشان کہ یہہ لوگ اوس کے خاص بندے ہیں جنکو اوس نے بچایا ہے = (آیت ۵) اور وہاں رات نہوگی اور وے چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہیں کیونکہ خداوند خدا اونکو روشن کرتا ہے اور وے ابدالآباد بادشاہت کریں گے = یعنے وہاں تاریکی نہوگی اور چراغ اور سورج کی حاجت نہوگی کیونکہ خداے تعالے اپنے مبارک نور سے اونکو روشنی بخشے گا اور وہ لوگ ہمیشہ مسیح میں ہوکر بادشاہت کریں گے (آیت ۶) اور اوس نے مجھے کہا کہ یہہ باتیں سچ اور برحق ہیں اور مقدس نبیوں کے خداوند خدا نے اپنا فرشتہ بھیجا تاکہ اپنے بندونکو وے باتیں جنکا جلد ہونا ضرور ہے دکہلاوے = یعنے یہہ باتیں جو اس کتاب میں لکھی ہیں برحق ہیں اور خداے تعالے نے اپنا فرشتہ بہیجکر ان کی آگاہی بخشی ہے تاکہ اوس کے بندے ان باتوں سے جو جلد واقع ہوا چاہتی ہیں مطلع ہوکر ہوشیار ہوجاویں (آیت ۷) دیکہہ میں جلد آتا ہوں مبارک وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو حفظ کرتا ہے = مسیح فرماتا ہے کہ میں دنیا کی عدالت اور جزا و سزا کے لئے جلد آتا ہوں مبارک وہ آدمی ہے جو اس کتاب کی باتوں پر عمل کرتا ہے اور سب باتونکو یاد رکہتا ہے کیونکہ اوسکا بہلا ہوگا = (آیت ۸) اور مجھ یوحنا نے ان چیزوں کو دیکہا اور سنا اور جب میں نے سنا اور دیکہا تب اوس فرشتے کی پاؤں پر جس نے مجھے یہہ چیزیں دکہائیں سجدہ کرنے کو گرا = یوحنا کہتا ہے کہ میں نے

ان باتوں کو اوس رویا میں معاینہ کیا اور سب باتوں کو جو اس میں لکھی ہیں فرشتے
سے سنا کہ اس طرح واقع ہونا ہے اور جب یہ حیرت افزا باتیں میں نے سنی تو فرشتے
کے قدموں پر سجدہ کرنے کو گرا = (ایت ۹) اور اوس نے مجھے کہا خبردار ایسا
مت کر کیونکہ میں تیرا اور نبیوں کا جو تیرے بھائی ہیں اور اونکا جو اس کتاب کی باتیں
حفظ کرتے ہیں ہمخدمت ہوں خدا کو سجدہ کر = یعنے اوس فرشتے نے مجھے سجدہ کرنے
سے روکا اور کہا کہ سجدہ کرنا صرف خداوند کو لازم ہے مخلوق کو سجدہ کرنا نچاہیئے میں خدا
نہیں ہوں بلکہ تیرا اور نبیوں کا اور سب اون لوگوں کا جو اس کتاب کی باتوں پر
عمل کرتے ہیں یعنے مقدسوں کا ہمخدمت ہوں = (ایت ۱۰) اور اوس نے
مجھے کہا اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر مت کر کیونکہ وقت نزدیک ہے =
یعنے ان باتوں کو بند نرکھ بلکہ کھولدے اور سب کو سنادے اس کتاب کے احکام
قطعی ہیں اور یہ حکم ناطق ہے اسکو پردے میں رکھنا نچاہیئے = (ایت ۱۱)
جو ناراست ہے ناراست ہی رہے اور جو نجس ہے نجس ہی رہے اور جو راستباز ہے
راستباز ہی رہے اور جو مقدس ہے مقدس ہی رہے = یعنے بعد
عدالت کے اور بعد اس کے کہ دنیا کی سب کام تمام ہو چکے اپنے اپنے افعال تقلیدی
کے سبب جس آدمی نے جو درجہ پایا ہے وہ اوسی درجے میں اب ابدالآباد رہیگا
پھر کوئی بندوبست نہو سکیگا جس سے گناہ گار صلاحیت اور ابرار خباثت میں داخل ہوسکیں
(ایت ۱۲) اور دیکھ میں جلد آتا ہوں اور میرا اجر میرے ساتھ ہے تاکہ ہر ایک کو
اوسکے کام کے موافق بدلہ دوں = یعنے میں جو جلد آنا چاہتا ہوں اپنا انعام اپنے ساتھ
لاتا ہوں اور بدلہ اعمال کا میرے ساتھ ہے جو کوئی جیسے کام کرتا ہے اوس کے موافق

فوراً بدلہ دونگا اور جس وقت میں آؤنگا پھر یہ نہوگا کہ کچھ مہلت ملے بلکہ اوسی وقت
اوسکا بدلہ پیش کیا جائیگا = (آیت ۱۳) میں الفا اور امگا ابتدا اور انتھا
پہلا اور پچھلا ہوں یعنے میں مسیح خدا ہے ازلی اور ابدی اول اور آخر ہوں جو اس
کتاب کی باتیں بولتا ہوں = (آیت ۱۴) مبارک وے ہیں جو اوس کے حکموں
پر عمل کرتے ہیں تاکہ زندگی کے درخت پر اونکا اختیار ہووے اور وے اون دروازوں
سے شہر میں داخل ہوں = یعنے مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے
ہیں نہ وہ جو صرف سنتے ہیں پر عمل نہیں کرتے جو عمل کرتے ہیں او نہیں کا اختیار
زندگی کے درخت پر ہوگا اور وہ لوگ اون بارہ دروازوں سے اوس روحانی شہر
میں داخل ہوں گے = (آیت ۱۵) کہ کتے اور جادوگر اور حرامکار اور خونی اور
بت پرست اور ہر کوئی جو جھوٹھ کو چاہتا ہے اور بولتا ہے باہر ہے = یعنے یہ چھ قسم
کے لوگ اوس مقدس شہر میں داخل نہوں گے جن کی فہرست یہ ہے اول کتے
یعنے ذرنے والے لوگ اور بے ایمان اور نفرتی بموجب ۲۱ باب آیت ۸ کے ان کمین
صفتوں والوں کو کتوں سے تعبیر کیا ہے جنکا ذکر کلاقی ۵ باب ایت ۱۵ یشعیاہ ۶۵ باب
ایت ۱۰ متی ۱۵ باب آیت ۲۷ و ۷ باب ایت ۶ و امثال ۲۶ باب ۱۱ و ۲ پطرس ۲ باب
۲۲ وغیرہ مقامات میں ملتا ہے دویم جادوگر لوگ سیوم حرامکار لوگ چھارم خونی پنجم
بت پرست ششم جھوٹھ بولنے والے = (آیت ۱۶) مجھ یسوع نے اپنے فرشتے
کو بھیجا کہ کلیسیاؤں میں ان باتوں کی گواہی دے میں داؤد کی اصل و نسل اور صبح کا
نورانی ستارہ ہوں = یعنے مجھ خداوند یسوع مسیح نے ان باتوں کا پیغام فرشتے
کی معرفت یوحنا رسول کے پاس بھیجا ہے پس یہ کلام وحی کا کلام ہے اور اس لئے

بھیجا گیا تا کہ تمام عیسائیوں کی جماعت میں ان باتوں پر گواہی ہو جاوے میں خداوند
ان باتوں کا کہونے والا ہی عیسے ہوں جو داؤدی برکتوں کی اصل ہوں اور میں
ہی اوس کی نسل ہوں اور میں ہی صبح کا نورانی ستارہ ہوں جسکا ذکر گنتی ۲۴ باب
آیت ۱۷ میں بھی لکھا ہے = (ایت ۱۷) اور روح اور دولہن کہتی ہے آ
۱ اور جو سنتا ہے کہے آ اور جو پیاسا ہے آوے اور جو چاہتا ہے سو آب حیات مفت
لے = یعنے خدا کی روح اور کلیسیا جس میں خدا کی روح بستی ہے وہ میری تشریف
آوری کے مشتاق ہیں چاہیئے کہ جو کوئی اس کتاب کی باتیں سنتا ہے اوس کے
دلمیں بھی میری تشریف آوری کا شوق پیدا ہووے کیونکہ الہی روح اور کلیسیا کا
یہ شوق خاصہ ہے اس لیے ہر سامع کو جو اپنے کو کلیسیا میں شامل جانتا ہے یہ علامت
اپنے اندر دیکہنی چاہیئے کہ آیا وہ میرا منتظر ہے یا نہیں اس لئے خدا کی روح جسکا
وہ مدعی ہے یہ خاصہ انتظاری کا انسان میں پیدا کرتی ہے اور میری طرف سے
کوئی بندش لوگوں کے لئے نہیں ہے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے اندر پیاس
یعنے بکثرت شوق پیدا ہووے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آب حیات کا پانی اوسے مفت
عنایت کرتا ہوں (ایت ۱۸ و ۱۹) کیونکہ میں ہر ایک کو جو اس کتاب کی نبوت
کی باتیں سنتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اون میں کچھ بڑہاوے تو خدا
اون آفتوں کو جو اس کتاب میں لکھی ہیں اوس پر بڑہاویگا (۱۹) اور اگر کوئی اس نبوت
کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اوسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس
اور ان باتوں سے جو اس کتاب میں لکھی ہیں نکال ڈالے گا = یعنے یہ کتاب جو برحق
اور سچی ہے اور آدمیوں کو آگاہی کے لئے عنایت کرتا ہوں اس پر یہ حکم دیتا ہوں کہ اگر

کوئی آدمی اس میں کوی بات بڑھاوے تو جو آفات اس کتاب میں مذکور ہیں خداوند تعالے
اوس پر بڑھاویگا یا اگر کوئی اس میں سے کچھ گھٹاوے تو اوسکا حصہ حیات کی کتاب میں
سے نکالا جاویگا اور وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور جو برکات الہی اوس میں موجود ہیں
اون میں سے وہ شخص حصہ نپاویگا (۲۰) وہ جو ان چیزوں کی گواہی دیتا ہے
یہ کہتا ہے کہ میں یقیناً جلد آتا ہوں آمین ہاں اے خداوند یسوع آ = یعنے خداوند
مسیح جس نے ان چیزوں کی خبر دی ہے وہ فرماتا ہے کہ میں جلد دنیا کی عدالت
اور مقدسوں کو اجر دینے کے لئے جلد آیا چاہتا ہوں۔ پہر یوحنا کہتا ہے کہ اے خداوند
یسوع تو جلد آ اور یہ بطور تمنا اور خواہش روحانی کے ہے (آیت ۲۱) ہمارے
خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھ ہووے آمین = سامعین اور قاریوں
کو یوحنا رسول برکت دیتا ہے اور کتاب کو برکت کے کلموں پر ختم کرتا ہے فقط =

تمام شد

غلط نامہ تفسیر مکاشفات کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۱۶	ل	آگ
۵۴	۲	پرست	بت پرست
"	۵	گزیدوں	برگزیدوں
"	۱۱	سیین	ٹیتسن
۵۸	۱۴	برہ	ڈیرہ
۷۵	۱۹	مسیح	مخالف مسیح
۷۹	۱۴	لیسین	لیسین اس
"	"	ظاہر کے	ظاہر پر
۱۱۴	۱۱	گرپڑا	گرپڑا گرپڑا
۱۳۰	۴	کہتے تھے	کیسی تھی

